لینن

انقلابی لفاظی

Scanned by CamScanner

دنیا کے مزدورو ، ایک ہو جاؤ !

لینن

انقلابی لفاظی

(بریسٹ کے امن کے عہدنامے کے سوال پر
" بائیں بازو والے کمیونسٹوں " کی غلطیوں
کے متعلق مضامین اور تقریریں)

دارالاشاعت ترقی
ماسکو

* کلاسیکس *
۴۲ - شاہراہ قائد اعظم - لاہور
فون نمبر ۶۰۸۳۰

ترجمہ : مرزا اشفاق بیگ

© اردو میں ترجمہ۔ دارالاشاعت ترقی۔ ۱۹۷۴ء

Л $\frac{10102-332}{014(01)\ 74}$ 607—74

فہرست

صفحہ

بدنصیب امن کے سوال کی تاریخ کے بارے میں ٥

علحدہ اور الحاق پذیر امن کا عہدنامہ فوراً کرنے کے سوال کے متعلق مقالے ٥

علحدہ اور الحاق پذیر امن کا عہدنامہ فوراً کرنے کے سوال کے متعلق مقالوں کا خاتمہ ١٥

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں جنگ اور امن پر تقریر، ١١ (٢٤) جنوری ١٩١٨ء (روئداد سے) ١٧

انقلابی لفاظی ٢١

خارش ٣٤

امن یا جنگ؟ ٣٩

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں تقریریں، ٢٣ فروری ١٩١٨ء (روئداد سے) . ٤٢

غلطی کہاں ہے؟ ٤٥

کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس میں تقریر، ٢٤ فروری ١٩١٨ء ٤٨

بدنصیب امن (اقتباس) ٥٤

علحدہ اور الحاق پذیر امن کے سوال پر روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کا رویہ ٥٦

ایک تکلیف‌دہ لیکن ضروری سبق ٦٠

عجیب اور ہولناک ٦٥

Scanned by CamScanner

سنجیدہ سبق اور سنجیدہ ذمے داری ٧٥

روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی ساتویں غیرمعمولی کانگرس، ٨ — ٦ مارچ ١٩١٨ء ٨٢

١ - مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ، ٧ مارچ ٨٢

٢ - مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ کے متعلق بحث پر آخری کلمات، ٨ مارچ ١٠٩

٣ - مرکزی کمیٹی کی رکنیت سے "بائیں بازو والے کمیونسٹوں" کے انکار پر تجویز ١١٩

"بائیں بازو والے کمیونسٹوں" کے رویے پر تبصرہ ١٢٠

ہمارا آج کا خاص فریضہ ١٢١

سوویتوں کی چوتھی ہنگامی کل روس کانگرس، ١٦ — ١٤ مارچ ١٩١٨ء ١٢٤

١ - امن کے عہدنامے کی توثیق پر رپورٹ، ١٤ مارچ . . . ١٢٤

٢ - امن کے عہدنامے کی توثیق کے متعلق رپورٹ پر آخری کلمات، ١٥ مارچ ١٢٨

٣ - بریست کے عہدنامے کی توثیق پر قرارداد ١٦٠

مزدوروں، کسانوں اور سرخ فوجیوں کے نمائندوں کی ماسکو سوویت میں تقریر، ٢٣ اپریل ١٩١٨ء ١٦٣

کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس میں سوویت اقتدار کے فوری فرائض پر رپورٹ ٢٩ اپریل ١٩١٨ء . . . ١٦٥

"بائیں بازو" کا لڑکپن اور پیٹی بورژواپن (اقتباس) ١٧٥

(١) ١٧٦

(٢) ١٨٠

کمیونزم میں "بائیں بازو کی" طفلانہ بیماری (اقتباس) ١٨٦

تشریحی نوٹ ١٩٢

بدنصیب امن کے سوال کی تاریخ کے بارے میں

بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ وقت تاریخ سے بحث کرنے کا نہیں ہے۔ یہ دعوی یقینی اس صورت میں قابل قبول ہو سکتا تھا اگر ایک مخصوص ماضی کے سوال کا تعلق غیر منفک طور پر اور براہ راست عمل میں حال سے نہ ہوتا۔ لیکن بدقسمت امن کا سوال، انتہائی ناگوار امن کا سوال مسائل حاضرہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کی تشریح کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس موضوع پر میں اپنے مقالے شائع کر رہا ہوں جو ۸ جنوری ۱۹۱۸ء کو پیترو گراد پارٹی کے تقریباً ۶۰ رہنما کارکنوں کے جلسے میں پڑھ کر سنائے گئے تھے۔

مقالے یہ ہیں :

۷ جنوری ۱۹۱۸ء

علحدہ اور الحاق پذیر امن کا عہدنامہ فوراً کرنے کے سوال کے متعلق مقالے(۱)

(۱) اس وقت روسی انقلاب کی حالت ایسی ہے کہ تقریباً تمام مزدور اور کسانوں کی بھاری اکثریت بلاشبہ سوویت اقتدار اور اشتراکی انقلاب کی حامی ہے جو اس نے شروع کر دیا ہے۔ اس سے روس میں اشتراکی انقلاب کو کامیابی کی ضمانت ملتی ہے۔

Scanned by CamScanner

(۲) ساتھ ھی خانہ‌جنگی ، جسے سختی سے مزاحمت کرنے‌والے دولت‌مند طبقات نے چھیڑا ھے اور جو اچھی طرح محسوس کرتے ھیں کہ زمین اور ذرائع پیداوار میں نجی ملکیت کے بقا کی آخری اور فیصلہ کن جدوجہد انھیں درپیش ھے ، ابھی وہ اپنے نقطۂ عروج کو نہیں پہنچی ھے ۔ اس جنگ میں سوویت اقتدار کی فتح لازمی ھے ، لیکن بورژوازی کی مزاحمت کو بالکل کچلنے کے لئے کچھ وقت ناگزیر ھے ، انتہائی معاشی انتشار اور بدحالی کا دور ناگزیر ھے جو تمام جنگوں اور خاص کر خانہ‌جنگی کے ساتھ ساتھ آتا ھے ، اور یہ دور لازمی طور پر سخت کوششوں کا متقاضی ھے ۔

(۳) مزیدبراں ، کم سرگرم اور غیر فوجی شکلوں میں یہ مزاحمت — توڑ پھوڑ ، طبقے سے خارج عناصر اور بورژوازی کے دلالوں کو خرید کر انھیں اشتراکیوں کی صفوں میں ان کے مقصد کو ناکام بنانے کے لئے بھیجنا ، وغیرہ — اس قدر شدید ھو گئی ھے اور اس نے اتنی زیادہ مختلف شکلیں اختیار کرلی ھیں کہ اس کے خلاف جدوجہد کے لئے لازمی طور پر زیادہ وقت درکار ھوگا اور اس کی خاص شکلوں کا مقابلہ کرنے کے واسطے کئی مہینے صرف ھوں‌گے ۔ بورژوازی اور اس کے حامیوں کی اس مجہول اور پوشیدہ مزاحمت کو قطعی طور پر کچلے بغیر اشتراکی انقلاب کامران نہیں ھو سکتا ۔

(۴) آخر میں ، روس کی اشتراکی تبدیلی کے تنظیمی مسائل اتنے وسیع اور مشکل ھیں کہ — اشتراکی پرولیتاریہ کے بےشمار پیٹی‌بورژوا ھم‌سفروں اور اول‌الذکر کی پست ثقافتی سطح کے پیش نظر — ان کے حل کے لئے بھی طویل وقت درکار ھوگا ۔

(۵) یہ تمام حالات اس بات کی مکمل طور پر وضاحت کر دیتے ھیں کہ روس میں سوشلزم کی کامیابی کے لئے ایک معین وقت ، کم‌ازکم کئی ماہ درکار ھوں گے ، جس کے دوران پہلے ھمارے ملک کے اندر بورژوازی پر فتح حاصل کرنے کےلئے اور وسیع پیمانے پر موثر طریقے سے عوامی تنظیمی کام شروع کرنے کےلئے اشتراکی حکومت کے ھاتھوں کو پوری طرح آزاد ھونا چاھئے ۔

(٦) ھمارے سوویت اقتدار کے بین‌الاقوامی فرائض معین کرنے کی بنیاد روس میں اشتراکی انقلاب کی حالت ھونا چاھئے کیونکہ جنگ کے

Scanned by CamScanner

چوتھے سال میں بین الاقوامی حالات ایسے ھیں کہ انقلاب بپا ھونے اور کسی یورپی سامراجی حکومت کا تختہ الٹنے کے امکانی لمحے کی پیش بینی کرنا بالکل ناممکن ھے (جرمنی کو شامل کر کے)۔ یہ بات کہ یورپ میں اشتراکی انقلاب ھونا چاھئے اور ھو گا شک و شبہے سے بالا ھے۔ اشتراکیت کی آخری فتح کی ھماری تمام امیدوں کی بنیاد یہی یقین اور سائنسی پیش گوئی ھے۔ عام طور پر ھمارے پروپیگنڈے کے کام کو اور خاص کر برادرانہ تنظیم کو سرگرم کرنا اور انھیں وسعت دینا چاھئے۔ بایں ھمہ، اگر روسی اشتراکی حکومت اپنا طریقہ کار اس پر مبنی کرے کہ آنے والے چھ ماہ میں (یا ایسی ھی مختصر مدت میں) یورپ میں اور خاص طور پر جرمنی میں اشتراکی انقلاب برپا ھو جائے گا تو یہ غلطی ھوگی۔ چونکہ ایسی پیش بینی کرنا بالکل ناممکن ھے، اس لئے اس قسم کی تمام کوششیں خارجی طور پر خطرناک جوئے بازی ھوں گی۔

(۷) بریست لیتوفسک میں امن کی بات چیت نے اب — ۷ جنوری ۱۹۱۸ء کو — یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دی ھے کہ جرمن حکومت پر جنگ کی پارٹی بلاشبہ حاوی ھے (جس کی دوسری اتحادی چہار گانہ (۲) حکومتیں دم چھلا بنی ھوئی ھیں) اور اس نے عملاً روس کو الٹی میٹم دے دیا ھے (اور توقع کی جاتی ھے، یقینی توقع کی جاتی ھے کہ کسی بھی دن اسے باضابطہ پیش کیا جاسکتا ھے)۔ الٹی میٹم یہ ھے: یا تو جنگ جاری رھے یا الحاق کے ساتھ امن ھو، یعنی امن اس شرط پر ھو کہ ھم نے جن علاقوں پر قبضہ کر رکھا ھے ان سب کو جرمنی کے حوالے کر دیں اور جرمن جن علاقوں پر قبضہ کئے ھوئے ھیں وہ ان سب کو برقرار رکھیں اور ھم پر تاوان (بظاھر جنگی قیدیوں کے گذربسر کے اخراجات کے نام پر) عائد کریں جس کی رقم تقریباً تین ارب روبل ھوگی اور اسے کئی برسوں تک ادا کرنا ھوگا۔

(۸) روس کی اشتراکی حکومت کے سامنے جو سوال ھے — جسے حل کرنے کے لئے دیر نہیں کرنا چاھئے — وہ یہ ھے کہ آج اس امن کو الحاقات کے ساتھ تسلیم کر لیا جائے یا فوراً انقلابی جنگ چھیڑ دی جائے۔ درحقیقت کوئی درمیانہ راستہ ممکن ھی نہیں ھے۔ اس سے زیادہ التوا حاصل نہیں کی جاسکتی کیونکہ ھم بات چیت کو جان بوجھ کر طوالت دینے کے لئے ھر ممکن اور ناممکن کوشش کر چکے ھیں۔

(۹) فوری انقلابی جنگ چھیڑنے کے حق میں دلائل پر ہم جب نظر ڈالتے ہیں تو پہلی دلیل یہ دکھائی دیتی ہے کہ اس موقع پر علاحدہ امن کا خارجی طور پر مطلب جرمن سامراجیوں سے سمجھوتہ ہوگا، یہ ''سامراجی سودے بازی'' وغیرہ ہوگی اور نتیجے کے طور پر اس امن کا مطلب پرولیتاری بین الاقوامیت کے بنیادی اصولوں سے مکمل انحراف ہوگا۔

ظاہر ہے کہ یہ دلیل غلط ہے۔ مزدور جب ہڑتال ہارنے کے بعد دوبارہ کام شروع کرنے کے لئے ایسی شرطوں پر دستخط کرتے ہیں جو ان کے حق میں نہیں بلکہ سرمایہ داروں کے حق میں ہوتی ہیں تو وہ اشتراکیت کے ساتھ غداری نہیں کرتے۔ اشتراکیت سے صرف وہ لوگ غداری کرتے ہیں جو سرمایہ داروں کے منافع کے بدلے مزدوروں کے ایک حصے کے لئے رعایتیں حاصل کرتے ہیں، صرف ایسے سمجھوتے اصولی طور پر ناروا ہیں۔

جو شخص جرمن سامراج کے خلاف جنگ کو دفاعی اور جائز جنگ کہتا ہے لیکن دراصل برطانوی فرانسیسی سامراجیوں سے امداد حاصل کرتا ہے اور عوام سے ان خفیہ عہد ناموں کو چھپاتا ہے جو ان کے ساتھ کئے گئے ہیں، وہ اشتراکیت سے غداری کرتا ہے۔ وہ اشتراکیت سے ذرہ برابر بھی غداری نہیں کرتا جو لوگوں سے کوئی چیز پوشیدہ رکھے بغیر، سامراجیوں سے خفیہ معاہدے کئے بغیر، اگر اس لمحے جب جنگ جاری رکھنے کی سکت نہیں ہے امن کی ایسی شرائط پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جو کمزور قوم کے مفاد میں نہ ہوں اور ایک گروپ کے سامراجیوں کے مفاد میں ہوں۔

(۱۰) فوراً جنگ کی تائید میں دوسری دلیل یہ ہے کہ امن کا سمجھوتہ کرکے ہم خارجی طور پر جرمن سامراج کے دلال بن جاتے ہیں کیونکہ ہم اسے اپنے محاذ سے اپنی فوجیں ہٹانے کا موقع دیتے ہیں، ہم لاکھوں جنگی قیدی اس کے حوالے کر دیتے ہیں، وغیرہ۔ لیکن یہ دلیل بھی پوچ ہے اس لئے کہ موجودہ حالات میں اگر ہم نے انقلابی جنگ شروع کی تو برطانوی فرانسیسی سامراج کے مقاصد کے حصول میں امدادی قوتیں فراہم کرکے خارجی طور پر ہم اس کے دلال بن جائیں گے۔ برطانیہ نے علی الاعلان ہمارے کمانڈر انچیف کو پیش کش کی ہے کہ اگر

ہم نے لڑائی جاری رکھی تو وہ ہمارے ہر سپاہی کے لئے ماھانہ سو روبل فراہم کرے گا۔ اگر ہم برطانوی فرانسیسی سامراجیوں سے ایک پیسہ بھی نہ لیں اور جرمن فوج کے ایک حصہ کو مصروف رکھیں تو خارجی طور پر یہ ان کی امداد ہوگی۔

اس نقطۂ نظر سے کسی صورت میں بھی ہم کسی نہ کسی قسم کے سامراجی بندھن سے بالکل آزاد نہیں ہو سکتے اور ظاہر ہے کہ عالمی سامراج کا تختہ الٹے بغیر اس سے مکمل طور پر بچنا ناممکن ہے۔ اس سے یہ صحیح نتیجہ نکالا جا سکتا ہے: اس لمحے سے جب سوشلسٹ حکومت کسی ایک ملک میں کامیاب ہوتی ہے، سوالات کا فیصلہ اس طرح نہیں کرنا چاھئے کہ یہ یا وہ سامراج قابل ترجیح ہو بلکہ صرف ان حالات کے نقطۂنظر سے کرنا چاھئے جو جاری اشتراکی انقلاب کی ترقی اور اس کے استحکام کے لئے بہترین ہوں۔

بہ‌الفاظ دیگر، ہمارے طریقۂ کار کا بنیادی اصول یہ نہیں ہونا چاھئے کہ اس موقع پر دونوں میں سے کس سامراج کو مدد دینے سے زیادہ فائدہ حاصل ہوگا بلکہ اصول یہ ہونا چاھئے کہ سوشلسٹ انقلاب کو انتہائی مضبوطی سے اور معتبر طریقے سے مستحکم ہونے یا کم‌از‌کم ایک ملک میں برقرار رہنے کے امکان کی ضمانت ملے یہاں تک کہ بعد میں اس میں دوسرے ملک بھی شامل ہو جائیں۔

(۱۱) یہ کہا جارہا ہے کہ جنگ کے جرمن سوشل ڈیموکریٹک مخالف ”شکست پسند“ ہو گئے ہیں اور ہم سے درخواست کر رہے ہیں کہ ہم جرمن سامراج کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکیں۔ لیکن ہم صرف خود اپنے سامراجی بورژوازی کے تعلق سے شکست پسندی کو تسلیم کرتے ہیں اور ہم نے ہمیشہ اجنبی سامراج پر فتح کو، ”دوستانہ“ سامراج سے با ضابطہ یا عملی سمجھوتے کے ذریعے فتح حاصل کرنے کو ایسا طریقہ گردانا ہے جو اصولاً ناقابل اجازت ہے اور عام طور پر غلط ہے۔

یہ دلیل دراصل پچھلی دلیل ہی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہے۔ اگر بائیں بازو کے جرمن سوشل ڈیموکریٹ تجویز کرتے کہ ہم ایک معین مدت تک کے لئے علحدہ امن طے کرنے میں التوا سے کام لیں اور اس مدت میں وہ جرمنی کے اندر انقلابی اقدام کرنے کی ضمانت دیتے تو پھر ہمارے

لئے سوال کی نوعیت بدل سکتی تھی - یہ کہے بغیر بائیں بازو والے جرمن باقاعدہ اعلان کرتے ہیں : "جتنے عرصے تک تم ڈٹے رہ سکتے ہو ڈٹے رہو، لیکن سوال کو روسی اشتراکی انقلاب کی حالت مدنظر رکھتے ہوئے طے کرو اس لئے کہ جرمن انقلاب کے سلسلے میں ہم مثبت طور پر تم سے کوئی وعدہ نہیں کر سکتے -"

(۱۲) یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ کئی پارٹی بیانات میں ہم نے براہ راست انقلابی جنگ کا "وعدہ کیا تھا"، اور اب علحدہ امن طے کر کے ہم اپنے الفاظ سے منہ موڑ رہے ہیں -

یہ درست نہیں ہے - ہم نے کہا تھا کہ سامراج کے دور میں ایک اشتراکی حکومت کو انقلابی جنگ کے لئے "تیار رہنا اور اسے لڑنا چاہئے" - یہ ہم نے اس لئے کہا کہ خیالی امن پسندی اور سامراج کے دور میں "مادر وطن کی حفاظت" کو بالکل مسترد کرنے کے نظریے کا مقابلہ کیا جائے اور سپاہیوں کے ایک حصے کی خالص خود غرض جبلتوں کے خلاف لڑا جائے، لیکن ہم نے یہ سوچے بغیر کہ کس حد تک ایک مخصوص لمحے انقلابی جنگ لڑنا ممکن ہے ایسی جنگ شروع کرنے کا وعدہ کبھی نہیں کیا -

بلاشبہ، اس لمحے بھی ہمیں انقلابی جنگ کے لئے تیاری کرنا چاہئے - عام طور پر جس طرح کہ ہم نے اپنے تمام وعدے پورے کئے جو فوراً پورے کئے جا سکتے تھے: ہم نے خفیہ معاہدے منسوخ کئے، تمام قوموں کو منصفانہ امن پیش کیا اور کئی بار امن کی بات‌چیت کو طول دینے کی حتی‌الامکان کوشش کی تاکہ دوسری قومیں بھی ہمارے ساتھ شامل ہو سکیں — اسی طرح ہم یہ وعدہ بھی پورا کر رہے ہیں -

یہ سوال کہ ابھی اور فوراً انقلابی جنگ کرنا ممکن ہے، اس کا فیصلہ صرف اس نقطۂ نظر سے کرنا چاہئے کہ آیا مادی حالات اس کی اجازت دیتے ہیں، اور آیا یہ اس اشتراکی انقلاب کے مفاد میں ہے جو شروع ہو چکا ہے -

(۱۳) فوراً انقلابی جنگ کی تائید میں دلائل کا خلاصہ کر کے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ شاید ایسی پالیسی خوبصورت، ڈرامائی اور جاذب توجہ چیز کے لئے انسانی تمناؤں سے مطابقت تو رکھ سکتی لیکن جاری اشتراکی انقلاب کے موجودہ دور میں طبقاتی قوتوں

Scanned by CamScanner

کے خارجی توازن اور مادی عناصر کو یکسر نظرانداز کرتی ہے۔

(۱۴) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ لمحے ہماری فوج مطلق اس حالت میں نہیں ہے، اور آئندہ چند ہفتوں تک بھی نہیں ہوگی (اور غالباً چند ماہ تک بھی نہیں) کہ وہ جرمنی کے حملے کو کامیابی سے پسپا کر سکے — پہلے، سپاہیوں کی اکثریت بالکل تھک چکی ہے، اس میں کوئی جان نہیں رہی، پھر غذا کی فراہمی، تھکے ہوئے سپاہیوں کی بدلی وغیرہ کے معاملات میں حیرت‌انگیز افراتفری، دوسرے، گھوڑوں کی عام جسمانی کمزوری اور نتیجے میں ہمارے توپخانے کی لازمی تباہی، تیسرے، ریگا سے ریویل تک ساحل کی مدافعت قطعاً ناممکن ہونے کے سبب دشمن کو پوری طرح موقع ملتا ہے کہ وہ پہلے لفلانڈ کے باقی حصے پر اور پھر ایسٹلانڈ پر قبضہ کرلے اور ہماری فوج کے بڑے حصے کو پیچھے چھوڑدے اور آخرکار پیٹروگراد کو تسخیر کرلے۔

(۱۵) مزید، اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ موجودہ صورت میں ہماری فوج میں کسانوں کی اکثریت فوراً انقلابی جنگ کی حمایت میں نہیں بلکہ غیرمشروط طور پر الحاقات کے ساتھ امن کی تائید میں ہے۔ فوج کی اشتراکی تنظیم نو، اس میں لال محافظ دستوں کا ضم کرنے وغیرہ کا کام ابھی ابھی شروع ہوا ہے۔

ایک ایسی فوج جو سرتاپا جمہوری ہو اس کے سپاہیوں کی اکثریت کی خواہشات کو ٹھکرا کر جنگ جاری رکھنا خطرناک جوئےبازی ہے، اور جہاں تک ایک مضبوط اور نظریاتی اعتبار سے مستحکم اشتراکی مزدوروں اور کسانوں کی فوج بنانے کا تعلق ہے تو اس کے واسطے کم از کم کئی مہینے درکار ہیں۔

(۱۶) روس کے غریب کسان مزدور طبقے کی رہنمائی میں اشتراکی انقلاب کی حمایت کرنے کے قابل ہیں لیکن وہ موجودہ صورت‌حال میں فوراً سنجیدہ انقلابی جنگ لڑنے کے لائق نہیں ہیں۔ اس مسئلے پر طبقاتی قوتوں کے خارجی توازن کو نظرانداز کرنا خطرناک غلطی ہوگی۔

(۱۷) چنانچہ انقلابی جنگ کے تعلق سے موجودہ حالت یہ ہے:

اگر آئندہ تین چار ماہ میں جرمن انقلاب بپا ہوجائے اور فتحیاب رہے تو فوری انقلابی جنگ کا طریقۂ کار غالباً ہمارے اشتراکی انقلاب کے لئے تباہ کن ثابت نہ ہو۔

لیکن اگر آئندہ چند ماہ میں جرمن انقلاب شروع نہیں ہوتا اور جنگ جاری رہتی ہے تو واقعات کا رخ ناگزیر طور پر ایسا ہو جائے گا کہ سنگین شکستیں روس کو اور بھی زیادہ ناموافق علاحدہ امن طے کرنے پر مجبور کریں گی ، مزیدبراں یہ امن اشتراکی حکومت کے ذریعے نہیں بلکہ دوسروں کے ذریعہ حاصل کیا جائے گا (مثال کے طور پر بورژوا رادا (۳) اور چیرنوف (۴) کے حامیوں کا بلاک یا اسی قماش کے لوگ) - اس لئے کہ کسان فوج جسے جنگ نے آخری حد تک چوس لیا ہے پہلی ہی شکستوں کے بعد — اور بہت ممکن ہے کہ مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں میں — اشتراکی مزدوروں کی حکومت کا تختہ الٹ دے -

(۱۸) ایسی حالت میں اشتراکی انقلاب کی قسمت سے کھیلنا جو روس میں شروع ہو چکا ہے قطعی طور پر ناقابل اجازت طریقۂ کار ہے ، محض اس قیاس پر کہ مستقبل قریب میں ، چند ہفتوں کے اندر شاید جرمن انقلاب بپا ہو جائے - ایسا طریقۂ کار خطرناک جوئے بازی ہے - ہمیں ایسا خطرہ مول لینے کا کوئی حق نہیں ہے -

(۱۹) اگر ہم نے علاحدہ امن طے کر بھی لیا تو جہاں تک جرمن انقلاب کی خارجی منطق کا تعلق ہے امن سے اس کے پورے ہونے میں زیادہ مشکل نہیں ہوگی - غالباً جارحانہ قوم پرستی کا بخار اسے عارضی طور پر کمزور بنا دے لیکن جرمنی کی حالت انتہائی خطرناک رہے گی ، برطانیہ اور امریکہ سے اس کی جنگ طویل ہوگی اور دونوں جانب جارحانہ سامراج کا پوری طرح مکمل طور پر پردہ فاش ہوگا - ان حالات میں روس میں اشتراکی سوویت ریپبلک تمام ملکوں کے عوام کے لئے ایک زندہ مثال ثابت ہوگی اور اس مثال کا پروپیگنڈہ اور انقلابی اثر بےانتہا ہوگا - وہاں — بورژوا نظام اور درندوں کے دو گروپوں کے درمیان کھلم کھلا غارتگری کی جنگ - اور یہاں — امن اور اشتراکی سوویت ریپبلک -

(۲۰) علاحدہ امن طے کرکے موجودہ لمحے جہاں تک ممکن ہے ہم آپس میں دونوں دشمن سامراجی گروپوں سے اپنے آپ کو آزاد کر لیتے ہیں ، ہم ان کی باہمی دشمنی اور جنگ سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو ہمارے خلاف ان کا متحدہ عمل روک رہی ہے ، اور معین وقت تک ہمارے ہاتھ اشتراکی انقلاب کو ترقی دینے اور اسے مستحکم کرنے کے لئے آزاد رہتے ہیں - پرولیتاریہ کی آمریت اور بنکوں اور بڑی صنعتوں کی قومی ملکیت

Scanned by CamScanner

کی بنیاد پر روس کی تنظیم نو اور اس کے ساتھ ساتھ شہروں اور چھوٹے کسانوں کی صارف انجمنوں کے درمیان جنس کی شکل میں پیداوار کا تبادلہ معاشی اعتبار سے بالکل قابل عمل ہے، بشرطیکہ ہمیں امن کی حالت میں چند مہینے کام کرنے کی ضمانت مل جائے۔ اور ایسی تنظیم نو اشتراکیت کو روس میں اور تمام دنیا میں بھی غیرمفتوح بنادے گی اور مزدوروں اور کسانوں کی طاقتور فوج بنانے کے لئے ایک ٹھوس معاشی بنیاد قائم کردے گی۔

(۲۱) موجودہ لمحے واقعی ایک انقلابی جنگ بورژوا ملکوں کے خلاف اشتراکی ریپبلک کی ایسی جنگ ہوگی جس کا مقصد واضح طور پر معین کر لیا گیا ہو اور اشتراکی فوج نے اس کی پوری طرح تصدیق کرلی ہو یعنی دوسرے ملکوں کے بورژوازی کا تختہ الٹنا۔ لیکن اس وقت ظاہر ہے کہ ہم یہ مقصد معین نہیں کر سکتے۔ خارجی طور پر ہم پولینڈ، لتھوانیا اور کورلینڈ کی آزادی کے لئے لڑیں گے۔ لیکن کوئی بھی مارکسیسٹ مارکس‌ازم اور سوشلزم کے اصولوں سے انحراف کئے بغیر اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ قوموں کے حق خودارادیت کے مقابلے میں اشتراکیت کے مفادات بلندتر ہیں۔ فنلینڈ، یوکرین وغیرہ کے حق خودارادیت کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں ہماری اشتراکی ریپبلک نے وہ سب کچھ کیا جو اس کے بس میں تھا اور اب بھی کر رہی ہے۔ لیکن اگر ٹھوس حالات ایسے ہوں کہ موجودہ لمحے مختلف ملکوں (پولینڈ، لتھوانیا، کورلینڈ وغیرہ) کے حق خودارادیت کی خلاف‌ورزی کی وجہ سے اشتراکی ریپبلک کے وجود کو خطرہ پہنچتا ہے تو قدرتی طور پر اشتراکی ریپبلک کی بقا کا فریضہ بلندتر ہے۔

چنانچہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ”ہم ایسے توہین‌آمیز، ناقابل برداشت وغیرہ امن کے معاہدے پر دستخط نہیں کر سکتے، پولینڈ کے ساتھ غداری نہیں کر سکتے وغیرہ“، یہ نہیں سمجھتا کہ اگر پولینڈ کی آزادی کی شرط پر امن طے کیا گیا تو اس سے برطانیہ، بیلجیم، سربیا اور دوسرے ملکوں کے مقابلے میں جرمن سامراج کے ہاتھ اور زیادہ مضبوط ہوں گے۔ پولینڈ، لتھوانیا اور کورلینڈ کی آزادی کی شرط پر امن روس کے نقطۂ نظر سے ”محب‌وطن“ امن ہوگا لیکن اس کے باوجود یہ امن الحاق کرنے والوں، جرمن سامراجیوں کے ساتھ امن رہے گا۔

Scanned by CamScanner

۲۱ جنوری ۱۹۱۸ء مندرجہ بالا مقالوں میں یہ شامل کیا جائے:

(۲۲) آسٹریا اور جرمنی میں عام ہڑتالیں، پھر برلن اور ویانا میں مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتوں کا قیام، اور آخر میں ۱۸ — ۲۰ جنوری سے برلن میں مسلح جھڑپیں اور سڑکوں پر مسلح لڑائی — ان سب باتوں سے اس کا ثبوت اخذ کرنا چاہئے کہ جرمنی میں انقلاب شروع ہو گیا ہے۔ ان واقعات سے ہمیں موقع ملتا ہے کہ وقتی طور پر امن کی بات‌چیت کو مزید طول دیں اور اسے بڑھائیں۔

تحریر کئے گئے: مقالے ۷ (۲۰) جنوری کو، مقالہ ۲۱ ۲۲ جنوری (۳ فروری) کو، تمہید ۱۱ (۲۴) فروری ۱۹۱۸ء سے پہلے۔

"پراودا" کے شمارہ ۳۴ میں (مقالہ ۲۲ کے بغیر) ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء کو شائع ہوئے۔

مقالہ ۲۲ پہلی بار ۱۹۴۹ء میں لینن کے مجموعۂ تصانیف کے چوتھے ایڈیشن کی جلد ۲۶ میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۵، صفحات ۲۴۳ — ۲۵۲۔

علحدہ اور الحاق پذیر امن کا عہدنامہ فوراً کرنے کے سوال کے متعلق مقالوں کا خاتمہ

میں نے مندرجہ بالا مقالے پارٹی کی ایک چھوٹی نجی میٹنگ میں ۸ جنوری ۱۹۱۸ء کو پڑھ کر سنائے تھے۔ ان پر بحث سے ظاہر ہوا کہ اس سوال کے سلسلے میں پارٹی کے اندر تین قسم کی رائیں ہیں — جو لوگ موجود تھے ان میں سے تقریباً نصف انقلابی جنگ کے حق میں بولے (اسے بعض وقت ''ماسکو،، کا نقطہ' نظر کہا گیا کیوں کہ ہماری پارٹی کے علاقائی ماسکو بیورو نے دوسری تنظیموں کے مقابلے میں پہلے یہ نقطہ' نظر منظور کیا تھا)، ایک چوتھائی رفیق تروتسکی کے حامی تھے جنھوں نے تجویز کی کہ ''حالت جنگ بند کرنے کا اعلان کیا جائے، فوج کو خدمت سے سبکدوش کر دیا جائے، سپاہی گھر واپس بھیجدیے جائیں لیکن امن کے عہد نامے پر دستخط کرنے سے گریز کیا جائے،،، اور آخری چوتھائی میرے ہم خیال تھے۔

اس وقت پارٹی کی جو حالت ہے وہ مجھے ۱۹۰۷ء کی گرمیوں میں پارٹی کی حالت کی بہت زیادہ یاد دلاتی ہے جب بولشویکوں کی بھاری اکثریت نے تیسری دوما (۵) کے بائیکاٹ کی حمایت کی تھی اور دان کے ساتھ میں اس میں شرکت کا حامی تھا اور میری موقع پرستی پر شدید حملے کئے گئے تھے۔ خارجی طور پر موجودہ مسئلہ اس کے بالکل مشابہ ہے: اس وقت کی طرح اب بھی پارٹی کارکنوں کی اکثریت نے اپنی انتہائی انقلابی نیک نیتی سے اور پارٹی کی بہترین روایات پر چلتے ہوئے ایک ''بھڑکیلے،، نعرے سے اپنی آنکھیں چکاچوند کر لی ہیں، وہ نئی سماجی، معاشی اور سیاسی حالت کو نہیں سمجھتے، حالات میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں انھیں مد نظر نہیں رکھتے جن کا تقاضہ ہے کہ طریقہ' کار میں تیزی سے اور فوراً تبدیلی کی جائے۔ پہلے کی طرح آج بھی

Scanned by CamScanner

میری دلیل کا لب لباب یہ صاف کرنا ہے کہ مارکسزم مطالبہ کرتا ہے کہ خارجی حالات اور ان کی تبدیلیوں کو مد نظر رکھا جائے ، سوال کو ایسے ٹھوس طریقے سے پیش کیا جائے جیسا کہ ان حالات پر اس کا اطلاق ہو ، اور یہ کہ اب بنیادی تبدیلی یہ ہے کہ روس کی سوویتوں کی ریپبلک قائم ہے اور اس ریپبلک کا تحفظ جس نے اشتراکی انقلاب شروع کردیا ہے ، ہمارے لئے بھی اور عالمی اشتراکی نقطہٴ نظر سے بھی اہم ترین ہے ، یہ کہ موجودہ لمحے اگر روس نے انقلابی جنگ کا نعرہ بلند کیا ہوتا تو اس کا مطلب یا تو کھوکھلی لفاظی اور بےسہارا مظاہرہ ہوتا یا خارجی طور پر اس جال میں پھنسنے کے مترادف ہوتا جسے سامراجیوں نے ہمارے لئے بچھا رکھا ہے اور جو ہمیں اپنی موجودہ کمزور حالت میں سامراجی جنگ میں پھانسنا چاہتے ہیں تاکہ نوعمر سوویت ریپبلک نہایت آسانی سے کچل دی جا سکے۔

"میں لینن کے پرانے رویے کا حامی ہوں"، ماسکو کے ایک نوجوان نے اعلان کیا (نوجوانی کی عظیم‌ترین خوبی اس گروپ کے مقرروں کو ممتاز بناتی ہے)۔ اور اسی مقرر نے جرمنی میں انقلاب کے ممکن نہ ہونے کے متعلق مدافعت‌پرستوں کی پرانی دلیلیں دھرانے پر مجھے طعنہ دیا۔

ساری مشکل یہ ہے کہ ماسکووالے پرانے طریقہ کار کے رویے سے چمٹے رہنا چاہتے ہیں اور جو تبدیلی رونما ہوئی ہے ، جو نئی خارجی حالت پیدا ہوئی ہے اسے بہ‌ضد دیکھنے سے انکار کرتے ہیں۔

ماسکووالوں نے پرانے نعرے دھرانے کے جوش‌وخروش میں اس حقیقت کو مد نظر نہیں رکھا ہے کہ اب ہم تمام ہی بولشویک مدافعت‌پرست ہو گئے ہیں۔ بورژوازی کا تختہ الٹنے کے بعد ، خفیہ عہدناموں کو توڑ کر اور انہیں فاش کرکے ، تمام لوگوں کو امن تجویز کرنے کے بعد واقعی ... *

۸ اور ۱۱ (۲۱ اور ۲۴) جنوری ۱۹۱۸ء کے درمیان لکھا گیا۔

پہلی بار لینن کی متفرق تصنیفات کی جلد ۱۱ میں ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعہٴ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳۵ ، صفحات ۲۵۳

* یہاں پر مسودہ ختم ہو جاتا ہے (ایڈیٹر)۔

روسی سوشل ڈیمو کریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں جنگ اور امن پر تقریر

۱۱ (۲۴) جنوری ۱۹۱۸ء[۶]

روئداد سے

پہلے مقرر رفیق لینن ہیں ، وہ کہتے ہیں کہ اس سوال پر ۸ (۲۱) جنوری کے جلسے میں تین قسم کے نقطہ' نظر سامنے آئے اور پوچھتے ہیں کہ آیا اس سوال پر عام مباحثہ کھلا ہو یا ان کے مقالوں کے نکات کے مطابق ۔ اول الذکر اصول اختیار کیا گیا اور رفیق لینن نے پہلے تقریر کی ۔

پچھلے جلسے میں جو تین نقطہ' نظر سامنے آئے تھے انہیں وہ پہلے بیان کرتے ہیں : (۱) علحدہ الحاق پذیر امن ، (۲) انقلابی جنگ اور (۳) جنگ ختم کرنے کا اور فوج کو خدمت سے سبکدوش کرنے کا اعلان ، امن پر دستخط کئے بغیر ۔ پچھلے جلسے میں پہلے نقطہ' نظر کو ۱۵ ، دوسرے کو ۳۲ اور تیسرے کو ۱۶ ووٹ ملے ۔

رفیق لینن نے کہا کہ بولشویک کبھی مدافعت سے انکار نہیں کرتے لیکن شرط یہ ہے کہ مادروطن کا دفاع ایک معین اور ٹھوس حالت میں ہو ، جیسا کہ آج کل ہے ، یعنی غیرمعمولی طاقتور عالمی سامراج کے مقابلے میں اشتراکی ریپبلک کا دفاع ۔ سوال صرف یہ ہے کہ ہم اپنی مادر وطن کی ، اس اشتراکی ریپبلک کی مدافعت کیسے کریں ؟ فوج جنگ سے تھک چکی ہے ، اس کے گھوڑوں کی حالت ایسی ہے کہ حملے کی صورت میں وہ توپوں کو کھینچ نہیں سکیں گے ، بحیرہ بالٹک کے جزیروں میں جرمن مورچہ بندیاں اتنی اچھی ہیں کہ حملے کے وقت وہ ہتیاروں کے بغیر

Scanned by CamScanner

ریویل اور پیٹروگراد پر قبضہ کرسکتے ہیں ۔ ان حالات میں جنگ جاری رکھ کر ہم جرمن سامراج کو بےنظیر طور پر مضبوط بنانے میں مدد کریں گے ، امن پر ہر صورت میں دستخط کرنا پڑیں گے لیکن تب وہ بدترین قسم کا امن ہوگا اس لئے کہ امن طے کرنےوالے ہم نہیں ہونگے ۔ جو امن اب ہم طے کرنے پر مجبور ہیں بلاشبہ وہ نامعقول ہے لیکن اگر جنگ جاری رکھی گئی تو ہماری حکومت کا صفایا ہوجائے گا اور پھر دوسری حکومت امن پر دستخط کرےگی ۔ اب ہمیں نہ صرف پرولیتاریہ کی بلکہ غریب کسانوں کی بھی حمایت حاصل ہے ، لیکن اگر جنگ کا سلسلہ جاری رہا تو وہ ہمیں چھوڑ دیں گے ۔ طویل جنگ فرانسیسی ، برطانوی اور امریکی سامراجیوں کے مفاد میں ہے اور کریلینکو کے جنرل ہیڈکوارٹر کو ہر روسی سپاھی پر ۱۰۰ روبل کی امریکنوں کی پیش کش اس کا واضح ثبوت ہے ۔ جو لوگ انقلابی جنگ کے حامی ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے ہم جرمن سامراج کے خلاف خانہ جنگی میں اتر آئیں گے اور یہ حالت جرمنی میں انقلاب پیدا کرےگی ۔ لیکن جرمنی کے بطن میں تو ابھی صرف انقلاب پروان‌چڑھ رہا ہے اور ہمارے ھاں صحت‌مند بچہ پیدا ہو چکا ہے — اشتراکی ریپبلک — جسے ہم جنگ شروع کرکے ہلاک کرسکتے ہیں ۔ ہمارے پاس جرمن سوشل ڈیموکریٹوں کا ایک گشتی مراسلہ ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ ان کے دو مرکزی رجحانات رکھنےوالے گروپوں کا ہماری جانب کیا رویہ ہے ، ان میں سے ایک کو یقین ہے کہ ہمیں رشوت دی گئی ہے اور بریست میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ناٹک ہے ۔ یہ گروپ جنگ‌بندی کی وجہ سے ہم پر حملے کر رہا ہے ۔ کاؤتسکی کا حامی دوسرا گروپ کہہ رہا ہے کہ بولشویک رہنماؤں کی ذاتی دیانت پر کبھی شبہ نہیں تھا لیکن ان کا رویہ نفسیاتی معمہ ہے ۔ ہمیں بائیں‌بازو کے سوشل ڈیموکریٹوں کی رائے کا کچھ علم نہیں ہے ۔ برطانوی مزدور امن کی ہماری خواہش کی حمایت کر رہے ہیں ۔ جو امن ہم طے کرنےوالے ہیں وہ کریہہ ہے ، اس پر دو مختلف رائیں نہیں ہو سکتیں لیکن ہمیں سماجی اصلاحات نافذ کرنے کے لئے مہلت ملنا چاہئے (صرف نقل‌وحمل کی ایک مثال لیجئے) ۔ ہمیں اپنی حالت مستحکم کرنے کی ضرورت ہے ، اس کے لئے بھی وقت درکار ہے ۔ ہمارے دونوں ھاتھ آزاد ہونے چاہئے تاکہ بورژوازی

کا کام تمام کردیں - ایک بار ہم یہ کرلیں تب بین‌الاقوامی سامراج کے خلاف انقلابی جنگ لڑنے کے لئے ہمارے دونوں ہاتھ خالی ہوں گے - انقلابی رضاکار فوج کے جو دستے ہم نے اس وقت تشکیل کئے ہیں ان ہی میں سے ہماری مستقبل کی فوج کے افسر بنیں گے -

رفیق تروتسکی تجویز کرتے ہیں کہ جنگ ختم کرنا ، امن پر دستخط کرنے سے انکار کرنا ، فوج کو خدمت سے سبکدوش کرنا — یہ ایک بین‌الاقوامی سیاسی مظاہرہ ہوگا - اپنی فوجیں ہٹا کر ہمیں کچھ نہیں ملے گا بلکہ ہم استونیا کی اشتراکی رپبلک کو جرمنوں کے حوالے کر دیں گے - بعضوں کا خیال ہے کہ امن پر دستخط کرکے ہم جاپانیوں اور امریکیوں کو کھلی چٹھی دے دیں گے اور وہ فوراً ولادیوستوک پر قبضہ کرلیں گے - لیکن قبل اس کے کہ وہ ارکوتسک تک پہنچیں ہم اپنی اشتراکی رپبلک کو مضبوط بنا لیں گے - یہ صحیح ہے کہ امن پر دستخط کرکے ہم پولینڈ کے ساتھ غداری کریں گے جس نے حق‌خوداختیاری حاصل کر لیا ہے لیکن ہماری ایستونیا کی اشتراکی رپبلک برقرار رہے گی اور ہمیں اپنی حاصلات کو مستحکم کرنے کا موقع ملے گا - یہ درست ہے کہ ہم دائیں‌بازو گھوم رہے ہیں جو ہمیں گندے نالے سے گزارے گا، لیکن ہمارے لئے یہ کرنا ضروری ہے - اگر جرمنوں نے پیش‌قدمی شروع کر دی تو ہم ہر قسم کے امن پر دستخط کرنے پر مجبور ہوں گے ، اور یہ ضرور بدترین ہوگا - اشتراکی رپبلک کی نجات کے لئے ۳ ارب روبل کا تاوان کوئی مہنگی قیمت نہیں ہے - اس وقت امن پر دستخط کرکے ہم عوام کے سامنے کھلا ثبوت پیش کریں گے کہ (جرمنی ، برطانیہ اور فرانس کے) سامراجیوں نے ریگا اور بغداد پر قبضہ کر رکھا ہے اور ہم اور ہماری اشتراکی رپبلک ترقی کر رہے ہیں -

رفیق لینن نے کہا کہ انہیں استالین اور زنوویف کے بعض نکات سے اتفاق نہیں ہے (۷) جو ان کے ہم‌خیال ہیں - مغرب میں ایک طرف یقینی عوامی تحریک موجود ہے مگر وہاں ابھی تک انقلاب شروع نہیں ہوا ہے - لیکن اگر ہم نے صرف اس بنیاد پر اپنا طریقۂ کار بدلا تو یہ بین‌الاقوامی اشتراکیت کے ساتھ غداری ہوگی - انہوں نے زنوویف سے

بھی اتفاق نہیں کیا کہ امن طے کرنے سے مغرب میں تحریک عارضی طور پر کمزور ہو جائے گی۔ اگر ہمیں یہ یقین ہو کہ امن کی بات چیت ختم کرنے سے جرمن تحریک فوراً بڑھ جائے گی تو ہم اپنی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں کیوں کہ جرمن انقلاب ہمارے انقلاب سے کہیں زیادہ طاقتور ہوگا۔ اصل نکتہ یہ ہے کہ وہاں ابھی تک تحریک شروع نہیں ہوئی ہے لیکن یہاں ہمارے ہاں ایک نوزائیدہ اور تنومند بچہ موجود ہے، اور اگر اس لمحے ہم یہ صاف نہیں کہتے کہ ہم امن پر راضی ہیں تو ہم ختم ہو جائیں گے۔ ہمیں اس وقت تک ٹالنا چاہئے جب تک کہ عام اشتراکی انقلاب منظر عام پر نہ آ جائے، اور یہ ہم صرف امن طے کرکے ہی کر سکتے ہیں۔

رفیق لینن امن پر دستخط کرنے میں ہر ممکن طریقے سے تاخیر کرنے کے سوال پر رائے شماری کی تجویز کرتے ہیں۔

پہلی بار ۱۹۲۲ء میں ن۔ لینن (و۔ اولیانوف) کے مجموعۂ تصانیف، جلد ۱۵ میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۵، صفحات ۲۵۵ - ۲۵۸۔

انقلابی لفاظی(۸)

جب میں نے ایک پارٹی میٹنگ میں یہ کہا کہ انقلابی جنگ کے بارے میں انقلابی لفاظی ہمارے انقلاب کو تباہ کر سکتی ہے تو میری ملامت کی گئی کہ میرے مناظرے تلخ ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے لمحات بھی ہوتے ہیں جب سوال کو شدت کے ساتھ پیش کرنا چاہئے اور چیزوں کو ان کے حقیقی ناموں سے پکارنا چاہئے، اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو پارٹی اور انقلاب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا خطرہ رہتا ہے۔

انقلابی لفاظی کی بھرمار اکثر ایسے حالات میں انقلابی پارٹیوں کے لئے بیماری بن جاتی ہے جب وہ پرولیتاری اور پیٹی بورژوا عناصر کے براہ‌راست یا بالواسطہ اتصال، اتحاد یا اختلاط پر مشتمل ہوتی ہیں اور جب انقلابی واقعات کی راہ میں بڑے اور تیز موڑ آتے ہیں۔ انقلابی لفاظی سے ہماری مراد واقعات کے مخصوص موڑ کے خارجی حالات کا لحاظ کئے بغیر، خاص وقت پر معاملات کی مخصوص حالت کا لحاظ کئے بغیر انقلابی نعروں کا دھرانا ہے۔ نام نہاد انقلابی نعرے شاندار، دلفریب اور پرجوش ہوتے ہیں لیکن ان کی ٹھوس بنیاد نہیں ہوتی — یہ ہے انقلابی لفاظی کی فطرت۔

آئیے ، انقلابی جنگ کی تائید میں ان اہم‌ترین دلائل کا جائزہ لیں جو روس میں آج کل — جنوری اور فروری ۱۹۱۸ء میں پیش کئے جا رہے ہیں ، ان نعروں کا خارجی حقیقت سے مقابلہ اس سوال کا جواب دینے کے لئے کافی ہے کہ ان کی میں نے جو تعریف کی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔

(۱)

ایسی حالت میں جب اشتراکیت ایک ملک میں فتحیاب ہو اور پڑوسی ملکوں میں سرمایہ‌داری موجود ہو تو انقلابی جنگ کے لئے تیاری کرنا لازمی ہے — ہمارے پریس نے ہمیشہ یہ لکھا ہے ۔ اور یہ مسلمہ ہے ۔

سوال یہ ہے کہ ہمارے اکتوبر انقلاب کے بعد سے دراصل یہ تیاری کیسے کی جاتی رہی ہے؟

ہم نے تیاری اس طرح کی ہے : ہمیں فوج کو خدمت سے سبکدوش کرنا پڑا ، ہم ایسے واضح ، مشکل اور ناقابل عبور حالات کی وجہ سے یہ کرنے پر مجبور ہوئے کہ اس سبکدوشی کے خلاف پارٹی کے اندر '' رجحان '' ، یا مزاجی کیفیت تو کجا ، ایک آواز بھی بلند نہیں ہوئی۔ پھر کوئی بھی شخص جو ایسے غیرمعمولی مظہر یعنی اپنی پڑوسی سامراجی ریاست سے جنگ ختم ہونے سے پیشتر سوویت اشتراکی ریاست کے ہاتھوں فوج کی سبکدوشی کی طبقاتی وجوہات پر کچھ غور کرنا چاہتا ہے وہ ان وجوہات کو کسی بڑی دقت کے بغیر پسماندہ ملک کی سماجی ساخت میں دیکھ سکتا ہے جو چھوٹے کسان کی معیشت پر مشتمل ہے اور جسے جنگ کے تین برسوں نے معاشی طور پر بالکل تباہ‌وبرباد کر دیا ہے ۔ لاکھوں سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج خدمت سے سبکدوش کر دی گئی اور رضاکارانہ بنیاد پر سرخ فوج کی تخلیق شروع ہوئی — یہ ہے حقیقی صورت‌حال ۔

آپ ان حقائق کا جنوری اور فروری ۱۹۱۸ء میں انقلابی جنگ کی باتوں سے مقابلہ کیجئے ، آپ پر انقلابی لفاظی کی نوعیت واضح ہو جائے گی۔

Scanned by CamScanner

اگر پیٹروگراد اور ماسکو کی پارٹی تنظیموں کی انقلابی جنگ کی ''علمبرداری''، کھوکھلی لفاظی نہ ہوتی تو ہمیں اکتوبر اور جنوری کے درمیان دوسرے حقائق ملتے : ہمیں سبکدوشی کے خلاف ان کی دوٹوک جدوجہد نظر آتی - لیکن اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی -

ہم دیکھتے کہ پیٹروگراد اور ماسکو والوں نے محاذ پر ہزاروں پروپیگنڈہ کرنےوالے اور سپاہی بھیجے ہیں اور وہاں سے سبکدوشی کے خلاف ان کی جدوجہد کے بارے میں ، سبکدوشی روکنے کے متعلق ہمیں روزانہ خبریں ملتیں - لیکن اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی -

ہمیں ایسی سیکڑوں اطلاعات ملتیں کہ رجمنٹیں سرخ فوج میں تشکیل ہو رہی ہیں ، سبکدوشی کو روکنے کےلئے دہشت استعمال کی جا رہی ہے اور جرمن سامراج کے ممکن حملے کے خلاف دفاع اور مورچہ بندیاں مضبوط ہو رہی ہیں -

اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی - فوج کی سبکدوشی زوروں پر جاری ہے - پرانی فوج کا وجود نہیں ہے - نئی فوج ابھی قائم ہونا شروع ہوئی ہے -

ہر وہ شخص جو صرف الفاظ ، پرشور اعلانات اور غل پکار سے اپنا دل خوش کرنا نہیں چاہتا ، اسے یہ سمجھنا چاہئے کہ فروری ۱۹۱۸ء میں انقلابی جنگ کا ''نعرہ''، انتہائی کھوکھلی لفاظی ہے ، وہ نہ حقیقی ہے اور نہ خارجیت پر مبنی ہے - جذبات ، خواہشات ، خفگی ، غصہ — اس لمحے یہ نعرہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں - اور ان باتوں پر مشتمل اس نعرے کو انقلابی لفاظی کہا جاتا ہے -

معاملات جہاں تک ان کا مجموعی طور پر ہماری پارٹی اور سوویت اقتدار سے تعلق ہے ، معاملات جہاں تک ان کا پیٹروگراد اور ماسکو کے بولشویکوں سے تعلق ہے دکھاتے ہیں کہ رضاکارانہ سرخ فوج کی تشکیل کے سلسلے میں ہم ابھی تک ابتدائی اقدام سے آگے نہیں بڑھے ہیں - اس تلخ حقیقت کو — جو واقعی حقیقت ہے — الفاظ کے پردے میں چھپانا اور ساتھ ہی سبکدوشی کو روکنے کےلئے نہ صرف یہ کہ کچھ نہ کرنا ، بلکہ اس کے خلاف کوئی اعتراض بھی نہ کرنا الفاظ کی گھن گرج سے اپنے آپ کو مست کر لینا ہے -

Scanned by CamScanner

جو کچھ یہاں بیان کیا گیا ہے اس کی مثال کے طور پر مخصوص تصدیق اس واقعے سے ہو جاتی ہے کہ ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں علحدہ امن کے اکثر ممتاز مخالفین نے جنوری اور فروری میں انقلابی جنگ کے خلاف رائے دی (۹)۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو صداقت کو دیکھنے سے نہیں ڈرتا انقلابی جنگ کے ناممکن ہونے کو تسلیم کرتا ہے۔

صداقت سے بچنے کے لئے دلیلیں پیش کی جاتی ہیں یا پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آئیے ان دلیلوں کا جائزہ لیں۔

(۲)

پہلی دلیل۔ ۱۷۹۲ء میں فرانس نے بھی کم معاشی تباہی برداشت نہیں کی تھی، لیکن انقلابی جنگ نے تمام زخم مندمل کر دئے، سب کو ابھارا، جوش وخروش پیدا کیا اور سب پر فتح حاصل کی۔ صرف وہ لوگ جنھیں انقلاب پر اعتماد نہیں ہے، صرف موقع پرست ہی ہمارے غائر انقلاب کے وقت انقلابی جنگ کی مخالفت کر سکتے ہیں۔

اس وجہ یا اس دلیل کا حقائق سے مقابلہ کیجئے۔ یہ حقیقت ہے کہ اٹھارویں صدی کے آخر میں فرانس میں نئے اور بلند طریقۂ پیداوار کی معاشی بنیاد پہلے ڈالی گئی اور پھر بحیثیت نتیجہ، عمارت کی حیثیت سے طاقتور انقلابی فوج نمودار ہوئی۔ فرانس نے دوسرے ملکوں سے پہلے جاگیرداری نظام کو ختم کیا، فتحیاب انقلاب کے چند برسوں کے دوران اس کا صفایا کر دیا، عوام کی رہنمائی کی جنھیں کسی جنگ نے چور نہیں کیا تھا، جنھوں نے زمین اور آزادی حاصل کرلی تھی، جو جاگیرداری نظام ختم ہو جانے سے زیادہ مضبوط ہو گئے تھے — فرانس نے معاشی اور سیاسی لحاظ سے پسماندہ لوگوں کے خلاف جنگ میں ایسے عوام کی رہنمائی کی۔

ان حقائق کا ہمعصر روس سے مقابلہ کیجئے۔ جنگ سے ناقابل بیان تھکان۔ ایک نیا معاشی نظام جو ٹیکنکی لحاظ سے خوب لیس جرمنی کے منظم ریاستی سرمایہ‌داری نظام سے برتر ہو ابھی تک موجود نہیں ہے۔ اس کی صرف بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔ ہمارے کسانوں نے صرف زمین کو

سماجی ملکیت بنانے کا قانون حاصل کیا ہے لیکن وہ (زمینداروں اور جنگ کی مصیبتوں سے) آزاد کام کرنے کے لئے ایک سال بھی حاصل نہیں کر سکے۔ ہمارے مزدور سرمایہ‌داروں کا تختہ الٹ رہے ہیں لیکن ابھی تک پیداوار کو منظم کرنے، پیداوار کا تبادلہ کرنے، اناج فراہم کرنے کا انتظام نہیں کر سکے ہیں اور نہ انھوں نے محنت کی بارآوری بڑھائی ہے۔

اس جانب ہم بڑھے، یہ راستہ ہم نے اختیار کیا لیکن یہ عیاں ہے کہ ابھی تک نیا اور برتر معاشی نظام قائم نہیں ہوا ہے۔

مفتوح جاگیرداری نظام، مستحکم بورژوا آزادی اور جاگیردار ملکوں کا مخالف کھاتا پیتا کسان — یہ تھی وہ معاشی بنیاد جس نے ۱۷۹۲ء اور ۱۷۹۳ء کی جنگ میں ''معجزے،، دکھائے۔

چھوٹے کسانوں کا ملک، بھوکا، جنگ سے چورچور جس نے اپنے زخم ابھی مندمل کرنے شروع ہی کئے ہیں اور جو ٹیکنک اور تنظیم کے اعتبار سے محنت کی بلند بارآوری سے دوچار ہے — یہ ہے ۱۹۱۸ء کی ابتدا میں خارجی حالت۔

اسی لئے ۱۷۹۲ء وغیرہ کی یاد دلانا محض کھوکھلی انقلابی لفاظی ہے۔ لوگ نعرے، الفاظ، جنگ کا غوغا تو دھراتے ہیں لیکن خارجی حقیقت کا تجزیہ کرنے سے خوف کھاتے ہیں۔

(۳)

دوسری دلیل۔ جرمنی ''حملہ نہیں کر سکتا،،، اس کا بڑھتا ہوا انقلاب اس کی اجازت نہیں دیتا۔

علحدہ امن کے مخالفین نے جنوری میں، پھر فروری ۱۹۱۸ء کے شروع میں جرمن ''حملہ نہیں کر سکتے،، کی دلیل ہزار بار دھرائی۔ ان میں جو محتاط قسم کے لوگ تھے انھوں نے کہا کہ اس کا ۲۵ سے ۳۳ فیصدی تک امکان ہے (ظاھر ہے تقریباً) کہ جرمن حملہ نہ کر سکیں۔

حقائق نے یہ حساب کتاب غلط ثابت کردیا۔ علحدہ امن کے مخالف اس سلسلے میں بھی اکثر حقائق کو نظرانداز کر دیتے ہیں، انھیں حقائق کی آھنی منطق سے ڈر لگتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اس غلطی کا سرچشمہ کیا تھا جسے سچے انقلابیوں کو (جذباتی انقلابیوں کو نہیں) تسلیم کرنے اور اس کا تجزیہ کرنے کے قابل ہونا چاھئیے؟

کیا یہ اس لئے تھا کہ عام طور پر ہم نے امن کی بات چیت کے سلسلے میں پینتروں اور پروپیگنڈے سے کام لیا؟ نہیں۔ ہمارے لئے پینتروں اور پروپیگنڈے سے کام لینا ضروری تھا۔ لیکن پینتروں اور پروپیگنڈے کے لئے ہمیں ''اپنا وقت،، منتخب کرنا تھا — جب تک کہ پینتروں اور پروپیگنڈے سے کام لینا ممکن تھا — اور جب معاملہ شدید ہو گیا تو پینتروں کا استعمال ختم کرنے کے لئے بھی ہمیں ''اپنا وقت،، منتخب کرنا تھا۔

غلطی کا سرچشمہ یہ تھا کہ انقلابی جرمن مزدوروں سے انقلابی تعاون کے ہمارے تعلقات کھوکھلی لفاظی ثابت ہوئے۔ ہم نے جرمن انقلابی مزدوروں کی ہر طرح مدد کی اور اب بھی کر رہے ہیں — اخوت کے مظاھرے، پروپیگنڈہ، خفیہ عہدناموں کی اشاعت وغیرہ۔ یہ عمل کے ذریعے امداد تھی، اصلی امداد۔

لیکن ہمارے بعض رفیقوں کا یہ اعلان کہ ''جرمن حملہ نہیں کر سکتے،، کھوکھلی لفاظی تھا۔ ہم اپنے ملک میں ابھی ابھی ایک انقلاب سے گزرے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ یورپ کے مقابلے میں روس میں انقلاب شروع کرنا کیوں آسان تھا۔ ہم نے دیکھا کہ جون ۱۹۱۷ء میں ہم روسی سامراج کی پیش قدمی نہیں روک سکے، اگرچہ ہمارا انقلاب نہ صرف شروع ہو گیا تھا، اس نے نہ صرف زارشاھی کا تختہ الٹ دیا تھا بلکہ ہر جگہ سوویتیں بھی قائم کر لی تھیں۔ ہم نے دیکھا، ہم جانتے تھے اور ہم نے مزدوروں کو سمجھایا — جنگیں حکومتیں کرتی ہیں۔ بورژوا جنگ کو ختم کرنے کے لئے بورژوا حکومت کا تختہ الٹنا ضروری ہے۔

''جرمن حملہ نہیں کر سکتے،، کے اعلان کا مطلب دراصل یہ اعلان کرنا تھا: ''ہم جانتے ہیں کہ آنے والے چند ہفتوں میں جرمن حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا،،۔ دراصل ہمیں یہ معلوم نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا، اس لئے یہ اعلان محض کھوکھلی لفاظی تھا۔

یہ ایک بات ہے کہ اس پر اعتماد کیا جائے کہ جرمن انقلاب پختہ

Scanned by CamScanner

ہو رہا ہے ، اسے پختہ ہونے میں سنجیدگی سے مدد دی جائے ، جہاں تک ممکن ہو اس کی خدمت کام ، پروپیگنڈے اور اخوت کے مظاہروں کے ذریعے کی جائے ، کام کے ذریعے انقلاب پختہ ہونے میں مدد دی جائے۔ انقلابی پرولیتاری بین الاقوامیت کا مطلب یہی ہے۔

یہ دوسری بات ہے کہ براہ‌راست یا بالواسطہ ، علی‌الاعلان یا پوشیدہ طور پر یہ اعلان کیا جائے کہ جرمن انقلاب پختہ ہو چکا ہے (جو ظاہر ہے نہیں ہوا) اور پھر اپنا طریقہ‌ٔ کار اس پر مبنی کیا جائے۔ اس میں انقلابیت کا شائبہ تک نہیں ہے ، یہ محض لفظوں کی بھرمار ہے۔

یہ ہے سرچشمہ اس غلطی کا جو " خودپسند "، " بھڑ کیلے "، " مرعوب کن "، " پرشور " اعلان " جرمن حملہ نہیں کر سکتے " میں پوشیدہ ہے۔

(۴)

یہ دعوی کہ " ہم جرمن سامراج کی مزاحمت کرکے جرمن انقلاب کی مدد کر رہے ہیں اور ولہیلم کے خلاف لیب کنیخت (۱۰) کی کامیابی کے دن قریب لا رہے ہیں "، اسی لفظی بکواس کا دوسرا نمونہ ہے۔

واقعی لیب کنیخت کی کامیابی — جو اس وقت ممکن اور ناگزیر ہوگی جب جرمن انقلاب پختہ ہو جائے گا — ہمیں تمام بین‌الاقوامی مشکلات سے آزاد کر دے گی ، جن میں انقلابی جنگ بھی شامل ہے۔ لیب کنیخت کی فتح ہمیں اپنی ہر احمقانہ حرکت کے نتائج سے نجات دلا دے گی۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنی احمقانہ حرکتوں کو بجا ثابت کریں۔

کیا جرمن سامراج کی کسی بھی قسم کی " مزاحمت " جرمن انقلاب کی مدد کرتی ہے؟ ہر وہ شخص جو سوچنے کی کوشش کرتا ہے یا روس میں انقلابی تحریک کی تاریخ کی یاد تازہ کرنا چاہتا ہے بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ رجعت‌پرستی کے خلاف مزاحمت صرف اس وقت انقلاب کی مدد کرتی ہے جب وہ مناسب حال ہو۔ روس کی پچاس سالہ انقلابی تحریک کے دوران ہمیں ایسے مواقع کا تجربہ ہوا جب رجعت‌پرستی کے خلاف مزاحمت مناسب حال نہیں تھی۔ ہم مارکسیسٹوں کو اس پر

ہمیشہ فخر رہا ہے کہ ہم نے عوامی قوتوں اور طبقاتی تعلقات کا صحیح حساب لگا کر جدوجہد کی شکل کی مناسبت حال معین کی۔ ہم نے کہا کہ مسلح بغاوت ہمیشہ مناسب حال نہیں ہوتی، اگر عوام اس کی لازمی شرطوں پر پورے نہیں اترتے تو یہ خطرناک جوئے بازی ہے، ہم نے انقلاب کے نقطہٴ نظر سے افراد کی انتہائی جری شکل میں مزاحمت کی اکثر مذمت کی اور اسے غیرمناسب حال اور نقصان دہ قرار دیا۔ ۱۹۰۷ء میں اپنے تلخ تجربے کی بنیاد پر ہم نے تیسری دوما میں شرکت کی مخالفت کو غیرمناسب حال کہہ کر مسترد کیا وغیرہ۔

جرمن انقلاب کی مدد کرنے کے لئے ہمیں یا تو اپنے آپ کو پروپیگنڈے، پرچار اور برادرانہ مظاہروں تک محدود رکھنا چاہئے اس وقت تک جب تک کہ کھلے فوجی یا مسلح تصادم کے لئے قوتیں مضبوط، سنجیدہ اور فیصلہ کن ضرب لگانے کے لئے طاقتور نہیں ہوتیں یا پھر ہمیں اس تصادم کو قبول کر لینا چاہئے، اگر ہمیں یقین ہے کہ اس سے دشمن کے ہاتھ مضبوط نہیں ہوں گے۔

یہ ہر ایک پر واضح ہے (سوائے کھوکھلی لفاظی سے مخمور لوگوں کے) کہ سنجیدہ مسلح بغاوت یا فوجی تصادم کا ذمہ لینا، یہ جانتے ہوئے کہ ہمارے پاس قوتیں نہیں ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ہمارے پاس فوج نہیں ہے ایسی جوئے بازی ہے جو جرمن مزدوروں کی مدد نہیں کرے گی بلکہ ان کی جدوجہد کو اور زیادہ مشکل بنائے گی اور ان کے اور ہمارے دشمنوں کے لئے معاملات آسان کرے گی۔

(۵)

ایک اور طفلانہ مضحکہ خیز دلیل ہے، جسے اگر میں خود اپنے کانوں سے نہیں سنتا تو اس پر کبھی یقین نہیں کر سکتا تھا۔

''اکتوبر کے وقت کیا موقع پرستوں نے یہ نہیں کہا کہ ہمارے پاس قوتیں، فوجی دستے، مشین گنیں اور دوسرا سامان نہیں ہے لیکن جدوجہد کے دوران جب طبقے کے خلاف طبقے کی جدوجہد شروع ہوئی تو سب چیزیں میسر ہو گئیں۔ جرمنی کے سرمایہ دار طبقے کے خلاف روسی

Scanned by CamScanner

پرولیتاریہ کی جدوجہد میں بھی سب کچھ حاصل ہو جائے گا، جرمن پرولیتاریہ ہماری مدد کرے گا۔ ،،

اکتوبر کے وقت ہم نے عوام کی قوتوں کا بالکل صحیح حساب لگایا تھا۔ ہم نے صرف سوچا نہیں بلکہ ہم سوویتوں میں عوامی انتخابات کے تجربے کی بنا پر یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ ستمبر اور اکتوبر کی ابتدا میں مزدوروں اور سپاہیوں کی بھاری اکثریت ہمارے ساتھ آچکی ہے۔ ہمیں معلوم تھا، خواہ صرف ڈیموکریٹک کانفرنس (۱۱) میں رائے شماری سے، کہ مخلوط حکومت کسانوں کی حمایت سے محروم ہو گئی ہے — اس کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے مقصد کو کامیابی حاصل ہوچکی ہے۔

اکتوبر میں مسلح بغاوت کی جدوجہد کے لئے مندرجہ ذیل خارجی حالات موجود تھے:

(۱) سپاهیوں کے سروں پر ڈنڈا نہیں تھا۔ اس ڈنڈے کو فروری ۱۹۱۷ء میں (۱۲) ہٹایا گیا۔ (جرمنی ابھی ''اپنی،، فروری کو نہیں پہنچا ہے۔)

(۲) مزدوروں کی طرح سپاهی بھی مخلوط حکومت سے اکتا گئے تھے اور اس سے باشعور طور پر، منصوبے کے تحت اور دل سے علحدہ ہوگئے تھے۔

اسی نے صرف اسی نے اکتوبر میں ''مسلح بغاوت کے،، نعرے کو صحیح ثابت کیا (یہ نعرہ جولائی میں غلط ہوتا، اس وقت ہم نے اسے بلند نہیں کیا تھا)۔

اکتوبر کے وقت موقع پرستوں (۱۳) کی غلطی یہ نہیں تھی کہ وہ خارجی حالات کےلئے ''فکرمند،، تھے (ایسا صرف بچے ہی سوچ سکتے ہیں)، ان کی غلطی حقائق کا غلط اندازہ تھا — وہ چھوٹی چھوٹی تفصیلات میں پھنس گئے اور خاص بات نہیں دیکھی — کہ سوویتیں مصالحت چھوڑ کر ہمارے ساتھ ہو گئی تھیں۔

جرمنی سے مسلح تصادم کا مقابلہ (جسے ابھی اکتوبر تو چھوڑیے ''اپنی،، فروری یا اپنی ''جولائی،، کا بھی تجربہ نہیں ہوا ہے) اس جرمنی سے جہاں شاہی مطلق العنانی اور بورژوا سامراجی حکومت ہے — اس کا مقابلہ سوویتوں کے دشمنوں کے خلاف اکتوبر کی مسلح بغاوت کی جدوجہد سے کرنا، وہ سوویتیں جو فروری ۱۹۱۷ء سے پختہ ہونا شروع

ہو گئی تھیں اور ستمبر اور اکتوبر میں بالکل پختہ ہو گئیں ایسا طفلانہ خیال ہے کہ اسے بس ہنس کر ہی ٹالا جا سکتا ہے ۔ کھوکھلی لفاظی لوگوں کو ایسی حماقت تک لے جاتی ہے !

(٦)

ایک اور دلیل سنئے ۔ ”علحدہ امن کے عہدنامے کی وجہ سے جرمنی معاشی لحاظ سے ہمارا گلا گھونٹ دے گا ، وہ ہمارا کوئلہ اور اناج لے جائے گا اور ہمیں اپنا غلام بنا لے گا ۔“

بڑی دانا دلیل ہے یہ — ہمیں فوج کے بغیر مسلح تصادم قبول کرنا چاہئے ، خواہ اس کا نتیجہ نہ صرف ہماری غلامی بلکہ ہمارا گلا گھونٹنے میں ہی نکلے ، ہمارے اناج پر معاوضے کے بغیر قبضہ کیا جائے اور ہماری حالت سربیا یا بیلجیم کی طرح ہو جائے ، ہمیں یہ اس لئے قبول کرنا چاہئے کہ بہ صورت دیگر ہمیں ناموافق عہدنامہ تسلیم کرنا پڑے گا ، جرمنی بطور تاوان قسطوں کی شکل میں ہم سے ٦ ارب سے لے کر ١٢ ارب تک وصول کرے گا اور مشینوں کے عوض اناج حاصل کرے گا۔

اے انقلابی لفاظی کے سورماؤ ! سامراجیوں کی ”غلامی“ پر لعنت بھیجتے بھیجتے تم بڑے منکسرانہ انداز سے خاموشی کے ساتھ اس حقیقت کو نظرانداز کر جاتے ہو کہ غلامی سے مکمل طور پر آزاد ہونے کے لئے سامراج کو شکست دینا ضروری ہے ۔

ہم ایک ناموافق عہدنامہ اور علحدہ امن یہ جانتے ہوئے قبول کر رہے ہیں کہ آج ہم انقلابی جنگ کے لئے تیار نہیں ہیں ، ہمیں موقع کا منتظر رہنا چاہئے (جیسا ہم نے اس وقت کیا تھا جب ہم نے کیرینسکی(١٤) کی غلامی برداشت کی ، جولائی سے اکتوبر تک اپنے بورژوازی کی غلامی سہی) ، ہمیں اس وقت تک انتظار کرنا چاہئے جب تک کہ ہم طاقتور نہ ہو جائیں ۔ اس لئے اگر انتہائی ناموافق علحدہ امن طے کرنے کا موقع ہے تو اسے اشتراکی انقلاب کے مفاد میں مطلقاً قبول کرنا چاہئے جو ہنوز کمزور ہے (کیونکہ جرمنی میں پختہ ہونے والے انقلاب نے ابھی تک ہماری روسیوں کی مدد نہیں کی ہے) ۔ اگر علحدہ امن مطلقاً ناممکن ہے تو ہم فوراً لڑنا شروع کر دیں گے — اس لئے نہیں کہ

یہ صحیح طریقۂ کار ہوگا بلکہ اس وجہ سے کہ ہمارے سامنے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہوگا۔ اگر علاحدہ امن ناممکن ثابت ہوتا ہے تو پھر طریقۂ کار پر حجت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں صرف انتہائی شدید مزاحمت ناگزیر ہوگی۔ لیکن جب تک ہمارے پاس انتخاب کا موقع ہے ہمیں علاحدہ امن کو منتخب کرنا چاہئیے چاہے وہ انتہائی ناموافق عہدنامہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ یہ بلجیم کے مقابلے میں سیکڑوں گنی بہتر حالت ہوگی (۱۵)۔

اگرچہ آج ہم کمزور ہیں لیکن ماہ بماہ مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ یورپ میں ماہ‌بماہ بین‌الاقوامی اشتراکی انقلاب پختہ ہو رہا ہے، اگرچہ ابھی وہ پوری طرح پختہ نہیں ہوا ہے۔ اس لئے ... اس لئے "انقلابیو" (خدا ہمیں ان سے بچائے) یہ دلیل پیش کرو کہ جب جرمن سامراج بظاہر ہمارے مقابلے میں مضبوط ہے لیکن ماہ‌بماہ کمزور ہو رہا ہے (جرمنی میں انقلاب کی آہستہ لیکن یقینی پختگی کی وجہ سے) تو ہمیں جنگ فوراً قبول کر لینا چاہئیے۔

جذباتی "انقلابی" لوگ بڑی شاندار دلیلیں پیش کرتے ہیں، وہ بڑی نفاست سے بحث کرتے ہیں!

(۷)

آخری دلیل جو انتہائی "تیز طبع" اور عام ہے یہ ہے کہ "یہ مکروہ امن شرمناک ہے، اس کا مطلب لیتویا، پولینڈ، کورلینڈ اور لیتھوینیا کے ساتھ غداری کرنا ہے"۔

کیا اس پر تعجب کرنے کی ضرورت ہے کہ روسی بورژوازی (اور اس کے کاسہ‌لیس "نووی لوچ"، "دیلو نرودا" اور "نووایا ژیزن" (۱۶) کا ٹولہ) سب سے زیادہ جوش‌وخروش سے اس نام نہاد بین‌الاقوامی دلیل کا پرچار کر رہا ہے؟

اس پر تعجب نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ یہ دلیل ایک جال ہے جس میں بورژوازی جان بوجھ کر بولشویکوں کو پھانسنا چاہتے ہیں اور ان میں سے بعض نادانستہ طور پر اس میں پھنس چکے ہیں کیونکہ وہ لفاظی پسند کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

آئیے اس دلیل کا نظریاتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیں - کیا چیز زیادہ اہم ہے — قوموں کا حق خود ارادیت یا اشتراکیت ؟

اشتراکیت زیادہ اہم ہے -

کیا اس کی اجازت ہے کہ چونکہ قوموں کا حق خود ارادیت رد ہو رہا ہے اس لئے سوویت اشتراکی ریپبلک کو ہڑپ کر لینے دیا جائے اور ایسے وقت اسے سامراجی ضربوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے جب صریحاً سامراج مضبوط اور سوویت ریپبلک کمزور ہے ؟

نہیں ، اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی - یہ اشتراکی نہیں بلکہ بورژوا سیاست ہوگی -

اس کے علاوہ کیا اس شرط پر امن کہ پولینڈ ، لیتھوینیا اور کورلینڈ "ہمیں" واپس کر دیے جائیں کم شرمناک اور کم الحاق کا امن ہوگا؟

روسی بورژوازی کے نقطۂ نظر سے ایسا ہی ہے -

اشتراکی بین الاقوامیت پسند کے نقطۂ نظر سے ایسا نہیں ہے -

اگر جرمن سامراج نے پولینڈ کو آزاد کر دیا (ایک زمانے میں جرمنی میں بعض بورژوا یہ چاہتے تھے) تو وہ پھر سیربیا ، بلجیم وغیرہ کا اور بھی زیادہ گلہ گھونٹنا چاہے گا -

جب روسی بورژوازی "مکروہ" امن پر آنسو بہاتے ہیں تو وہ بجا طور پر اپنے طبقاتی مفاد کا اظہار کرتے ہیں -

لیکن جب یہ دلیل بالشویکوں (جو لفاظی کی بیماری کا شکار ہیں) کی زبان سے سننے میں آتی ہے تو افسوسناک ہے -

ان حقائق کا جائزہ لیجئے جن کا تعلق برطانوی فرانسیسی بورژوازی کے رویے سے ہے - وہ ہمیں جرمنی کے خلاف جنگ میں گھسیٹنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور لاکھوں کی مالیت کی دعائیں ، جوتے ، آلو ، بم ، ریلوے انجن پیش کر رہے ہیں (قرضے پر ... یہ "غلامی" نہیں ہے ، اس سے مت ڈریے ! یہ تو "صرف" قرضہ ہے !) - وہ اس لمحے ہمیں جرمنی سے لڑانا چاہتے ہیں -

یہ ظاہر ہے کہ وہ ایسا کیوں چاہتے ہیں -

اس لئے چاہتے ہیں کہ ہم جرمن فوجوں کے ایک حصے کو الجھائے رکھیں - دوسرے ، جرمن سامراج کے ساتھ بےموقع مسلح تصادم کی وجہ سے سوویت اقتدار انتہائی آسانی سے منہدم ہو سکتا ہے -

برطانوی فرانسیسی بورژوازی ہمارے لئے جال بچھا رہے ہیں :
مہربانی فرما کر جائیے اور ابھی لڑنا شروع کر دیجئے ، اس سے ہمیں شاندار فائدہ ہوگا۔ جرمن تمہاری لوٹ مار کریں گے وہ مشرق میں "خوب دولت سمیٹیں گے "، مغرب میں آسان شرطوں پر راضی ہو جائیں گے اور اس کے علاوہ سوویت اقتدار کا صفایا کر دیں گے... بولشویک اتحادیو ، مہربانی فرما کر لڑو ، ہم تمہاری مدد کریں گے !

اور بائیں بازو کے بولشویک (خدا ان سے ہمیں بچائے) انتہائی انقلابی لفاظی سے کام لیتے ہوئے اس جال میں پھنس رہے ہیں ...

جی ہاں ، پیٹی بورژوا ذہنیت کے نشانات کا ایک اظہار انقلابی لفظوں کی بھرمار سے مغلوب ہو جانا ہے۔ یہ پرانی پرانی کہانی ہے جو سدا بہار رہتی ہے۔

(۸)

۱۹۰۷ء کی گرمیوں میں بھی بعض پہلوؤں کے لحاظ سے ہماری پارٹی کی حالت اس سے مشابہ تھی جب وہ انقلابی لفاظی کا شکار تھی۔

پیتروگراد اور ماسکو کے تقریباً تمام بولشویک تیسری دوما کا بائیکاٹ کرنے کے حق میں تھے۔ ان کی مشعل راہ خارجی تجزیہ نہیں بلکہ "جذبات" تھے اور وہ براہ‌راست جال میں پھنس گئے تھے۔

یہ بیماری اب پھر پھیل رہی ہے۔

لیکن اب وقت زیادہ مشکل ہے۔ اور مسئلہ ہزار گنا زیادہ اہم ہے۔ ایسے لمحے بیمار ہونے کا مطلب انقلاب کو تباہی کے خطرے میں ڈالنا ہے۔

ہمیں انقلابی کھوکھلی لفاظی کے خلاف لڑنا چاہئے ، اس کے خلاف ہمیں لڑنا ہوگا ، اس کے خلاف لڑنا انتہائی ضروری ہے تاکہ مستقبل میں لوگ ہمارے متعلق یہ تلخ سچائی نہ کہیں کہ "انقلابی جنگ کے بارے میں انقلابی کھوکھلی لفاظی نے انقلاب کو تباہ کر دیا "۔

"پراودا "، شمارہ ۳۱ ، ۲۱ (۸) فروری ۱۹۱۸ء۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳۵ ، صفحات ۳۴۳ — ۳۵۳۔

خارش

خارش ایک تکلیف‌دہ بیماری ہے۔ اور جب لوگ کھوکھلی انقلابی لفاظی کی خارش میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو اسے دیکھ کر ہی ناقابل برداشت تکلیف ہونے لگتی ہے۔

وہ صداقتیں جو محنت کش عوام سے تعلق رکھنے والوں کے لئے آسان، صاف، قابل فہم اور صریحاً مسلمہ ہیں ان لوگوں کے ہاتھوں مسخ ہو جاتی ہیں جنہیں مندرجۂ بالا قسم کی خارش کا عارضہ ہوتا ہے۔ اکثر اس توڑمروڑ کا سرچشمہ بہترین، نیک‌ترین اور بلندترین نیت ہوتی ہے جس کی وجہ "محض" عام نظریاتی صداقتوں کو ذہن‌نشین کرنے میں ناکامی ہے یا بے تکے پن سے بچوں کی طرح بھونڈے طور پر یا اسکول کے طالب‌علموں کی طرح آنکھیں بند کرکے ان کا دہرانا ہے (لوگ نہیں سمجھتے بات کیا ہے)۔ لیکن اس وجہ سے خارش کا خطرناک ہونا ختم نہیں ہو جاتا۔

مثال کے طور پر اس صداقت کے علاوہ اور کونسی بات زیادہ قطعی اور واضح ہو سکتی ہے: وہ حکومت جس نے لوگوں کو سوویت اقتدار، زمین، مزدوروں کی نگرانی اور امن دیا جنہیں قزاقانہ جنگ تین برسوں سے ستا رہی تھی، ناقابل فتح ہے؟ امن خاص بات ہے۔ عام اور

منصفانہ امن حاصل کرنے کی ایماندارانہ کوششوں کے بعد اگر یہ معلوم ہوا کہ موجودہ حالات میں یہ درحقیقت ناممکن ہے تو ہر کسان سمجھ سکتا ہے کہ ہمیں عام امن نہیں بلکہ علحدہ اور غیرمنصفانہ امن حاصل کرنا چاہئے۔ ہر کسان خواہ وہ جاہل اور ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو یہ سمجھ سکتا ہے اور اس حکومت کی قدر کر سکتا ہے جو اسے ایسا امن فراہم کرتی ہے۔

بولشویک بالکل لفاظی کی مکروہ خارش میں اس بری طرح مبتلا ہو گئے ہیں کہ انہیں یہ یاد نہیں رہا اور جب اس خارش کی وجہ سے لٹیرے جرمنی نے تھکے ہوئے روس کے خلاف نئی جنگ شروع کر دی ہے تو وہ اپنے خلاف کسانوں میں جائز ناراضگی کا جذبہ ابھار رہے ہیں! اس خارش کو جن مضحکہ‌خیز اور قابل رحم "نظریاتی" گھٹیا باتوں اور غلط استدلال کی آڑ میں چھپایا جاتا ہے انھیں میں ایک مضمون بعنوان "انقلابی لفاظی" میں بیان کرچکا ہوں ("پراودا"، ۲۱ (۸) فروری)*۔ اگر یہی خارش آج نئے مقام پر پھر سر نہ اٹھاتی (۱۷) (یہ کیسی چھوت کی بیماری ہے!) تو میں اس کی یاد نہیں دلاتا۔

یہ واضح کرنے کےلئے کہ یہ کیسی ہوا میں سب سے پہلے ایک چھوٹی سی مثال سادے اور صاف انداز میں پیش کروں گا، "نظریے" کے بغیر — اگر خارش کا دعوی ہے کہ وہ نظریہ ہے تو یہ برداشت سے باہر ہے — عالمانہ الفاظ یا کسی ایسی چیز کے بغیر جسے عوام نہیں سمجھ سکتے۔

فرض کیجئے کہ کالیایف (۱۸) ایک ظالم اور ننگ بشر کو جان سے مارنے کے لئے ایک انتہائی بدمعاش لچے ڈاکو سے ریوالور حاصل کرتا ہے اس وعدے پر کہ وہ اس کے عوض اسے روٹی، پیسہ اور شراب دے گا۔

کیا مہلک ہتیار حاصل کرنے کےلئے "ڈاکو سے لین دین" پر کالیایف کی مذمت کی جا سکتی ہے؟ ہر باھوش شخص جواب دے گا: "نہیں"۔ اگر کالیایف ریوالور اور کہیں سے حاصل نہیں کرسکتا اور اس کی نیت واقعی اچھی ہے (ظالم کا کام تمام کرنے کے واسطے، ڈاکہ

---

* دیکھئے اسی ایڈیشن کے صفحات ۳۳ — ۲۱ (ایڈیٹر)۔

ڈالنے قتل کرنے کے لئے نہیں) تو اس طرح ریوالور حاصل کرنے پر برابھلا کہنے کے بجائے اس کی تعریف کرنا چاہئیے ۔

لیکن اگر ایک ڈاکو ڈاکہ ڈالنے کے لئے قتل کرنے کی خاطر دوسرے ڈاکو سے پیسے ، شراب یا روٹی کے عوض ریوالور حاصل کرتا ہے تو کیا ایسے ''ڈاکو سے لین دین،، کا مقابلہ (بالکل یکسان ہونے کا تو سوال ہی نہیں) کالیایف کے لین دین سے کیا جا سکتا ہے ؟

نہیں ، ہر وہ شخص جو پاگل نہیں ہے یا جو خارش میں مبتلا نہیں ہے ، وہ اس سے اتفاق کرے گا کہ دونوں کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی کسان کسی ''دانشور،، سے ایسی صاف صداقت اپنی لفاظی کے ذریعے مسترد کرتے ہوئے سنے گا تو وہ کہے گا : جناب آپ کو ریاست کے نظم‌ونسق میں حصہ نہیں لینا چاہئیے ، آپ یا تو لفاظ بھانڈوں کی صحبت میں رہیں یا بھاپ سے حمام کر کے خارش دور کریں ۔

اگر کیرینسکی جو بورژوازی حکمراں طبقے یعنی لوٹ کھسوٹ کرنےوالوں کے نمائندے کی حیثیت سے اسلحات اور آلو حاصل کرنے کے لئے برطانوی فرانسیسی استحصال کرنےوالوں سے لین دین کرتا ہے اور ساتھ ہی عوام سے وہ عہدنامے چھپاتا ہے جن کے تحت ایک ڈاکو کو آرمینیا ، گالیشیا اور قسطنطنیہ دینے کا اور دوسرے ڈاکو کو بغداد ، شام وغیرہ دینے کا وعدہ کیا گیا ہے تو کیا یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کیرینسکی اور اس کے دوستوں کا یہ لین دین غارت‌گرانہ ، فریبی اور پاجی پن کا ہے ؟

نہیں ، اسے سمجھنا مشکل نہیں ہے ۔ ہر کسان خواہ وہ کتنا ہی جاہل لٹھ ہو اسے سمجھ سکتا ہے ۔

لیکن جب استحصال کئے جانےوالے مظلوم طبقے کے نمائندے پر ، جس نے استحصال کرنےوالوں کا تختہ الٹ دیا ہے اور تمام خفیہ اور الحاق کرنےوالے عہدناموں کو شائع اور منسوخ کر دیا ہے، جرمنی کے سامراجی قزاقانہ حملہ کرتے ہیں تو کیا پیسے یا لکڑی کے عوض اسلحات اور آلو حاصل کرنے کے لئے برطانوی فرانسیسی لٹیروں سے لین دین کی مذمت کی جا سکتی ہے ؟ کیا ایسے لین دین کو منافی عزت، شرمناک اور گندہ قرار دیا جا سکتا ہے ؟

نہیں ، ہرگز نہیں ۔ ہر ذی‌ہوش انسان اسے سمجھے گا اور ان

بیوقوفوں کا مذاق اڑائے گا جو '' بلند '' اور عالمانہ انداز میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سامراجی کیرینسکی کی قزاقانہ جنگ (اور مشترکہ لوٹ میں سے حصہ لینے کے لئے ڈاکوؤں کے ساتھ اس کے ذلت آمیز لین دین) اور جرمن لٹیرے کو پسپا کرنے کی خاطر اسلحات اور آلو حاصل کرنے کے لئے برطانوی فرانسیسی ڈاکوؤں کے ساتھ بولشویک حکومت کے کالیایف کی طرح لین دین کے درمیان فرق کو '' عام لوگ نہیں سمجھ سکیں گے ''۔

ہر سمجھدار آدمی کہے گا : ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے کسی لٹیرے سے اسلحات خرید کر حاصل کرنا نفرت انگیز بدمعاشی ہے ، لیکن جارحیت کرنے والے کے خلاف منصفانہ جنگ کے مقصد کے لئے اسی لٹیرے سے اسلحات خریدنا بالکل جائز ہے۔ صرف اٹھلاتی ہوئی دوشیزاؤں کو اور نزاکت پسند نوجوانوں کو جنھوں نے '' کتابیں پڑھی ہیں '' لیکن ان سے سوائے نزاکت پسندی کے اور کچھ اخذ نہیں کیا اس میں '' گندگی '' نظر آسکتی ہے۔ اس قسم کے لوگوں کے علاوہ پھر وہ لوگ ایسی غلطی میں پھنس سکتے ہیں جنھیں خارش کی بیماری ہے۔

لیکن کیا جرمن مزدور اس فرق کو سمجھے گا جو ترکوں کے قسطنطنیہ ، آسٹریاوالوں کے گالیشیا اور جرمنوں کے مشرقی پروشیا کا الحاق کرانے کی غرض سے کیرینسکی کے برطانوی فرانسیسی لٹیروں سے اسلحات خریدنے — اور ویلہیلم کو پیچھے ڈھکیلنے کے مقصد سے جس نے اس اشتراکی روس کے خلاف اپنی فوجیں آگے بڑھائی ہیں جس نے سب کے ساتھ باعزت اور منصفانہ امن کی تجویز کی اور جس نے جنگ ختم کرنے کا اعلان کیا ، بولشویکوں کے ان ہی لٹیروں سے اسلحات خریدنے کے درمیان ہے؟

یہ توقع کرنی چاہئے کہ جرمن مزدور اسے سمجھے گا ، پہلے ، کیونکہ وہ سمجھدار اور پڑھا لکھا ہے اور دوسرے ، وہ صاف ستھری اور مہذب زندگی کا عادی ہے اور عام طور پر وہ نہ تو روسی خارش میں مبتلا ہے اور نہ خاص طور پر انقلابی کھوکھلی لفاظی کی خارش میں۔

کیا ڈاکہ ڈالنے کے مقصد سے قتل کرنے اور جارحیت کرنے والے کو جان سے مارنے میں فرق ہے ؟

کیا لوٹ کھسوٹ کو تقسیم کرنے کی غرض سے لٹیروں کے دو

Scanned by CamScanner

گروہوں کے مابین جنگ اور اس جائز جنگ آزادی کے درمیان فرق نہیں ہے جسے وہ لوگ قزاق کے حملے کے خلاف لڑ رہے ہیں جو قزاقوں کا تختہ الٹ چکے ہیں ؟

لٹیرے سے ہتیار حاصل کرنے کا میرا عمل صحیح ہے یا غلط اس کے پرکھنے کا معیار کیا ان ہتیاروں کے استعمال کے مقصد پر نہیں ہے ؟ ان کے اس جنگ میں استعمال پر جو گندی اور شرمناک ہے یا منصفانہ اور باعزت۔

اف ! خارش گندی بیماری ہے۔ اور اس آدمی کا پیشہ واقعی مشکل ہے جو خارش زدہ لوگوں کا بھاپ سے حمام کرتا ہے ...

مزید : اٹھارویں صدی کے آخر میں جب شمالی امریکہ کے لوگ انگلستان کے خلاف جنگ آزادی لڑ رہے تھے تو انھوں نے ھسپانیہ اور فرانس سے امداد حاصل کی تھی جو انگلستان کے حریف تھے اور اسی قماش کے نوآبادیاتی لٹیرے۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں بھی " بائیں بازو کے بولشویک " پائے جاتے تھے جنھوں نے امریکیوں کے " گندے لین دین " پر ایک " عالمانہ تخلیق " سپرد قلم کرنے کا ارادہ کیا تھا ...

۲۲ فروری ۱۹۱۸ء کو لکھا گیا۔
۲۲ (۹) فروری ۱۹۱۸ ء کو " پراودا " کی شام کی اشاعت کے شمارہ ۳۳ میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعہٴ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳۵ ، صفحات ۳۶۴ — ۳۶۱ ۔

امن یا جنگ؟

جرمنوں کے جواب میں ، جیسا کہ قاری خود دیکھ سکتا ہے ، بریست لیتوفسک کی بہ نسبت ہمارے لئے امن کی شرائط زیادہ سخت ہیں ۔ اس کے باوجود مجھے مطلق یقین ہے کہ صرف انقلابی لفاظی کا مکمل نشہ ہی بعض لوگوں کو ان شرائط پر دستخط کرنے سے انکار کرنے پر برانگیختہ کر سکتا ہے ۔ بالکل اسی وجہ سے میں نے ''پراودا'' میں مضامین (دستخط کارپوف) ''انقلابی لفاظی'' اور ''خارش'' * کے ذریعے انقلابی کھوکھلی لفاظی کے خلاف شدید جدوجہد شروع کی جو میری رائے میں ہماری پارٹی کے لئے (اور نتیجے میں انقلاب کے لئے بھی) سب سے بڑا خطرہ تھی اور اب بھی ہے ۔ تاریخ گواہ ہے کہ کئی بار انقلابی پارٹیاں جو سنجیدگی سے انقلابی نعروں کی علمبردار تھیں انقلابی کھوکھلی لفاظی میں مبتلا ہونے کے سبب ختم ہو گئیں ۔

ابھی تک میں نے پارٹی کو یہ قائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ انقلابی لفاظی کے خلاف جدوجہد کرے ۔ اب یہ جدوجہد مجھے کھلے

---

* دیکھئے اسی ایڈیشن کے صفحات ۳۳ — ۲۱ اور ۳۸ — ۳۴ (ایڈیٹر) ۔

عام کرنا ہوگی۔ اس لئے کہ — افسوس! — میرے بدترین خدشات صحیح ثابت ہوئے۔

۸ جنوری ۱۹۱۸ء کو پیٹروگراد کے تقریباً ۶۰ خاص پارٹی کارکنوں کے ایک جلسے میں میں نے اپنے ''علحدہ اور الحاق پذیر امن کا عہدنامہ فوراً کرنے کے سوال کے متعلق مقالے'' پڑھ کر سنائے (۱۷ مقالے جو کل شائع ہو جائیں گے)۔ ان مقالوں میں (پیرا ۱۳) میں نے انقلابی کھوکھلی لفاظی کے خلاف اعلان جنگ کیا، لیکن نرم ترین اور انتہائی رفیقانہ انداز میں (اب میں اپنی نرمی کی سنجیدگی سے مذمت کرتا ہوں)۔ میں نے کہا کہ مجوزہ امن سے انکار کرنے کی پالیسی ''شاید خوبصورت، ڈرامائی اور جاذب توجہ چیز کےلئے انسانی تمناؤں سے مطابقت تو رکھ سکتی ہے لیکن جاری اشترا کی انقلاب کے موجودہ دور میں طبقاتی قوتوں کے خارجی توازن اور مادی عناصر کو یکسر نظر انداز کرتی''۔ *

سترھویں مقالے میں میں نے لکھا کہ اگر ہم نے مجوزہ امن پر دستخط کرنے سے انکار کیا تو ''سنگین شکستیں روس کو اور بھی زیادہ ناموافق علحدہ امن طے کرنے پر مجبور کریں گی''۔

جہاں تک ہماری فوج کا تعلق ہے تو حالات اور بھی بدتر ہوگئے ہیں، وہ پسپا ہورہی ہے، فوجی خدمت سے سبکدوش کی جارہی ہے اور لڑنے سے قطعی انکار کر رہی ہے۔

ایسے حالات میں آج صرف بے لگام کھوکھلی لفاظی روس کو جنگ کی بھٹی میں جھونک سکتی ہے اور اگر اس لفاظی کی پالیسی حاوی رہی تو ظاہر ہے کہ ذاتی طور پر میں ایک لمحے کےلئے بھی حکومت اور مرکزی کمیٹی میں نہیں رہوں گا۔

تلخ حقیقت اپنی پوری خطرناک وضاحت کے ساتھ منظرعام پر آچکی ہے، اب اسے نہ دیکھنا ناممکن ہے۔ جرمنوں کی آمد پر روس کا تمام یا بورژوازی خوشیاں اور جشن منا رہا ہے۔ صرف وہ لوگ جو اندھے ہیں کھوکھلی لفاظی سے مدھوش اس حقیقت کی جانب اپنی آنکھیں بند کر سکتے ہیں کہ انقلابی جنگ (فوج کے بغیر...) سے ہمارا بورژوازی پوری

---

* ملاحظہ ہو اسی ایڈیشن کا صفحہ ۱۰ (ایڈیٹر)۔

طرح فائدہ اٹھائیگا۔ دوینسک میں روسی افسروں نے کندھے کی پٹیاں پہن کر گھومنا شروع کر دیا ہے۔

ریژیتسا میں بورژوازی نے جرمنوں کا پرجوش خیرمقدم کیا۔ پیٹروگراد میں نیفسکی شاہراہ پر اور بورژوا اخباروں (" ریچ "، " دیلو نرودا "، " نووی لوچ "، وغیرہ) میں جرمنوں کے ہاتھوں سوویت اقتدار کا تختہ الٹنے کے امکان پر خوشی کے مارے وہ اپنے ہونٹ چاٹ رہے ہیں۔

سب یہ جان لیں : ہر وہ شخص جو فوری اگرچہ انتہائی سخت امن کے خلاف ہے سوویت اقتدار کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔

ہم ایک سخت امن برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔ اس سے جرمنی یا یورپ میں انقلاب نہیں رکےگا۔ ہم کھوکھلی لفاظی اور اعلانات کے ذریعے نہیں (ان لوگوں کی طرح جنھوں نے ۷ جنوری سے ہماری بھگوڑی فوج کو روکنے کےلئے کچھ بھی نہیں کیا) بلکہ تنظیمی کام کے ذریعے، اپنے عمل سے، تمام عوام کی واقعی طاقتور فوج کی تشکیل کرکے انقلابی فوج کی بنیاد ڈالیںگے۔

۲۳ فروری کو لکھا گیا۔

۲۳ (۱۰) فروری ۱۹۱۸ء کو "پراودا" کی شام کی اشاعت میں شمارہ ۳۴ میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن؛ جلد ۳۵، صفحات ۳۶۶–۳۶۸۔

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں تقریریں

۲۳ فروری ۱۹۱۸ء(۱۹)

روئداد سے

(۱) رفیق لینن کا خیال ہے کہ انقلابی لفاظی کی پالیسی ختم ہو گئی ہے۔ اگر اسے پھر جاری کیا گیا تو وہ حکومت اور مرکزی کمیٹی سے استعفا دے دیں گے۔ انقلابی جنگ ایک فوج کا تقاضہ کرتی ہے اور وہ موجود نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شرائط کو تسلیم کر لینا چاہئے۔

(۲) رفیق لینن۔ بعض لوگوں نے مجھ پر الٹی میٹم دینے کا الزام لگایا ہے۔ یہ میں نے انتہائی حالت میں کیا ہے۔ ہماری مرکزی کمیٹی کے ممبروں کا بین الاقوامی خانہ جنگی کے بارے میں باتیں کرنا مضحکہ خیز ہے۔ روس میں یہ موجود ہے لیکن جرمنی میں نہیں ہے۔ ہمارے پروپیگنڈے کو جاری رہنا چاہئے۔ یہ الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ انقلابی عمل کی بنا پر کیا جا رہا ہے۔ اور یہ جاری ہے۔ استالین غلطی پر ہیں جب وہ کہتے ہیں کہ ہمیں دستخط کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان شرائط پر دستخط کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ تین ہفتوں میں اپنے ہاتھوں سے سوویت اقتدار کے پروانۂ موت پر دستخط کریں گے۔ ان شرائط کا سوویت اقتدار پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ مجھے مطلق پس و پیش نہیں ہے۔ میں الٹی میٹم اس لئے نہیں دے رہا ہوں کہ اسے پھر واپس لوں۔ مجھے انقلابی کھوکھلی لفاظی پر

اعتراض ہے - جرمن انقلاب ابھی تک پختہ نہیں ہوا ہے - ایسا ہونے میں مہینے لگیں گے - ان شرائط کو قبول کر لینا چاہئے - اگر بعد میں نیا الٹی میٹم دیا گیا تو وہ نئی حالت میں ہوگا -

(۳) رفیق لینن - میرا بھی یہ خیال ہے کہ انقلابی جنگ کی تیاری ضروری ہے - عہدنامے کی توضیح ہوگی اور ہم اس کی توضیح کریں گے - اس وقت فوج کی سبکدوشی خالص فوجی معنوں میں ہے - جنگ سے پہلے بھی ہمارے پاس فوج تھی - انقلابی جنگ سنجیدہ تیاری کا تقاضہ کرتی ہے - مجھے اس میں ذرہ برابر شبہ نہیں ہے کہ لوگ امن چاہتے ہیں -

(۴) لینن تجویز کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل پر رائےشماری کی جائے : (۱) کیا ہم جرمن تجاویز فوراً قبول کر لیں ؟ (۲) کیا ہم فوراً انقلابی جنگ کی تیاری کریں ؟ (۳) کیا پیتروگراد اور ماسکو میں سوویت انتخاب کرنےوالوں کا فوری ووٹ لیا جائے ؟

(۵) لوموف لینن سے پوچھتے ہیں کیا پریس میں اور پارٹی وحدتوں میں امن پر دستخط کرنے کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی اجازت ہے -

رفیق لینن اس کا مثبت میں جواب دیتے ہیں -

(۶) مرکزی کمیٹی کے کئی ممبروں کے تمام ذمےدار سوویت اور پارٹی کے عہدوں سے استعفوں کے اعلان کے پیش‌نظر سویردلوف تجویز کرتے ہیں کہ کانگرس تک انہیں اپنے اپنے عہدے سنبھالے رکھنا چاہئے اور پارٹی حلقوں میں اپنے خیالات کی اشاعت کرنا چاہئے -

سویردلوف نے جو سوال اٹھایا رفیق لینن اس پر بحث کرنے کی حمایت کرتے ہیں — پہلے ، دستخط کرنے میں ابھی تین دن باقی ہیں - دوسرے، توثیق کے لئے بارہ دن ہیں ، چنانچہ پارٹی کی رائے معلوم کی جا سکتی ہے- اگر رائے دستخط کرنے کے خلاف ہو تو پھر توثیق نہیں کی جائےگی-

Scanned by CamScanner

یہ دیکھتے ہوئے کہ آج ہمارے پاس وقت کی تنگی ہے وہ تجویز کرتے
ہیں کہ معاملے کو کل تک ملتوی کر دیا جائے۔

(۷) استالین دریافت کرتے ہیں کہ کیا تمام عہدوں سے
استعفے کا مطلب پارٹی چھوڑ دینا تو نہیں ہے۔

رفیق لینن کہتے ہیں کہ مرکزی کمیٹی سے استعفے کے معنی پارٹی
سے الگ ہونا نہیں ہیں۔

(۸) رفیق لینن تجویز کرتے ہیں کہ جب رائے شماری ہو تو رفقا
جلسہ چھوڑ دیں اور کسی قسم کی دستاویز پر دستخط نہ کریں تاکہ
ان پر کوئی ذمے داری عائد نہ ہو لیکن کونسل میں اپنا کام نہ
چھوڑیں۔

پہلی بار ۱ — ۳ تقریریں ۱۹۲۲ء ن۔ لینن (و۔ اولیانوف) کے مجموعۂ تصانیف کی جلد ۱۵ میں شائع ہوئیں، ۴ — ۸ تقریریں رسالے ''پرولتارسکایا ریوولیوتسیا'' کے شمارے ۲ میں ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئیں۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۵، صفحات ۳۶۹-۳۷۱۔

Scanned by CamScanner

غلطی کہاں ہے؟

بریست کی شرائط پر علحدہ امن طے کرنے کے ممتاز اور انتہائی ذمےدار مخالفوں نے اپنے دلائل کا جوہر مندرجہ‌ذیل شکل میں پیش کیا ہے :

"...–––––––––––––––
–––––––––––––––
–––––––––––––––..."

یہاں جو دلائل دیے گئے ہیں وہ انتہائی مرکوز اور اہم ہیں اور وہ تقریباً قرارداد کی شکل میں ہیں - دلائل کا تجزیہ کرنے میں آسانی کےلئے ہم نے ہر تجویز کو الگ الگ نمبروار درج کر لیا ہے -

ان دلائل کا تجزیہ کرتے وقت مصنفین کی خاص غلطی فوراً نظر آتی ہے - وہ موجودہ حالت میں انقلابی جنگ کے ٹھوس حالات کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہتے - امن کے حامیوں کے اس خاص اور بنیادی خیال سے بالکل گریز کیا گیا ہے کہ اس وقت ہمارے لئے لڑنا ناممکن ہے - جواب میں ، مثال کے طور پر میرے مقالوں کے جواب میں جو ۸ جنوری سے * اچھی طرح مصنفین کے علم میں ہیں ، انھوں نے سو فیصدی

* دیکھئے اسی ایڈیشن کے صفحات ۱۴ — ۵ (ایڈیٹر) -

عام اور هوائی باتیں کہی هیں جو ناگزیر طور پر کھوکھلی لفاظی بن جاتی هیں ۔ اس لئے کہ ایک خاص معاملے کے حالات کا خاص تجزیہ کئے بغیر اس خاص معاملے پر ایک عام تاریخی بیان کا اطلاق کرنا کھوکھلی لفاظی ہے ۔

پہلے دعوے کو لیجئے ۔ اس کا پورا " جوهر " طعنے بازی ، شور پکار ، جوشیلے الفاظ ، مخالف کو " شرمندہ " کرنے کی کوشش اور جذبات سے اپیل ہے ۔ وہ کہتے هیں کہ تم کتنے بڑے آدمی هو : سامراجی تم پر حملہ کر رهے هیں ، پرولتاری انقلاب کو کچلنے کا " اعلان " کر رهے هیں اور تم اس کا جواب امن طے کرنے کی رضامندی سے دیتے هو ! لیکن هماری دلیل ، جیسا کہ مصنفین جانتے هیں ، یہ ہے کہ سخت امن کو مسترد کرکے درحقیقت هم دشمن کے لئے پرولتاری انقلاب کو کچلنا آسان بنا دیتے هیں ۔ هماری اس رائے کی تصدیق (مثال کے طور پر میرے مقالوں میں) فوج کی حالت ، اس کی طبقاتی ساخت وغیرہ سے متعلق کئی ٹھوس علامتوں سے هوتی ہے ۔ مصنفین نے هر ٹھوس بات سے گریز کیا ہے ، چنانچہ جس نتیجے پر وہ پہنچتے هیں وہ کھوکھلی لفاظی ہے ۔ اس لئے کہ اگر دشمن " اعلان " کر رها ہے کہ اس کا مقصد انقلاب کا گلا گھونٹنا ہے تو وہ شخص جو مزاحمت کی تسلیم شدہ ناممکن شکل کو اختیار کرکے دشمن کے " اعلان " کو عملی جامہ پہنانے میں مدد دیتا ہے ، برا انقلابی ہے ۔

دوسری دلیل : طعنوں کی شدت بڑھا دی جاتی ہے ۔ وہ کہتے هیں کہ تم دشمن کے پہلے هی دهاوے کے بعد امن پر راضی هو گئے... کیا مصنفین سنجیدگی سے سمجھتے هیں کہ اس سے وہ لوگ قائل هو جائیں گے جو جنوری میں " دهاوے " سے بہت پہلے اس وقت قوتوں کے توازن اور جنگ کے ٹھوس حالات کا تجزیہ کر چکے هیں ؟ جب طعنوں کو تجزیے کے مقابلے میں دلیل خیال کیا جاتا ہے تو یہ کھوکھلی لفاظی نہیں تو اور کیا ہے ؟

هم سے کہا جاتا ہے کہ موجودہ شرائط پر امن قبول کرنے کا مطلب " بین الاقوامی بورژوازی کے سامنے عالمی پرولتاریہ کے هراول دستے کی قبول اطاعت ہے " ۔

Scanned by CamScanner

پھر وهی کھوکھلی لفاظی - عام صداقتوں کو اس طرح بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے که وہ غلط ہو جاتی هیں اور جوشیلے الفاظ میں بدل جاتی هیں - جرمن بورژوازی اس لئے ''بین الاقوامی،، نہیں ہے که برطانوی فرانسیسی سرمایه‌دار امن طے کرنے سے همارے انکار کا خیر مقدم کرتے هیں - عام طور پر ''هتیار ڈالنا،، بری بات ہے لیکن یه قابل تعریف صداقت هر انفرادی حالت کا فیصله نہیں کرتی کیونکه صریحاً غیرموافق حالات میں لڑنے سے انکار کرنے کو بھی هتیار ڈالنا کہا جا سکتا ہے، لیکن ایک سنجیدہ انقلابی کے لئے اس طرح هتیار ڈالنا لازمی ہے - تیسری دوما میں حصه لینے پر رضامندگی بھی جسے اس وقت ''بائیں بازو،، کے لفاظ لوگ استولیپین (۲۰) کے ساتھ امن و آشتی سے رهنا قرار دیتے تھے عام الفاظ میں هتیار ڈالنا تھا -

اس میں کوئی شبه نہیں که هم انقلابی ابتدا کا هراول دسته هیں لیکن سرغنه سامراج کی قوتوں کے خلاف فوجی تصادم میں هراول دسته بننے کے لئے، جو ... *

۲۳ یا ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء کو لکھا گیا - پہلی بار ۱۹۲۹ء میں لینن کی متفرقات، جلد ۱۱ میں شائع هوا -

لینن کا مجموعه' تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۵، صفحات ۳۷۳ — ۳۷۵ -

---

* یہاں مسودہ ختم هو جاتا ہے (ایڈیٹر) -

کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس میں تقریر

۲۴ فروری ۱۹۱۸ء (۲۱)

رفیقو ! جرمن سامراج کے نمائندوں نے ہمیں جو شرائط پیش کی ہیں وہ بے مثال سخت ، بے انتہا جابر ، قزاقانہ شرائط ہیں ۔ جرمن سامراجیوں نے روس کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ہمارا گلا پکڑ لیا ہے ۔ میں آپ سے تلخ حقیقت نہیں چھپانا چاہتا ، جس کا میں پوری طرح قائل ہوں، جس حالت سے ہم دوچار ہیں اس میں مجھے لازمی طور پر بتانا چاہئے کہ ان شرائط کو قبول کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے ۔ کسی دوسری تجویز کا مطلب شعوری یا غیرشعوری طور پر بدتر بلائیں سر لینا ہے ، (اور اگر یہاں مدارج کا حوالہ دیا جائے تو) جرمن سامراج کے ہاتھوں سوویت ریپبلک کی مزید مکمل محکومی ، اس کی غلامی ہے ، یا خطرناک ، بے انتہا مشکل لیکن ناقابل انکار حقیقت سے آنکھیں چرانے کی خاطر لفاظی کرنے کی ایک شرمناک کوشش ہے ۔ رفیقو ، آپ اچھی طرح جانتے ہیں ، اور آپ میں سے بہت سے اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر جانتے ہیں کہ سامراجی جنگ میں روس کو جو بوجھ برداشت کرنا پڑا وہ ، ناقابل تردید وجوہات کی وجہ سے جو ہر شخص سمجھ سکتا ہے ، دوسرے ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ہولناک اور شدید تھا ۔ اس لئے آپ کو معلوم ہے کہ جنگ میں دوسروں سے کہیں زیادہ ہماری فوج نے ہلاکتیں اور اذیتیں سہیں ، اور بورژوا اخبارات اور ان کی حامی پارٹیوں کا یا سوویت

3—1309

حکومت کے خلاف پارٹیوں کا یہ بہتان کہ بولشویکوں نے فوجوں کے حوصلے پست کئے بالکل مہمل ہے - میں آپ کو ایک بار پھر وہ اعلان یاد دلانا چاہتا ہوں جسے کریلنکو نے فوجیوں میں تقسیم کیا تھا جو اس وقت کیرینسکی کے ماتحت تھا اور جب وہ پیترو گراد آنے والا تھا ، یہ اعلان '' پراودا ،، میں پھر شائع ہوا تھا ، اس میں کریلنکو نے کہا : ہم آپ سے کسی قسم کی بغاوت کرنے کی اپیل نہیں کرتے ، ہم آپ سے منظم سیاسی اقدام کی تاکید کرتے ہیں ، جتنا ممکن ہے منظم ہونے کی کوشش کیجئے - یہ تھا بولشویکوں کے ایک انتہائی سرگرم نمائندے کا پروپیگنڈہ ، جس کا فوج سے انتہائی گہرا تعلق تھا - ایک بے مثال ، بے انتہا تھکی ہوئی فوج کو مربوط رکھنے اور اسے مضبوط تر بنانے کے لئے جو چیز بھی کی جاسکتی تھی کی گئی - اگر اب ہم دیکھتے ہیں ، مثال کے طور پر کہ گذشتہ ماہ اپنے خیالات پیش کرنے سے میں نے بالکل پرہیز کیا جو قنوطیت پسند معلوم ہو سکتے تھے ، اگر ہم نے اسے دیکھ لیا ہے کہ حالت کو بہتر بنانے کے لئے گذشتہ مہینے کے دوران فوج کے سلسلے میں ہم جو کہہ سکتے تھے سب کہہ چکے ، جو کیا جا سکتا تھا سب کر چکے ، حقیقت ہمیں یہ دکھا رہی ہے کہ تین سال کی جنگ کے بعد ہماری فوج لڑنے کے لئے بالکل ناقابل اور نارضامند ہے - یہ ہے وہ بنیادی سبب سادہ ، صریح اور انتہائی درجے تلخ اور تکلیف دہ لیکن سو فیصدی واضح کہ ایک سامراجی لٹیرے کے پہلو بہ پہلو رہتے ہوئے جب اس نے ہمارا گلا دبا رکھا ہے تو ہم امن کی ان شرائط پر دستخط کرنے کے لئے کیوں مجبور ہیں - یہی وجہ ہے کہ میں پورے احساس ذمے داری سے کہتا ہوں اور دہراتا ہوں کہ سوویت حکومت کا واحد رکن بھی اس ذمے داری سے گریز نہیں کر سکتا - بلاشبہ مزدوروں ، کسانوں اور سپاہیوں سے یہ کہنا دلچسپ اور آسان ہے ، یہ دیکھنا دلچسپ اور آسان ہے کہ اکتوبر مسلح بغاوت کے بعد سے انقلاب کس طرح آگے بڑھ رہا ہے ، لیکن جب ہمیں ایک تلخ تکلیف دہ ناقابل انکار حقیقت — انقلابی جنگ کے عدم امکان — کو تسلیم کرنا پڑ رہا ہے تو پھر اس ذمے داری سے کترانا ناقابل اجازت ہے اور ہمیں صاف گوئی کے ساتھ اس ذمے داری کو پوری کرنا چاہئے - میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں ، میں اپنے فرض کی ادائگی کے لئے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ صاف صاف

Scanned by CamScanner

بیان کر دوں کہ حالات کیسے ھیں ، اور اس لئے مجھے یقین ھے کہ روس کے محنت کشوں کا طبقہ جو جانتا ھے کہ جنگ کیا شے ھے ، محنت کش لوگوں نے اس کے لئے کیا قیمت ادا کی ھے ، اور جنگ نے کس حد تک انھیں چوس لیا ھے ، وہ ھماری طرح امن کی ان شرائط کی بے مثال سختی ، بےھودگی اور ذلت کو تسلیم کرتے ھیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ ھمارے رویے کو حق بجانب قرار دینگے - اس پر میں ایک لمحے کےلئے بھی شبہ نہیں کر سکتا - وہ کہیںگے : آپ نے فوری اور منصفانہ امن کی شرائط پیش کرنے کا بیڑہ اٹھایا ، آپ کو امن ملتوی کرنے کی غرض سے ھر امکان سے فائدہ اٹھانا چاھئے تھا تاکہ یہ دیکھ لیا جائے کہ آیا دوسرے ملک ھمارے ساتھ شریک ھوتے ھیں ، آیا یورپ کا پرولیتاریہ ھمارا ھاتھ بٹاتا ھے جس کی مدد کے بغیر ھم پائدار اشتراکی فتح حاصل نہیں کر سکتے - ھم نے گفت‌وشنید کو طول دینے کی ھر ممکن کوشش کی ، ھم نے امکان سے زیادہ کیا ، ھم نے یہ کیا کہ بریست کی بات‌چیت کے بعد حالت جنگ کے خاتمے کا اعلان کر دیا، اس لئے کہ ھم میں سے بہت‌سوں کو اعتماد تھا کہ جرمنی میں حالت ایسی نہیں ھوگی کہ وہ اسے روس پر ظالمانہ اور وحشیانہ حملہ کرنے کی اجازت دے۔ اس مرتبہ ھمیں بڑی شکست برداشت کرنی پڑی اور اس شکست کو ھمیں تسلیم کرنے کے اھل ھونا چاھئے - ھاں ابھی تک انقلاب مسلسل ایک کامرانی کے بعد دوسری کامرانی کی راہ سے گزرتا ھوا بلندی پر چڑھتا رھا ھے ، اب اسے شکست دیکھنا پڑی ھے - جرمن مزدور طبقے کی تحریک جو بڑی تیزی سے شروع ھوئی تھی اب وقتی طور پر رکی ھوئی نظر آتی ھے - ھم جانتے ھیں کہ اس تحریک کے بنیادی اسباب ختم نہیں ھوئے ، وہ بڑھ رھے ھیں اور لازمی طور پر بڑھتے جائیں‌گے کیوں‌کہ سخت اذیت‌رساں جنگ طول پکڑتی جا رھی ھے ، کیوں‌کہ سامراج کی بربریت کا پردہ زیادہ پوری طرح اور صراحت سے فاش ھو رھا ھے اور ان لوگوں کی بھی آنکھیں کھول رھا ھے جو سیاست سے بہت دور نظر آتے تھے یا اشتراکی پالیسی سمجھنے کے قابل نہ تھے - یہی وجہ ھے کہ ایسی خطرناک اور مایوس‌کن حالت پیدا ھوئی جو ھمیں اس وقت امن قبول کرنے پر مجبور کر رھی ھے اور جو محنت‌کش عوام کو یہ کہنے پر مجبور

کرےگی: ہاں، ان کا عمل صحیح ہے، منصفانہ امن تجویز کرنے کی خاطر انھوں نے سب کچھ کر لیا، انھیں انتہائی جابرانہ اور بدقسمت امن پر راضی ہونا پڑا کیونکہ ملک کے سامنے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ جرمنوں کی حالت ایسی ہے کہ وہ سوویت اقتدار کے خلاف زندگی اور موت کی جدوجہد پر مجبور ہیں، اگر اس وقت انھوں نے پیٹروگراد اور ماسکو کی جانب پیش‌قدمی کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ایک خونی قزاقانہ جنگ میں برطانیہ سے الجھے ہوئے ہیں، اور اس لئے بھی کہ ان کے ہاں اندرونی بحران ہے۔ جب مجھ سے کہا جاتا ہے کہ جرمن کل یا اس کے اگلے دن ہمیں اس سے بھی بدتر شرائط پیش کر سکتے ہیں تو میرا یہ جواب ہوتا ہے کہ اس کےلئے ہمیں تیار رہنا چاہئے، یہ قدرتی بات ہے کہ وحشی لٹیروں کے پہلوبہ‌پہلو رہتے ہوئے سوویت ریپبلک کو ہر لمحے حملے کا خطرہ ہے۔ اگر آج ہم اس کا جنگ سے جواب نہیں دے سکتے تو یہ اس لئے ہے کہ ہمارے پاس قوتوں کی کمی ہے اور جنگ صرف عوام کے تعاون سے ہی لڑی جا سکتی ہے۔ اگر کئی رفیق انقلاب کی کامیابیوں کی وجہ سے اس کے برعکس کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ عام مظہر ہے، یہ اصل عوام کی مرضی اور رائے کا اظہار نہیں کرتا۔ اگر آپ اصلی محنت‌کشوں کے طبقے، مزدوروں اور کسانوں کے پاس جائیں تو آپ ایک ہی جواب سنیں‌گے کہ ہم جنگ لڑنے کے قابل نہیں ہیں، ہمارے اندر جسمانی طاقت نہیں، خون سے ہمارا دم گھٹ رہا ہے — جیسا کہ ایک سپاہی نے کہا۔ عوام ہمیں سمجھیں گے۔ اور اس جبریہ اور بےمثال سخت امن کو قبول کرنے کی ہماری تائید کریں‌گے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ عوام کے ابھار کےلئے جس مہلت کی ضرورت ہے وہ مختصر نہ ہو لیکن لوگ جو انقلاب کے ابھار کے دور میں انقلابی لڑائیوں کے طویل برسوں سے گزرے ہیں اور اس عہد سے بھی جب انقلاب پر تنزل آیا، جب انقلابی اپیلوں کا عوام نے جواب نہیں دیا، وہ جانتے ہیں کہ بہرصورت انقلاب ہمیشہ نئی توانائی کے ساتھ بلند ہوا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں: ہاں، عوام اس وقت ایسی حالت میں نہیں ہیں کہ جنگ لڑیں، اس وقت سوویت حکومت کے ہر نمائندے کا فرض ہے کہ وہ لوگوں سے براہ‌راست پوری تلخ صداقت

Scanned by CamScanner

کبھی - انسانی مصائب کا ، تین سال کی جنگ اور زارشاہی کا چھوڑ ہوا ناقابل برداشت انتشار کا زمانہ گزر جائے گا ، لوگ دوبارہ قوت حاصل کریں گے ،، مزاحمت کرنے کے قابل ہوجائیں گے - اس وقت ہم ظالم سے دوچار ہیں ظاہر ہے کہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ ظلم کا جواب انقلابی جنگ سے ، مسلح بغاوت سے دیا جائے لیکن بدقسمتی سے تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ ظلم کا بغاوت سے جواب دینا ہمیشہ ممکن نہیں - لیکن مسلح بغاوت سے پرہیز کرنے کا مطلب انقلاب سے پرہیز کرنا نہیں ہے - آپ اس اشتعال کے شکار نہ ہوں جو بورژوا اخبارات اور سوویت اقتدار کے دشمنوں کی جانب سے کیا جا رہا ہے - جی ہاں ، وہ صرف ،، مکروہ امن ،، کی باتیں کرتے ہیں اور امن کے متعلق ،، شرم ،، کا نعرہ بلند کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ بڑی خوشی سے جرمن فاتحوں کا خیرمقدم کر رہے ہیں - ان کا کہنا ہے : ،، آخرکار اب جرمن آئیں گے اور ہمارے لئے نظم‌ونسق بحال کریں گے ،، — وہ یہ چاہتے ہیں اور اس لئے ،، مکروہ امن ، بدنام امن ،، کا دانہ جال میں ڈال کر ہمیں پھانسنے کی کوشش کر رہے ہیں - ان کی خواہش ہے کہ سوویت حکومت جنگ لڑے ، انسنی جنگ - حالانکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جنگ لڑنے کے لئے ہمارے پاس طاقت کی کمی ہے - وہ ہمیں جرمن سامراجیوں کی مکمل غلامی کے چنگل میں گھسیٹ رہے ہیں تاکہ وہ جرمن پولیس‌والوں سے لین دین کرسکیں ، لیکن اس طرح وہ اپنے طبقاتی مفادات کا اظہار کرتے ہیں اس‌لئے کہ انہیں علم ہے کہ سوویت حکومت مضبوط ہو رہی ہے - امن کے خلاف یہ آوازیں ، یہ چیخ‌وپکار میری رائے میں اس حقیقت کا بہترین ثبوت ہیں کہ جو لوگ اس امن کو مسترد کرتے ہیں وہ نہ صرف بے جا خوش‌فہمیوں سے اپنے دل بہلا رہے ہیں بلکہ اشتعال کا شکار ہوگئے ہیں - نہیں ، ہمیں اس تباہ‌کن سچائی کا پوری طرح سامنا کرنا چاہئے : ہمارے دوبدو ظالم کھڑا ہے اور ہمارا گلا دبائے ہوئے ہے ، جہاں تک لڑنے کا سوال ہے ہم انقلابی جدوجہد کے تمام ذرائع استعمال کریں گے - تاہم ، اس وقت ہماری حالت انتہائی مشکل ہے ، ہمارا اتحادی ہماری فوراً مدد نہیں کر سکتا ، بین‌الاقوامی پرولیتاریہ ابھی ہماری مدد کے لئے نہیں آسکتا ، لیکن وہ آئے گا - یہ انقلابی تحریک جو آج دشمن کا مسلح مقابلہ نہیں کرسکتی ،

بڑھ رہی ہے ، اور بعد میں مقابلہ کرے گی ، دشمن کا مقابلہ ضرور کرے گی۔
(تحسین و آفرین کی صدائیں) -

اس تقریر کی مختصر رپورٹ ۲۵ (۱۲) فروری ۱۹۱۸ء کو ''پراودا'' کے شمارے ۳۵ (شام کی اشاعت) میں شائع ہوئی -
مکمل شکل میں پہلی بار ۱۹۲۶ء میں ن - لینن (و - اولیانوف) کے مجموعۂ تصانیف کی جلد ۲۰ کے دوسرے حصے میں چھپی -

لینن کا مجموعۂ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳۵ ، صفحات ۳۷۶ — ۳۸۰ -

Scanned by CamScanner

بدنصیب امن

(اقتباس)

جب مضبوط نے کمزور کا گلا دبا رکھا ہو تو ایک بدنصیب، بےحد سخت، انتہائی ذلت‌آمیز امن پر دستخط کرنا ناقابل یقین طور پر بےمثال مشکل ہے۔ لیکن مایوسی کا شکار ہو جانا ناروا ہے، یہ بھول جانا بھی ناروا ہے کہ تاریخ میں اس سے بھی زیادہ ذلت‌آمیز، بدنصیب، سخت امن کی شرائط کی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن اس کے باوجود عوام جنہیں ظالم حکمرانوں کی بربریت نے کچل دیا تھا پھر سنبھلے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

ولہیلم روس کو جتنا کچل رہا ہے، اسے ذلیل کر رہا ہے اس سے کہیں زیادہ نپولین اول نے پروشیا کو کچلا اور ذلیل کیا تھا (۲۲)۔ برسوں تک نپولین اول براعظم پر مکمل طور پر کامراں رہا، پروشیا میں اس کی فتح روس میں ولہیلم کی فتح کے مقابلے کہیں زیادہ فیصلہ کن تھی۔ لیکن چند برسوں کے بعد پروشیا نے سنبھالا لیا اور جنگ‌آزادی کے ذریعے، لٹیری ریاستوں کی امداد سے جو نپولین کے خلاف کسی لحاظ سے بھی جنگ آزادی نہیں بلکہ سامراجی جنگ لڑ رہی تھیں، نپولین کے طوق‌غلامی کو اتار پھینکا۔

نپولین کی سامراجی جنگیں برسوں تک جاری رہیں، وہ ایک پورے عہد پر محیط رہیں اور انھوں نے سامراجی * تعلقات اور قومی آزادی کی

---

* یہاں سامراج سے میری مراد عام طور پر غیر ملکوں کی لوٹ‌مار ہے اور سامراجی جنگ سے اس لوٹ‌مار کی تقسیم کے لئے لٹیروں کی جنگ۔

تحریکوں کے تانے بانے کے انتہائی پیچیدہ نمونے کا اظہار کیا۔ نتیجے میں اس تمام دور سے گزر کر جو جنگوں اور المیوں (تمام لوگوں کے لئے المیے) سے غیرمعمولی طور پر بھرا پڑا تھا، تاریخ نے جاگیرداری سے "آزاد" سرمایہ‌داری کی جانب آگے قدم بڑھایا۔

اب تاریخ اور زیادہ تیزی سے پیش‌قدمی کر رہی ہے، پوری کی پوری قوموں کے المیے جنھیں سامراجی جنگ کچل رہی ہے یا جو کچل دی جا چکی ہیں کہیں زیادہ بےانتہا خوفناک ہیں۔ سامراجی اور قومی آزادی کے رجحانات، تحریکوں اور تمناؤں کے تانے بانے بھی دیکھنے میں آتے ہیں، لیکن اس زبردست فرق کے ساتھ کہ قومی آزادی کی تحریکیں بےحد کمزور ہیں اور سامراجی قوتیں بےحد مضبوط ہیں۔ لیکن تاریخ بھی ثابت‌قدمی سے آگے بڑھ رہی ہے اور تمام ترقی‌یافتہ ملکوں کے اندر — ہر چیز کے باوجود — اشتراکی انقلاب پختہ ہو رہا ہے جو پچھلے بورژوا انقلاب کے مقابلے میں بےپایاں زیادہ گہرا، عوام سے قریب‌تر اور بہت زیادہ طاقتور انقلاب ہے۔

اس لئے پھر، ایک بار پھر: سب سے زیادہ ناقابل‌اجازت بات مایوسی ہے۔ امن کی شرائط ناقابل‌برداشت حد تک سخت ہیں۔ اس کے باوجود تاریخ اپنا رنگ دکھلائےگی اور ہمیں امداد — اگرچہ اتنی جلد نہیں جتنی کہ ہم چاہتے ہیں — دوسرے ملکوں میں مسلسل پختہ ہونےوالے اشتراکی انقلاب کی شکل میں ملےگی۔

لٹیرا ہمارا محاصرہ کئے ہوئے ہے، وہ ہم پر ظلم ڈھا رہا ہے، ہمیں ذلیل کر رہا ہے — ہم یہ سب بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ دنیا میں ہم تنہا نہیں ہیں۔ ہمارے دوست اور مددگار موجود ہیں۔ ہمارے وفادار حامی موجود ہیں۔ ان کی مرضی سے بالا کئی وجوہات کی بنا پر انھیں دیر ہو گئی ہے، لیکن وہ ضرور ہماری مدد کریں گے۔

آئیے، تنظیم، تنظیم، ایک بار پھر تنظیم کا کام کریں! تمام آزمائشوں کے باوجود مستقبل ہمارا ہے۔

"پراودا"، شمارہ ۳۴، ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء

لینن کا مجموعہ تصانیف،
پانچواں روسی ایڈیشن،
جلد ۳۵، صفحات ۳۸۲

علحدہ اور الحاق پذیر امن کے سوال پر روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کا رویہ

عزیز رفیقو !

مرکزی کمیٹی کا تنظیمی بیورو یہ ضروری خیال کرتا ہے کہ ان مقاصد کی تشریح آپ کو پیش کی جائے جن کی وجہ سے مرکزی کمیٹی نے جرمن حکومت کی تجویز کی ہوئی امن کی شرائط منظور کیں - رفیقو، تنظیمی بیورو یہ تشریح اس لئے پیش کر رہا ہے کہ پارٹی کے تمام رفقا مرکزی کمیٹی کے نقطۂ نظر سے بخوبی واقف ہو جائیں جو دو کانگریسوں کے درمیان مدت میں کل پارٹی کی نمائندگی کرتی ہے -

تنظیمی بیورو یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ امن کی شرائط پر دستخط کرنے کے سوال کے سلسلے میں مرکزی کمیٹی متفق نہیں تھی - بہرحال ، چونکہ فیصلہ کر لیا گیا ہے لہذا پوری پارٹی کو اس کی تائید کرنا چاہئے - چند دنوں بعد پارٹی کانگریس منعقد ہونےوالی ہے ، اس وقت ہی اس سوال کا فیصلہ کرنا ممکن ہوگا کہ مرکزی کمیٹی نے کس حدتک صحیح طور پر پوری پارٹی کے اصلی رویے کا اظہار کیا ہے - کانگریس تک تمام پارٹی ممبر اپنے پارٹی فریضے کی طرح اور ہماری پارٹی کی صفوں میں اتحاد قائم رکھنے کی خاطر اپنے مرکزی رہنما ادارے یعنی پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے فیصلوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں -

موجودہ لمحے (۲۴ فروری ۱۹۱۸ ء) جرمنی کے ساتھ الحاقی اور بے انتہا سخت معاہدۂ امن پر دستخط کرنے کی خالص وجہ بنیادی طور پر یہ حقیقت ہے کہ ہمارے پاس فوج نہیں ہے اور ہم اپنی مدافعت نہیں کر سکتے -

Scanned by CamScanner

ہر شخص جانتا ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء سے، پرولیتاریہ اور غریب کسانوں کی آمریت کی فتح کے بعد سے ہم سب کیوں مدافعت پسند، مادروطن کی مدافعت کے حامی ہوگئے ہیں۔

مادروطن کے دفاع کے نقطہ نظر سے ہمارے لئے یہ ناقابل اجازت ہے کہ جب ہمارے پاس فوج نہیں ہے اور دشمن سر سے پیر تک مسلح ہے اور خوب تیار بھی ہے تو ہم اپنے آپ کو مسلح تصادم میں پھنسنے دیں۔

سوویت اشتراکی ریپبلک کبھی جنگ نہیں لڑ سکتی جب کہ مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کی صریحاً بھاری اکثریت، جنھوں نے سوویتوں کے نمائندے منتخب کئے ہیں، جنگ کے خلاف ہے۔ یہ اندھی جوئے بازی ہوگی۔ لیکن یہ بالکل مختلف بات ہوگی اگر یہ جنگ ختم کر دی جائے، خواہ امن کی شرائط انتہائی سخت ہوں اور جرمن سامراج پھر روس کے خلاف جارحانہ جنگ شروع کرنے کا فیصلہ کرے تو ممکن ہے کہ ایسی صورت میں سوویتوں کی اکثریت جنگ کی حمایت کرے۔

آج جنگ لڑنے کا مطلب خارجی طور پر روسی بورژوازی کے اشتعال کے جال میں پھنسنا ہوگا۔ وہ بخوبی جانتا ہے کہ اس لمحے روس بے کس ہے اور جرمن فوج کی قلیل تعداد بھی اسے بری طرح شکست دے سکتی ہے، اس کے لئے بس یہ کافی ہوگا کہ وہ ریلوں کے خاص خاص راستے منقطع کر دیں تاکہ پیتروگراد اور ماسکو کو بھوکوں مار کر ہتیار ڈلوا دے۔ بورژوازی جنگ چاہتا ہے اس لئے کہ اس کا مقصد سوویت اقتدار کا تختہ الٹنا اور جرمن بورژوازی کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ہے۔ دوینسک، ریژیتسا، ویندین، گپسال، منسک اور دریسا میں جب جرمن فوجیں داخل ہوئیں تو بورژوازی نے خوب خوشیاں منائیں — اس سے ہمارے خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔

موجودہ لمحے انقلابی جنگ کی مدافعت کھوکھلی انقلابی لفاظی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ فوج کے بغیر اور انتہائی سنجیدہ معاشی تیاری کی غیرموجودگی میں ایک تباہ شدہ کسان ملک کے لئے ترقی یافتہ سامراج کے خلاف جدید جنگ لڑنا ناممکن ہے۔ بلاشبہ جرمن سامراج کی مزاحمت کرنا ضروری ہے، ورنہ وہ ہمیں کچل ڈالے گا، اپنا قیدی بنا لے گا۔ لیکن اس کے باوجود خاص طور پر مسلح بغاوت کے ذریعہ مزاحمت کا مطالبہ کرنا کھوکھلی لفاظی ہے، خصوصاً اب جب کہ ہمارے لئے ایسی مزاحمت

صریحاً مایوس کن ہوگی اور جرمن اور روسی بورژوازی سو فیصدی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس لمحے بین الاقوامی اشتراکی تحریک کی حمایت کے نام پر انقلابی جنگ کی تائید میں حجت کرنا بھی ایسی ہی کھوکھلی لفاظی ہے۔ اگر ہم نے بے وقت جنگ قبول کرکے جرمن سامراج کے لئے سوویت رپبلک کو کچلنا آسان بنا دیا تو اس سے جرمن اور بین الاقوامی مزدور تحریک کو اور اشتراکیت کے مقصد کو مدد نہیں ملے گی بلکہ نقصان پہنچے گا۔ ہمیں ہمہ پہلو، ثابت قدم اور باقاعدہ کام کے ذریعے تمام ملکوں کے صرف انقلابی بین الاقوامیت پسندوں کی مدد ضرور کرنی چاہئے لیکن مسلح بغاوت کرنے کا جوا کھیلنا جو سراسر جوا ہے مارکسیسٹ کو زیب نہیں دیتا۔

اگر لیب کنیخت دو یا تین ہفتوں میں فتحیاب ہو گئے (جو ممکن ہے) تو وہ یقینی ہمیں تمام مشکلات کی دلدل سے باہر نکال لیں گے۔ لیکن اگر ہم لوگوں کو یہ یقین دلائیں کہ لیب کنیخت یقینی اور اٹل طور پر دو یا تین ہفتوں میں کامیابی حاصل کر لیں گے تو یہ محض حماقت ہوگی اور تمام ملکوں کے محنت کشوں کی اخوت کے عظیم نعرے کی نری تضحیک بھی۔ دراصل اس طرح کی دلیلیں دے کر ہم ایک عظیم نعرے "ہم عالمی انقلاب پر بھروسہ کرتے ہیں" کو کھوکھلی لفاظی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

خارجی طور پر حالت ۱۹۰۷ء کے موسم گرما کی طرح ہے۔ اس وقت روسی شاہ پرست استولیپین تھا جس نے ہمیں کچلا تھا اور اپنا قیدی بنایا تھا۔ آج یہ جرمن سامراجی ہیں۔ تب فوری مسلح بغاوت کا نعرہ، جس کی بدقسمتی سے پوری اشتراکی انقلابی پارٹی (۲۳) نے تائید کی، کھوکھلی لفاظی ثابت ہوا۔ آج، اس لمحے انقلابی جنگ کا نعرہ بھی سراسر کھوکھلی لفاظی ہے اور یہ بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں کے لئے جاذب نظر بن گیا ہے جو دائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں کے دلائل دھراتے ہیں۔ ہم جرمن سامراج کے قیدی ہیں اور عالمی سامراج کے اس سرغنے کا تختہ الٹنے کے لئے ہمارے سامنے ایک طویل اور سخت جدوجہد ہے۔ یہ جدوجہد بلاشبہ اشتراکیت کے واسطے فیصلہ کن لڑائی ہے، لیکن اس جدوجہد کو سامراج کے سرغنے کے خلاف آج مسلح بغاوت سے شروع کرنا ایسی جوئے بازی ہے جس کا کوئی بھی مارکسیسٹ بیڑا نہیں اٹھا سکتا۔

Scanned by CamScanner

ملک کی دفاعی قوت کی باقاعدہ ، باستقلال اور ہمہ پہلو تعمیر ، ہر جگہ رضاکارانہ ضبط ، تکلیف دہ شکست کو ملک کی معاشی ترقی اور سوویت اقتدار کے استحکام کے لئے زندگی کے تمام شعبوں میں ضبط بہتر بنانے کی خاطر استعمال کرنا — یہ ہے آج کا فریضہ ، یہ ہے انقلابی جنگ کی تیاری کا الفاظ سے نہیں عمل سے ہموار کرنے کا راستہ۔

نتیجے کے طور پر تنظیمی بیورو یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ چونکہ جرمن سامراج کی پیش قدمی ابھی تک رکی نہیں ہے ، تمام پارٹی ممبروں کو چاہئے کہ وہ ترتیب کے ساتھ اس کی پسپائی منظم کریں۔ اگر سخت ترین امن کے عہدنامے پر دستخط کرنا اور نئی لڑائیوں کی تیاری کے لئے وقت حاصل کرنا ناممکن ہوا تو ایسی صورت میں ہماری پارٹی کو بھرپور مزاحمت کی ہر کوشش کرنے کی ضرورت پر زور دینا چاہئے۔

اگر ہم تنظیمی کام کے لئے وقت حاصل کرسکتے ہیں ، خواہ وہ مختصر مہلت ہی کیوں نہ ہو ، تو اسے پانے کے لئے سب کچھ کرنا چاہئے۔ اگر ہمیں وقفہ نہیں دیا جاتا تو پھر ہماری پارٹی کو عوام سے اپیل کرنا چاہئے کہ وہ لڑیں اور انتہائی توانائی کے ساتھ اپنا دفاع کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ تمام پارٹی ممبر پارٹی کے لئے ، اپنے ملک کے مزدور طبقے کے لئے ، عوام اور پرولیتاریہ کے لئے اپنا فرض ادا کریں گے۔ سوویت اقتدار کو محفوظ رکھ کر ہم تمام دنیا کے پرولیتاریہ کو ان کے اپنے بورژوازی کے خلاف انتہائی سخت جدوجہد میں بہترین اور سب سے زیادہ کارگر مدد دے رہے ہیں۔ آج روس میں سوویت اقتدار کے انہدام سے بڑھ کر اشتراکیت کے مقصد کو اور کوئی دوسری ضرب نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

رفیقانہ تہنیت کے ساتھ
روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بولشویک)
کی مرکزی کمیٹی کا تنظیمی بیورو

۲۴ فروری ۱۹۱۸ء کو لکھا گیا۔
۲۶ (۱۳) فروری ۱۹۱۸ء کو ''پراودا'' کے شمارے ۳۵ میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳۵ ، صفحات ۳۸۹ — ۳۹۲۔

ایک تکلیف دہ لیکن ضروری سبق

۱۸ فروری سے ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء تک کا ہفتہ ایسا ہفتہ ہے جو روسی — اور بین الاقوامی — انقلاب کی تاریخ میں ایک عظیم تاریخی نقطہ تغیر کی حیثیت سے یاد رہے گا۔

۲۷ فروری ۱۹۱۷ء کو روسی پرولیتاریہ نے کسانوں کے ایک حصے کے ساتھ مل کر جنھیں جنگ کی رفتار نے بیدار کر دیا تھا اور بورژوازی کے ساتھ بھی مل کر بادشاہت کا تختہ الٹ دیا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۱۷ء کو پرولیتاریہ نے سامراجی بورژوازی کی مطلق حکمرانی ختم کردی اور اقتدار پیٹی بورژوا نمائندوں کو سپرد کر دیا جو بورژوازی سے سمجھوتےبازی کے حامی تھے۔ ۳ جولائی کو شہری پرولیتاریہ نے خود رو مظاہرہ کرکے سمجھوتےباز حکومت کو سخت دھکا پہنچایا اور ۲۵ اکتوبر کو پرولیتاریہ نے اس حکومت کا تختہ الٹ دیا اور پرولیتاریہ اور غریب کسانوں کی آمریت قائم کر لی۔

اس فتح کی خانہ‌جنگی کے دوران مدافعت کرنا پڑی۔ گاتچینا کے قریب کیرینسکی پر فتح سے لےکر بورژوازی، یونکروں (۲۴) اور ماسکو، ارکوتسک، اورینبرگ اور کیئف کے انقلاب دشمن کزاکوں کے ایک حصے پر کامرانیوں کے سلسلے تک اور روستوف بر دریائے دون میں کالیدین، کورنیلوف اور الیکسیئف (۲۵) پر فتحیابی تک تقریباً تین ماہ صرف ہوئے۔

Scanned by CamScanner

پھر پرولیتاری مسلح بغاوت کے شعلے فنلینڈ میں بھڑکے اور یہ آگ رومانیہ میں بھی پھیلی -

روس کے اندر کامیابیاں نسبتاً آسانی سے حاصل ہوئیں کیونکہ دشمن کو ٹیکنکی اور تنظیمی برتری حاصل نہیں تھی اور اس کے علاوہ اس کی کوئی پختہ معاشی بنیاد یا عوام میں حمایت بھی موجود نہیں تھی - یہ کامیابیاں جتنی آسانی سے ہوئیں انھوں نے لازمی طور پر کئی رہنماؤں کا دماغ خراب کر دیا - ان کا ذھنی مزاج یہ رہا ہے : '' زندہ باد ، پائندہ باد ! ''

انھوں نے وسیع پیمانے پر فوج کے انتشار کو نظرانداز کیا جو خود بخود تیزی سے سبکدوش ہو رہی تھی اور محاذ کو چھوڑ رہی تھی - انقلابی لفاظی سے وہ مست ہوگئے تھے - اسے انھوں نے عالمی سامراج کے خلاف جدوجہد میں استعمال کیا - انھوں نے سامراجی دباؤ سے روس کی عارضی '' آزادی '' کو غلط طور پر حسب معمول سمجھا اگرچہ درحقیقت یہ '' آزادی '' جرمن اور برطانوی فرانسیسی لٹیروں کے درمیان جنگ کے عارضی وقفے کی وجہ سے نصیب ہوئی تھی - وہ اس غلطفہمی میں تھے کہ عام ہڑتالیں جو آسٹریا اور جرمنی میں شروع ہوئیں وہ انقلاب ہیں اور وہ گویا ھمیں جرمن سامراج کے سنجیدہ خطرے سے نجات دلا دیں گی - سنجیدہ ، مؤثر ، ثابت‌قدم کام کے ذریعے جرمن انقلاب کو مدد دینے کے بجائے جس کا جنم ایک مخصوص مشکل اور تکلیف‌دہ حالت میں ہو رہا ہے ، ہمارے درمیان ایسے لوگ بھی ھیں جو یہ کہہ کر ہاتھ ہلاتے رہے ھیں — '' جرمن سامراجی ہمارا کیا بگاڑ سکتے ھیں جب لیب کنیخت ہمارے ساتھ ہے ، ہم فوراً انھیں لات مارکر نکالدیں‌گے ! ''

۱۸ فروری سے لےکر ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء تک کا ہفتہ ، دوینسک کی تسخیر سے پسکوف کی تسخیر تک (جو بعد میں دوبارہ مسخر کر لیا گیا) ، سوویت اشتراکی ریپبلک کے خلاف سامراجی جرمنی کی فوجی پیش‌قدمی کا ہفتہ ایک تلخ ، المناک اور تکلیف‌دہ سبق تھا لیکن وہ ضروری ، مفید اور کارآمد بھی تھا - اگر تار اور ٹیلی‌فون کی دو قسم کی اطلاعات کا ایک دوسرے سے مقابلہ کیا جائے جو گذشتہ ہفتے مرکزی حکومت کو موصول ہوئی ھیں تو وہ ھمیں بےحد سبق‌آموز نظر آئےگا ! ایک طرف '' تجویز قسم '' کی کھوکھلی انقلابی لفاظی کا بےروک سیلاب ہے — جسے اشٹینبرگ کی لفاظی کہا جا سکتا ہے ، اگر اس طرز کے

مہا کاج کے سلسلے میں مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے سنیچروالے اجلاس میں "بائیں بازو" کے (ھنہ ... ھنہ) اشتراکی انقلابی اشٹینبرگ کی تقریر کو یاد کیا جائے۔ دوسری طرف رجمنٹوں کی تکلیف دہ اور شرمناک اطلاعات ہیں جنھوں نے اپنی جگہ ڈٹے رہنے سے اور ناروا کی حد کا بھی دفاع کرنے سے انکار کر دیا اور پسپائی کی حالت میں ہر چیز کو تباہ کر دینے کے حکم کی نافرمانی کی — بھگ دوڑ، افراتفری، نالائقی، بےچارگی اور بےسلیقگی کا تو ذکر ہی کرنا فضول ہے۔

ایک تلخ، المناک، تکلیف دہ سبق لیکن ضروری، مفید اور کارآمد!

اس تاریخی سبق سے سوجھ بوجھ اور طبقاتی شعور رکھنےوالا مزدور تین پہلوؤں سے نتائج اخذ کرےگا — وطن کی حفاظت کے بارے میں ہمارا رویہ، اس کی دفاعی صلاحیت اور اشتراکی انقلابی جنگ، وہ حالات جن کی وجہ سے ہمارا تصادم عالمی سامراج سے ہو سکتا ہو، بین‌الاقوامی اشتراکی تحریک کے متعلق ہمارے رویے کے سوال کو صحیح طور پر پیش کرنا۔

۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء سے ہم مدافعت‌پسند ہیں اور رہے ہیں اور اس تاریخ سے ہم مادروطن کے دفاع کے علمبردار ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہم نے عمل سے دکھا دیا کہ ہم سامراج سے علحدہ ہو گئے ہیں۔ ہم نے سامراجی سازشوں کے گندے اور خون آلود عہدناموں کی مذمت کی اور انھیں شائع کیا۔ ہم نے اپنے بورژوازی کا تختہ الٹ دیا۔ جن قوموں پر ہم پہلے ظلم کیا کرتے تھے ہم نے انھیں آزادی دےدی۔ ہم نے لوگوں کو زمین حوالے کی اور مزدوروں کی نگرانی رائج کی۔ ہم روسی سوویت اشتراکی ریپبلک کی مدافعت کرنے کے حق میں ہیں۔

اور چونکہ ہم مادروطن کے دفاع کے حق میں ہیں اسی‌لئے ہم ملک کی دفاعی صلاحیت اور فوجی تیاری کے بارے میں سنجیدہ رویے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انقلابی جنگ سے متعلق انقلابی کھوکھلی لفاظی کے خلاف ہم سخت جدوجہد کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ انقلابی جنگ کےلئے طویل اور سنجیدہ تیاری کی ضرورت ہے اور اس کی ابتدا معاشی ترقی، ریلوں کی بحالی (اس لئے کہ ان کے بغیر جدید جنگ کھوکھلی لفاظی ہوگی) اور ہر جگہ انقلابی ضبط اور انفرادی ضبط سے ہونی چاہئے۔

مادروطن کے دفاع کے نقطۂ نظر سے ایسے وقت جب ہمارے پاس

۴۰

واقعی فوج نہیں ہے صریحاً برتر اور خوب تیار دشمن سے مسلح تصادم مول لینا جرم ہوگا۔ سادروطن کے دفاع کے نقطۂ نظر سے ہمیں انتہائی سخت، جابرانہ، وحشیانہ اور شرمناک امن طے کرنا پڑا ہے، اس لئے نہیں کہ سامراج کے سامنے "ہتیار ڈال دیں"، بلکہ اس واسطے کہ سامراج کے خلاف سنجیدہ اور موثر طریقے سے لڑنا سیکھیں اور اس کے لئے تیاری کریں۔

پہلے ہفتے روسی انقلاب عالمی تاریخی ارتقا کی بے حد بلند سطح تک پہنچ گیا۔ اس مدت میں تاریخ نے ترقی کی اور ایک ساتھ کئی زینے طے کئے۔

ابھی تک ہم خستہ حال اور حقیر قسم کے (عالمی سامراج کے معیار سے) دشمنوں سے دوچار رہے ہیں جن میں ایک احمق روسانوف (۲۶) تھا، دوسرا شیخی خور کیرینسکی، اور فوجی افسروں کے ٹولے اور بورژوازچیے۔ اب ہمارے دوبدو دیوپیکر عالمی سامراج ہے جو انتہائی منظم ہے، ٹیکنکی اعتبار سے خوب آراستہ ہے اور مہذب بھی ہے۔ اس دیوپیکر کے خلاف ہمیں لڑنا ہے۔ لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے خلاف کیسے لڑا جائے۔ ایک کسان ملک کو جسے تین برسوں کی جنگ نے بے مثال طور پر تباہ و برباد کر دیا ہے اور جہاں ابھی اشتراکی انقلاب شروع ہوا ہے اسے مسلح تصادم سے گریز کرنا چاہئے — جہاں تک ممکن ہے گریز کرنا چاہئے، بڑی سے بڑی قربانیاں دے کر بھی — تاکہ "آخری فیصلہ کن لڑائی" شروع ہونے سے پہلے کوئی کارآمد کام کیا جا سکے۔

یہ لڑائی صرف اس وقت شروع ہوگی جب کسی سربراہ سامراجی ملک میں اشتراکی انقلاب بپا ہوگا۔ یہ انقلاب بلاشبہ ماہ بہ ماہ، ہفتہ بہ ہفتہ پختہ‌تر اور مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس ارتقا کی مدد کرنا ضروری ہے۔ اور ہمیں یہ بھی جاننا چاہئے کہ کس طرح اس کی مدد کی جائے۔ اگر ہم نے اس کی پڑوسی سوویت اشتراکی ریپبلک کو ایسے وقت تباہ ہو جانے دیا جب اس کے پاس صریحاً کوئی فوج نہیں ہے تو اس سے اشتراکی انقلاب کی اس بڑھتی ہوئی قوت کو مدد نہیں ملے گی بلکہ اسے نقصان پہنچے گا۔

"ہمیں یورپ میں اشتراکی انقلاب کی فتح پر اعتماد ہے"، ہمیں اس

Scanned by CamScanner

عظیم نعرے کو کھوکھلی لفاظی میں تبدیل نہیں کرنا چاھئے۔ یہ صحیح نعرہ ھے اگر ھم اشتراکیت کی مکمل فتح کے طویل اور مشکل راستے کو پیش نظر رکھیں۔ پورے "اشتراکی انقلاب کے دور" کے تعلق سے یہ ایک مانی ھوئی فلسفیانہ تاریخی صداقت ھے۔ لیکن اگر کسی مجرد صداقت کا کسی بھی ٹھوس حالت پر اطلاق کیا جائے تو وہ کھوکھلی لفاظی ھوجاتی ھے۔ یہ مسلمہ بات ھے کہ "ھر ھڑتال میں سماجی انقلاب کے عناصر پوشیدہ ھوتے ھیں"۔ لیکن یہ سوچنا حماقت ھوگی کہ ھم ھڑتال سے براہ‌راست انقلاب کی منزل تک پہنچ سکتے ھیں۔ اگر ھم نے "یورپ میں اشتراکی انقلاب کی فتح پر اعتماد"، کیا اس معنی میں کہ قبل اس کے کہ جرمنوں کو پیتروگراد، ماسکو یا کیئف پہنچنے کا وقت ملے، قبل اس کے کہ وہ ھماری ریلوں کے نقل و حمل کو "ختم" کر دیں، ھم لوگوں کو یہ یقین دلائیں کہ آنےوالے چند ھفتوں میں یورپ میں انقلاب شروع ھو جائےگا اور ضرور کامیاب رھےگا تو یہ رویہ سنجیدہ بین‌الاقوامی انقلابیوں کا نہیں بلکہ سہم‌بازوں کا رویہ ھوگا۔

اگر لیب کنیخت دو یا تین ھفتوں میں بورژوازی پر فتح‌یاب ھو جائیں (جو ناممکن نہیں ھے) تو وہ ھمیں مشکلات کی دلدل سے باھر نکال لیں‌گے۔ اس میں مطلق شبہ نہیں۔ لیکن اگر ھم آج کے سامراج کے خلاف جدوجہد میں آج کےلئے اپنا طریقۂ کار اس امید پر مبنی کریں کہ شاید آنےوالے چند ھفتوں میں لیب کنیخت کامیاب ھو جائیں‌گے تو ھم صرف تضحیک کے مستحق ھوں‌گے۔ ھم آج کے عظیم ترین انقلابی نعروں کو انقلابی کھوکھلی لفاظی میں تبدیل کر دیں‌گے۔

مزدور رفیقو، انقلاب کے تکلیف‌دہ لیکن مفید سبق سے سیکھو! مادروطن کی مدافعت کےلئے، سوویت اشتراکی ریپبلک کی مدافعت کےلئے سنجیدگی سے، دم خم سے اور ثابت قدمی سے تیاری کرو!

"پراودا"، (شام کی اشاعت) ۲۵ (۱۲) فروری ۱۹۱۸ء۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۵، صفحات ۳۹۳

عجیب اور ھولناک

ھماری پارٹی کے ماسکو کے علاقائی بیورو نے ۲۴ فروری ۱۹۱۸ ء کی منظورشدہ اپنی ایک قرارداد میں مرکزی کمیٹی پر عدم‌اعتمادی ظاھر کی ھے ، اس کے ان فیصلوں کو ماننے سے انکار کیا ھے ''جن کا تعلق آسٹریا اور جرمنی کے ساتھ صلح کے عھدنامے کی شرائط پر عمل درآمد سے ھے ،، اور قرارداد کے '' تشریحی نوٹ ،، میں یہ اعلان کیا ھے کہ اس کی '' رائے میں مستقبل قریب میں پارٹی کے اندر پھوٹ مشکل ھی سے روکی جا سکتی ھے ۔ ،، *

---

* تجویز کا پورا متن یہ ھے : '' مرکزی کمیٹی کی سرگرمیوں پر بحث کرنے کے بعد روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبرپارٹی کا ماسکو علاقائی بیورو مرکزی کمیٹی پر اس کی سیاسی پالیسی اور ساخت کے پیش‌نظر اس پر عدم‌اعتمادی کا اظھار کرتا ھے اور پھلے موقع پر مطالبہ کرےگا کہ نئی مرکزی کمیٹی چنی جائے ۔ مزیدبراں ، ماسکو علاقائی بیورو مرکزی کمیٹی کے ان فیصلوں کا غیرمشروط طور پر تسلیم کرنے کا پابند نھیں ھوگا جن کا تعلق آسٹریا اور جرمنی کے ساتھ صلح کے عھدنامے کی شرائط پر عمل درآمد سے ھے ۔ ،، تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی ۔

Scanned by CamScanner

اس میں کوئی بات بالکل ہولناک ، یہاں تک کہ عجیب بھی نہیں ہے ۔ یہ قدرتی بات ہے کہ وہ رفیق جنھیں علحدہ امن کے سوال پر مرکزی کمیٹی سے سخت اختلاف ہے ، مرکزی کمیٹی کی سخت مذمت کریں اور پھوٹ کے ناگزیر ہونے پر اپنا یقین ظاہر کریں ۔ یہ سب پارٹی ممبروں کا جائز حق ہے اور بالکل قابل فہم ہے ۔

لیکن یہ بات عجیب اور ہولناک ہے ۔ قرارداد کے ساتھ ایک '' تشریحی نوٹ '' بھی نتھی کر دیا گیا ہے ۔ اس کا پورا متن یہ ہے :

'' ماسکو علاقائی بیورو کی رائے میں مستقبل قریب میں پارٹی کے اندر پھوٹ مشکل ہی سے روکی جا سکتی ہے ۔ وہ اپنا یہ فریضہ مقرر کرتا ہے کہ ان تمام ثابت‌قدم انقلابی کمیونسٹوں کو متحد کرنے میں مدد دے جو علحدہ امن طے کرنے کے حامیوں اور پارٹی میں اعتدال‌پسند موقع پرستوں دونوں کے خلاف ہیں ۔ عالمی انقلاب کے مفاد میں ہم سوویت اقتدار کھونے کے امکان کو مناسب سمجھ کر قبول کرتے ہیں جو اب بالکل رسمی ہوتا جا رہا ہے ۔ پہلے کی طرح ہمارا اولین فریضہ یہ ہے کہ دوسرے ملکوں میں اشتراکی انقلاب کے خیالات پھیلائیں اور مستقل مزاجی سے مزدوروں کی آمریت مستحکم کریں اور روس میں بورژوا انقلاب دشمنی کو بے‌رحمی سے کچلیں '' ۔

جن الفاظ کے نیچے خط کھنچا ہوا ہے یہی عجیب اور ہولناک ہیں ۔

ان ہی الفاظ میں معاملے کا جوہر پنہاں ہے ۔

ان الفاظ نے اس پالیسی کو حماقت میں بدل دیا ہے جسے قرارداد کے مصنفین نے پیش کرنا چاہا ہے ۔ یہ الفاظ بڑی صراحت سے ان کی غلطی کی جڑ کو فاش کرتے ہیں ۔

'' عالمی انقلاب کے مفاد میں ہم سوویت اقتدار کھونے کے امکان کو مناسب سمجھکر قبول کرتے ہیں ... '' یہ عجیب ہے اس لئے کہ مفروضے اور نتیجے کے درمیان کوئی بھی تعلق نہیں ہے ۔ '' عالمی انقلاب کے

Scanned by CamScanner

مفاد میں سوویت اقتدار کی فوجی شکست قبول کرنا مناسب ہے ،، — یہ خیال صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ، لیکن اسے عجیب نہیں کہا جا سکتا ۔ یہ پہلا نکتہ ہے ۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ سوویت اقتدار ,, اب بالکل رسمی ہوتا جا رہا ہے ،، ۔ یہ بات نہ صرف عجیب ہے بلکہ سراسر ہولناک ہے ۔ ظاہر ہے کہ قرارداد کے مصنفین نے اپنے آپ کو بری طرح الجھا لیا ہے ۔ ان کے ذہن کو سلجھانا پڑے گا ۔

جہاں تک پہلے نکتے کا تعلق ہے مصنفین کا صاف خیال یہ ہے کہ عالمی انقلاب کے مفاد میں جنگ میں شکست کے امکان کو قبول کرنا مناسب ہوگا جس کا نتیجہ سوویت اقتدار کے خاتمے کی شکل میں نکلے گا ، بہ الفاظ دیگر روس میں بورژوازی کی کامیابی میں ۔ یہ خیال ظاہر کر کے مصنفین بالواسطہ وہ صداقت تسلیم کر رہے ہیں جو میں نے اپنے مقالوں میں لکھی تھی (۸ جنوری ۱۹۱۸ء کو لکھے گئے اور ,, پراودا ،، میں ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء کو شائع ہوئے) * یعنی یہ کہ جرمنی کی پیش کی ہوئی امن کی شرائط کو قبول کرنے سے انکار کا نتیجہ روس کی شکست اور سوویت اقتدار کے خاتمے کی شکل میں نکلے گا ۔

سچائی کا ہمیشہ بول بالا ہوتا ہے ! میرے ,, انتہائی ،، مخالف ، ماسکو کے باسی جو پھوٹ کی دھمکی دے رہے ہیں اس کے پابند ہیں — کیونکہ وہ پھوٹ کی کھلم کھلا بات کرتے ہیں — کہ اپنے اصلی دلائل کو واضح طور پر پیش کریں ، وہ دلائل جنھیں انقلابی جنگ کے بارے میں کھوکھلی لفاظی تک محدود رہنےوالے لوگ خاموشی سے نظر انداز کرنا بہتر سمجھتے ہیں ۔ میرے مقالوں اور دلائل کا جوہر (کوئی بھی شخص جو ۷ جنوری ۱۹۱۸ء کے میرے مقالے غور سے پڑھنے کی تکلیف گوارا کر سکتا ہے یہ دیکھ سکتا ہے) یہ ہے کہ اس وقت ہمیں اس انتہائی سخت امن کو فوراً قبول کر لینا چاھئے اور ساتھ ساتھ انقلابی جنگ کے لئے سنجیدگی سے تیاری کرنا چاھئے (اس کے علاوہ ایسی سنجیدہ تیاری کے مفاد میں اسے قبول کرنا چاھئے) ۔ وہ لوگ جو انقلابی جنگ کے سلسلے میں عام لفاظی تک اپنے آپ کو محدود رکھتے ہیں میرے

---

* ملاحظہ کیجئے صفحات ۱۴ — ۵ (ایڈیٹر) ۔

Scanned by CamScanner

دلائل کے جوہر کو یا تو نظر انداز کرتے ہیں یا اسے دیکھ نہیں سکتے یا دیکھنا نہیں چاہتے - اس لئے سجھے اپنے '' انتہائی '' مخالفین ، ماسکو کے باسیوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہونا چاہئے جنھوں نے میرے دلائل کے جوہر کے بارے میں '' چپ کا روزہ '' توڑ دیا - ماسکووالوں نے سب سے پہلے ان کا جواب دیا -

ان کا جواب کیا ہے ؟

ان کا جواب میری ٹھوس دلیل کی صداقت کو تسلیم کرتا ہے - جی ہاں ، ماسکووالے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اگر ہم اس وقت جرمنوں سے لڑے * تو ہماری شکست یقینی ہوگی - جی ہاں ، اس شکست کا نتیجہ سوویت اقتدار کے خاتمے کی شکل میں نکلے گا -

میں اپنے '' انتہائی '' مخالفین ماسکو کے باسیوں کا تہہ دل سے باربار شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے میرے دلائل کے جوہر کے سلسلے میں '' چپ کا روزہ '' توڑا ، یعنی میرے اس ٹھوس بیان کے سلسلے میں کہ اگر ہم نے اسے فوراً قبول کر لیا تو جنگ کی حالت کیا ہوگی اور جنھوں نے جرأت سے میرے ٹھوس بیان کی صداقت تسلیم کی -

مزیدبراں ، میرے دلائل کو کس بنا پر مسترد کیا گیا ہے جن کی بنیادی صداقت ماسکووالے ماننے پر مجبور ہوئے ہیں ؟

اس بنا پر کہ عالمی انقلاب کے مفاد میں ہمیں سوویت اقتدار کا خاتمہ تسلیم کر لینا چاہئے -

عالمی انقلاب کے مفادات اس کا تقاضہ کیوں کرتے ہیں ؟ یہ ہے معاملے کی جڑ ، یہ ان لوگوں کی منطق کا جوہر ہے جو میرے دلائل کو رد کرنا چاہتے ہیں - اور اس اہم ترین ، بنیادی اور مرکزی نکتے کے

---

* جہاں تک اس جوابی دلیل کا تعلق ہے کہ لڑنے سے گریز کرنا بہر حال ناممکن تھا اس کا جواب واقعات دے چکے ہیں : ۸ جنوری کو میرے مقالے پڑھے گئے ، ۱۵ جنوری کو ہم امن حاصل کر سکتے تھے - مہلت کی یقینی ضمانت مل جاتی (اور ہمارے لئے قلیل ترین مہلت بھی بے انتہا اہم تھی مادی اور اخلاقی دونوں اعتبار سے کیوں کہ جرمنوں کو ایک نئی جنگ کا اعلان کرنا پڑتا) اگر ... اگر انقلابی لفاظی نہ ہوتی تو -

Scanned by CamScanner

متعلق قرارداد میں یا تشریحی نوٹ میں ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ قرارداد کے مصنفین کے پاس عام طور پر جانی پہچانی اور ناقابل تردید بات ,, روس میں بورژوا انقلاب دشمنی کو بےرحمی سے کچلیں ،، لکھنے کے واسطے وقت بھی تھا اور جگہ بھی (ایسی پالیسی کے طریقے اور ذرائع استعمال کرکے جس کا نتیجہ سوویت اقتدار کا خاتمہ ہے ؟) اور پارٹی میں تمام اعتدال پسند موقع پرستوں کی مخالفت کرنے کےلئے بھی — لیکن جو بات واقعی قابل بحث ہے اور جس کا تعلق ان کے مخالفین کے رویے کے جوہر سے ہے اس کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں ہے !

عجیب بات ہے ۔ انتہائی عجیب ۔ کیا اس پر قرارداد کے مصنفین اس لئے خاموش ہیں کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ نکتہ خاص طور پر ان کی دکھتی رگ ہے ؟ اگر واضح طور پر یوں بیان کر دیا جاتا (عالمی انقلاب کا مفاد اس کا مطالبہ کرتا ہے) تو اس کا مطلب اپنے آپ کو فاش کرنا ہوتا ...

کچھ بھی ہو ، ہمیں ان دلائل کو تلاش کرنا پڑےگا جو قرارداد کے مصنفین کےلئے شمع ہدایت بنے۔

شاید قرارداد کے مصنفین سمجھتے ہیں کہ عالمی انقلاب کے مفادات سامراجیوں سے کسی بھی قسم کا امن طے کرنے کو ممنوع قرار دیتے ہیں ؟ یہ رائے پیٹروگراد کے ایک جلسے میں امن کے بعض مخالفین نے ظاہر کی تھی لیکن جنہیں علحدہ امن پر اعتراض تھا ان کی بہت ہی چھوٹی سی اقلیت نے اس رائے کی حمایت کی۔ یہ واضح ہے کہ اس رائے کا نتیجہ بریست گفت‌وشنید کی ضرورت سے انکار اور امن کی نامنظوری ہے '' اگرچہ ،، اس کی بدولت پولینڈ ، لاتویا اور کورلینڈ واپس کیوں نہ مل جائیں ۔ اس خیال کا نقص (جسے مثال کے طور پر پیٹروگراد میں امن کے مخالفین کی اکثریت نے مسترد کر دیا) روز روشن کی طرح واضح ہے ۔ ایک اشتراکی ریپبلک جو سامراجی طاقتوں سے گھری ہوئی ہے اس نقطۂ نظر سے کسی قسم کے معاشی معاہدے نہیں کر سکتی ، چاند پر پرواز کئے بغیر اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتی۔

شاید مصنفین یہ خیال کرتے ہیں کہ عالمی انقلاب کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ اسے دھکا دیا جائے اور صرف جنگ ہی ایسا دھکا دے سکتی ہے ، امن ایسا ہرگز نہیں کر سکتا ، اس سے تو لوگوں کو یہ گمان ہو

Scanned by CamScanner

سکتا ہے کہ سامراج '' جائز بنایا '' جا رہا ہے ؟ اس '' نظریے '' کا مارکس‌ازم سے دور کا بھی واسطہ نہیں کیونکہ مارکس‌ازم ہمیشہ انقلابوں کو '' دھکا دینے '' کے خلاف ہے ، انقلاب طبقاتی تضادات کی شدت بڑھنے سے جنم لیتے ہیں - اس نظریے کا مطلب یہ خیال ہے کہ مسلح بغاوت ہمیشہ اور ہر حالت میں جدوجہد کی لازمی شکل ہے - لیکن درحقیقت عالمی انقلاب کے مفادات مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بورژوازی کا تختہ الٹنے کے بعد سوویت اقتدار اس انقلاب کی مدد کرے لیکن مدد کی ایسی شکل اختیار کرنی چاہئے جو اس کی اپنی طاقت کے مطابق ہو - خود اپنے ملک میں اس انقلاب کی شکست کا امکان قبول کرکے بین‌الاقوامی پیمانے پر اشتراکی انقلاب کو مدد دینا — ایسا خیال تو '' دھکا دینے '' کے نظریے سے بھی پیدا نہیں ہوتا -

شاید قرارداد کے مصنفین سمجھتے ہیں کہ جرمنی میں انقلاب شروع ہو چکا ہے اور کھلی قومی خانہ‌جنگی کی منزل تک پہنچ گیا ہے اور اس لئے اب ہمیں اپنی طاقت جرمن مزدوروں کی مدد پر صرف کرنا چاہئے ، جرمن انقلاب کو بچانے کے لئے خود تباہ ہو جانا چاہئے ('' سوویت اقتدار کھو کر '') جو فیصلہ کن جدوجہد شروع کرچکا ہے اور جو سخت حملوں سے دوچار ہے ؟ اس نظریے کے مطابق ہم تباہ ہو کر جرمن انقلاب دشمن قوتوں کے ایک حصے کو منحرف کر دیں گے اور اس طرح جرمن انقلاب کو بچا لیں گے -

اس منطق کے مطابق یہ بات بالکل قابل فہم ہے کہ شکست کے امکان کو اور سوویت اقتدار کے خاتمے کے امکان کو قبول کرنا نہ صرف '' مناسب '' ہے (جیسا کہ قرارداد کے مصنفین نے لکھا ہے) بلکہ صریحاً ضروری بھی - لیکن ظاہر ہے کہ ایسی منطق کا وجود نہیں ہے - جرمن انقلاب پختہ ضرور ہو رہا ہے لیکن وہ جرمنی میں ابھی تک پھوٹ پڑنے کی منزل تک یا جرمنی میں خانہ‌جنگی تک نہیں پہنچا ہے - '' سوویت اقتدار کھونے کے امکان کو قبول '' کرکے ہم ہرگز جرمن انقلاب کو پختگی تک پہنچنے میں مدد نہیں دیں گے بلکہ اس میں رکاوٹ ڈالیں گے - ہمارا یہ رویہ جرمن رجعت‌پرستی کے مفاد میں ہوگا ، ہم جرمنی میں اشتراکی تحریک میں رخنہ ڈال کر اور جرمن پرولیتاری اور نیم پرولیتاری عوام کی بڑی تعداد کو جس نے ابھی تک اشتراکیت قبول نہیں کی ہے اور جو

سوویت روس کی شکست سے خائف ہو سکتی ہے، جو اشتراکیت سے ڈر کر، ٹھیک اسی طرح جیسے برطانوی مزدور ۱۸۷۱ ء میں پیرس کمیون کی شکست سے (۲۷) بوکھلا گئے تھے، جرمن رجعت پرستی کی مدد کریں گے۔

انھیں آپ کتنا ھی الٹیں پلٹیں لیکن مصنفین کے دلائل میں آپ کو کوئی منطق نہیں ملےگی۔ اس خیال کی تائید میں ایسے کوئی قابلِ فہم دلائل نہیں ھیں کہ ''عالمی انقلاب کے مفاد میں ہم سوویت اقتدار کھونے کے امکان کو معقول سمجھتے ھیں''۔

''سوویت اقتدار اب بالکل رسمی ھوتا جارھا ھے''— یہ ھے جیسا کہ ہم دیکھتے ھیں، وہ ھولناک خیال جس کا اعلان ماسکو قرارداد کے مصنفین فرما رھے ھیں۔

چونکہ جرمن سامراج ھمیں تاوان ادا کرنے پر مجبور کر رھا ھے اور جرمنی کے خلاف پروپیگنڈہ اور پرچار کرنے سے ھمیں روکتا ھے تو سوویت اقتدار کی سب اھمیت ختم ھو جاتی ھے اور وہ ''خالص رسمی ھو جاتا ھے''۔ غالباً یہ ھے قرارداد کے مصنفین کے استدلال کی لائن۔ ھم نے ''غالباً'' اس لئے کہا کہ مصنفین نے اپنے مقالے کی تائید میں کوئی بھی واضح اور ٹھوس بات پیش نہیں کی ھے۔

گہری اور نا امید قنوطیت اور مکمل مایوسی — یہ ھے اس ''نظریے'' کا لب لباب کہ سوویت اقتدار کی اھمیت بالکل رسمی ھے اور ایسا طریقۂ کار جو سوویت اقتدار کے لئے خاتمے کا خطرہ پیدا کر سکتا ھے جائز ھے۔ کیونکہ کوئی دوسرا حل نہیں ھے تو سوویت اقتدار کو بھی تباہ ھونے دیا جائے — یہ ھے وہ جذبہ جس نے یہ شرمناک تجویز لکھوائی۔ نام نہاد ''معاشی'' دلائل جن سے بعض وقت ایسے خیالات کی پردہ پوشی کی جاتی ھے ان سے بھی یہی نا امید قنوطیت ٹپکتی ھے: یہ کس قسم کی سوویت ریپبلک ھے — اشارہ یہ ھے — اس سے کب صرف خراجِ عقیدت ھی نہیں بلکہ بڑے پیمانے پر خراجِ عقیدت کی امید کی جاسکتی ھے؟

مایوسی کے علاوہ اور کچھ نہیں: ہر حالت میں ھمیں مرنا ھے!

روس جس انتہائی نازک اور خطرناک حالت سے دوچار ھے اس میں ایسی کیفیت مزاج کا ھونا بالکل قابل فہم ھے۔ لیکن باشعور انقلابیوں میں یہ ''قابل فہم'' نہیں ھو سکتا۔ اس میں خاص مثالی بات یہ ھے

کہ ماسکووالوں کے خیالات کی سطح حماقت تک گر گئی ہے۔ ۱۷۹۲ء
میں فرانسیسیوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ان کی حاصلات — ریپبلک اور
جمہوریت — خالص رسمی ہوتی جارہی ہیں اور ریپبلک کھونے کا امکان
انہیں قبول کرنا پڑے گا۔ ان کے دلوں میں مایوسی نہیں بلکہ فتح پر
یقین تھا۔ انقلابی جنگ کی باتیں کرنا اور ساتھ ہی باقاعدہ تجویز میں
" سوویت اقتدار کھونے کے امکان کو قبول کرنا " لکھنا اپنے آپ کو
مکمل طور پر فاش کرنا ہے۔

انیسویں صدی کے شروع میں نپولینی جنگوں کے دوران پروشیا اور
کئی دوسرے ملکوں نے ۱۹۱۸ء میں روس کے مقابلے میں فاتح کے ہاتھوں
شکست، تسخیر، ذلت اور ظلم کے بدرجہا اور بےشمار زیادہ مصائب اور
بوجھ برداشت کئے۔ اس کے باوجود پروشیا کے بہترین فرزند مایوس نہیں
ہوئے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ان کے قومی سیاسی ادارے " خالص
رسمی " ہوتے جا رہے ہیں حالانکہ اس وقت نپولین کے فوجی بوٹ انہیں
ہمارے مقابلے میں سوگنی زیادہ بےدردی سے پامال کر رہے تھے۔
انہوں نے ہتیار نہیں ڈالے اور اس احساس کا شکار نہیں ہوئے: ہر
حالت میں ہمیں مرنا ہے۔ انہوں نے امن کے جن عہدناموں پر دستخط
کئے وہ بریست عہدنامے کے مقابلے میں بلاشبہ زیادہ سخت، جابر،
توهین‌آمیز اور ظالم تھے۔ وہ پھر موقع کا انتظار کرنے لگے، انہوں نے
همت کے ساتھ فاتح کا جوا برداشت کیا، دوبارہ لڑے اور پھر فاتح کے
غلام بن گئے، پھر ذلیل سے ذلیل‌تر امن کے عہدناموں پر دستخط کئے
اور پھر دشمن کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور آخر میں اپنے آپ کو
آزاد کر لیا (زیادہ طاقتور حریف فاتحوں کے درمیان اختلافات سے فائدہ
اٹھا کر)۔

آخر ہمارے دور میں بھی اسے کیوں نہ دهرایا جائے؟

ہم مایوسی کے شکار کیوں بنیں اور ایسی قراردادیں لکھیں جو
واللہ انتہائی شرمناک امن کے مقابلے میں کہیں زیادہ شرمناک ہیں —
جن میں کہا جاتا ہے کہ " سوویت اقتدار بالکل رسمی ہوتا جا رہا
ہے "؟

آخر جدید سامراج کے دیوپیکروں کے خلاف جدوجہد میں انتہائی
دنداں شکست فوجی ناکامیاں روس میں بھی قومی کردار کو فولاد کی

طرح کیوں نہیں کندن بناتیں، ضبط کیوں مضبوط نہیں کرتیں، شیخی خوری اور کھوکھلی لفاظی کا خاتمہ کیوں نہیں کرتیں، تحمل کیوں نہیں سکھاتیں اور روسی عوام کو پروشیا کے لوگوں کا صحیح طریقۂ کار اختیار کرنے میں مدد کیوں نہیں دیتیں جب نپولین نے انھیں کچل ڈالا تھا — انتہائی شرمناک امن کے معاھدوں پر دستخط کرنے کا طریقۂ کار جب آپ کے پاس فوج نہیں ہے، پھر اپنی قوتیں جمع کرنا اور پھر باربار اٹھ کھڑے ہونا ؟

ہم پہلے امن کے معاھدے سے پست ہمت کیوں ہو جائیں، اگرچہ وہ حد سے زیادہ سخت ہے، جب کہ دوسری قوموں نے اس سے بھی زیادہ تلخ بدنصیبیاں برداشت کی ہیں ؟

کیا یہ پرولیتاریہ کی ثابت‌قدمی ہے جو جانتا ہے کہ جب طاقت موجود نہ ہو تو اطاعت قبول کر لینا چاہئے اور پھر ہر قیمت پر باربار اٹھ کھڑے ہونے کے قابل ہو جاتا ہے اور ہر حالت میں قوت جمع کرتا ہے — کیا یہ مایوسی کے طریقۂ کار کے مطابق ہے، یا پیٹی بورژوازی کی بے‌کرداری کے مطابق جو ہمارے ملک میں بائیں بازو کی اشتراکی انقلابی پارٹی کی شکل میں پائی جاتی ہے، جس نے انقلابی جنگ کے متعلق کھوکھلی لفاظی کا رکارڈ قائم کر دیا ہے ؟

نہیں، ماسکو کے "انتہاپرست"، عزیز رفیقو ! جیسے جیسے آزمائش کے دن گذریں‌گے انتہائی طبقاتی شعور رکھنےوالے اور ثابت‌قدم مزدور آپ سے علحدہ ہوتے جائیں‌گے۔ وہ کہیں‌گے کہ سوویت اقتدار بالکل رسمی نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا، اور یہ نہ صرف اب جب کہ فاتح پسکوف میں ہے اور ہم سے اناج، خام لوہے اور زر کی شکل میں ۱۰ ارب روبل تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے بلکہ اس وقت بھی اگر وہ نیژنی نووگراد اور روستوف بردریائے دون تک بھی پہنچ جائے اور ہم سے ۲۰ ارب روبل تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کرے۔

کوئی بھی بیرونی فتح کبھی ایک عوامی سیاسی ادارے کو "بالکل رسمی" نہیں بنا سکتی (اور سوویت اقتدار محض سیاسی ادارہ نہیں ہے، وہ انسانی تاریخ میں ہر معلوم چیز سے کہیں زیادہ بلند ہے)۔ اس کے برعکس غیرملکی فتح سے سوویت اقتدار کے ساتھ عام ہمدردی بڑھےگی بشرطیکہ — بشرطیکہ وہ مہم پسندی اختیار نہ کرے۔

Scanned by CamScanner

اور جب آپ کے پاس کوئی فوج نہیں ہے تو ذلیل ترین امن پر بھی دستخط نہ کرنا خطرناک جوئےبازی ہے ، اگر حکومت نے اس سے انکار کیا تو لوگ اس کی مذمت کرنے میں حق‌بجانب ہوں‌گے ۔

تاریخ میں بریست عہدنامے کے مقابلے میں کہیں زیادہ سخت اور ذلت‌آمیز امن کے عہدناموں پر دستخط ہوئے ہیں (اوپر ہم اس کی مثالیں دے چکے ہیں) ، ان سے اقتدار نہ تو بدنام ہوا اور نہ رسم میں بدلا ، انہوں نے نہ تو اقتدار کو تباہ کیا اور نہ عوام کو بلکہ انہیں کندن بنایا اور انتہائی نازک حالات میں بھی اور فاتح کے فوجی جوتے کے تلے کارگر فوج تعمیر کرنے کی سخت اور مشکل سائنس سکھائی ۔

روس ایک نئی اور واقعی محب‌وطن جنگ کی جانب بڑھ رہا ہے ، یسی جنگ جس کا مقصد سوویت اقتدار کی بقا اور استحکام ہے ۔ یہ ممکن ہے کہ دوسرا دور — نپولینی جنگوں کے عہد کی طرح — آزادی کی جنگوں (ایک جنگ نہیں بلکہ جنگیں) کا دور ہو جنھیں جارحیت کرنےوالے سوویت روس پر مسلط کر دیں ۔ یہ ممکن ہے ۔

چنانچہ ایسی صورت میں جب فوج نہ ہونے سے انتہائی سخت اور ذلت‌آمیز امن قبول کرنا ضروری ہو تو اس ذلت‌آمیز امن کے مقابلے میں شرمناک مایوسی زیادہ ذلت‌آمیز ہے ۔ اگر مسلح بغاوت اور جنگ کی جانب ہمارا رویہ سنجیدہ ہے تو ایسے درجن بھر ذلت‌آمیز معاہدوں سے بھی ہم تباہ نہیں ہوں‌گے ۔ اگر ہم مایوسی اور کھوکھلی لفاظی سے خود اپنے آپ کو تباہ نہیں کرتے تو کوئی بھی فاتح ہماری ہستی نہیں مٹا سکتا ۔

” پراودا “، شمارے ۳۷، ۳۸ - ۲۸ (۱۵) فروری اور یکم مارچ (۱۶ فروری) ۱۹۱۸ء ۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳۵ ، صفحات۳۹۹ - ۴۰۲ ۔

سنجیدہ سبق اور سنجیدہ ذمے داری

ہمارے نام نہاد ''بائیں بازو والے،، جنھوں نے کل اپنا اخبار ''کمیونسٹ،، (یہاں یہ اضافہ کیا جائے — مارکس ازم کے دور سے پہلے کا کمیونسٹ) شائع کیا تاریخ کے سبق اور اسباق سے اور ذمے داری سے کترانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لیکن ان کا کترانا فضول ہے، اس میں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔

یہ کترانے والے لوگ ''دم لینے کے وقفے،، کے ''نظریے،، کو بے بنیاد اور غلط ''نظریہ،، ثابت کرنے کی غرض سے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اخبارات کے بے شمار کالم بھر رہے ہیں، پسینے میں شرابور ہیں اور جیسا کہ کہا جاتا ہے روشنائی کا آخری قطرہ ''تک،، استعمال کر رہے ہیں۔

افسوس ہے کہ ان کی کوششیں حقائق کی تردید کرنے میں بے بس ہیں۔ جیسا کہ ایک انگریزی کہاوت ہے: حقائق ہٹیلے ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ۳ مارچ سے جب دن کے ایک بجے جرمنوں نے جنگ بند کی، ۵ مارچ کے ۷ بجے شام تک جب میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں ہمیں دم لینے کا وقفہ ملا اور ہم نے ان دو دنوں سے اشتراکی مادروطن کے دفاع کے واسطے کاروبار کی طرح (لفاظی سے نہیں بلکہ عمل سے) فائدہ اٹھایا ہے۔ روز افزوں یہ حقیقت لوگوں پر عیاں سے عیاں تر ہوتی

Scanned by CamScanner

جائیگی۔ یہ حقیقت ہے کہ اس لمحے جب محاذ پر فوج لڑنے کی کسی بھی حالت میں نہ ہونے کے سبب بے جا خوف سے بھاگ رہی ہے ، اپنی بندوقیں چھوڑ رہی ہے اور پل اڑانے تک کے لئے نہیں رکتی تو مادروطن کے دفاع کا اور دفاعی صلاحیت میں اضافے کا انحصار انقلابی جنگ کے متعلق بک بک کرنے پر نہیں (جب فوج نے خوف سے بھگدڑ مچا رکھی ہے اس وقت بک بک ـــ جب انقلابی جنگ کے علمبرداروں نے فوج کا ایک دستہ تک نہیں روکا ـــ صریحاً شرمناک ہے) بلکہ اچھے نظم کے ساتھ پسپا ہونے پر ہے تاکہ فوج کی باقیات کو بچا لیاجائے ، اور اس مقصد کی خاطر ایک ایک دن کی مہلت سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

حقائق ہٹیلے ہوتے ہیں۔

ہمارے نام نہاد " بائیں بازو والے "، حقائق ، ان سے حاصل ہونے والے اسباق اور ذمےداری کے سوال سے کترانے کی کوششوں کے سبب اپنے قارئین سے حالیہ ، بالکل تازہ اور تاریخی اعتبار سے اہم ماضی کے واقعات چھپا رہے ہیں اور اس ماضی کو ایک گذرا ہوا اور غیر اہم دور قرار دے کر اسکی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر رادیک اپنے مضمون میں یاد دلاتے ہیں کہ انہوں نے " عوامی کمیساروں کی کونسل کے نام اپنے ایک میمورنڈم "، میں دسمبر میں (یاد رکھیے دسمبر !) فوج کے ثابت قدم رہنے کے سلسلے میں امداد دینے کی ضرورت پر لکھا تھا۔ مجھے یہ میمورنڈم پڑھنے کا موقع نہیں ملا اور میں نے اپنے آپ سے سوال کیا : کارل رادیک اسے پورا شائع کیوں نہیں کرتے ؟ وہ صاف اور بلاتکلف اس کی وضاحت کیوں نہیں کرتے کہ " مصالحتی امن "، سے ان کی واقعی کیا مراد ہے ؟ انہیں قریب کا ماضی کیوں یاد نہیں آتا جب انہوں نے " پراودا "، میں اپنی خوش فہمی (تمام خوش فہمیوں سے بدترین) کے سلسلے میں لکھا تھا کہ پولینڈ کی واپسی کی شرط پر جرمن سامراجیوں کے ساتھ امن طے کیا جا سکتا ہے ؟

کیوں ؟

اس لئے کہ نام نہاد " بائیں بازو والے "، ان حقائق کو بھلا دیتے ہیں جن سے ان پر وہ خوش فہمیاں پھیلانے کی ذمےداری عیاں ہوتی ہے جنھوں نے درحقیقت جرمن سامراجیوں کی مدد کی اور جرمنی میں انقلاب کو بڑھنے اور ترقی کرنے سے روکا۔

Scanned by CamScanner

بوخارین اب اس حقیقت تک سے انکار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ انھوں نے اور ان کے دوستوں نے یہ دعوی کیا تھا کہ جرمنوں کے لئے حملہ کرنا ناممکن ہے - لیکن بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ بوخارین اور ان کے دوستوں نے یہ دعوی کیا تھا اور ایسی خوش فہمی پھیلاکر انھوں نے جرمن سامراج کی مدد کی اور جرمن انقلاب کی ترقی روکی اور جو اب اس حقیقت کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہے کہ عظیم روسی سوویت ریپبلک کسان فوج کی بھگدڑ کے دوران لاکھوں بندوقوں سے اور ہزاروں کروڑوں کی مالیت کے سامان سے محروم ہو گئی - میں نے ۷ جنوری کے اپنے مقالوں * میں قطعاً اور واضح طور پر اس کی پیش گوئی کردی تھی - اب اگر بوخارین اپنے الفاظ واپس لے رہے ہیں تو یہ خود ان کے لئے اور بھی برا ہے - وہ تمام لوگ جنھیں یاد ہے کہ بوخارین اور ان کے دوستوں نے کہا تھا کہ جرمنوں کے لئے حملہ کرنا ناممکن ہے اب بوخارین کو اپنے الفاظ واپس لیتے ہوئے دیکھ کر بس کندھے ہی اچکا سکتے ہیں -

ان لوگوں کے لئے جنھیں یہ الفاظ یاد نہیں رہے اور ان کے لئے بھی جنھوں نے یہ الفاظ نہیں سنے ہم ایک دستاویز کا حوالہ دینا چاہیں گے جو اب رادیک کی دسمبر میں لکھی ہوئی تحریروں سے زیادہ قیمتی ، دلچسپ اور سبق آموز ہے - یہ دستاویز جسے "بائیں بازووالے"، بدقسمتی سے اپنے قارئین سے چھپا رہے ہیں تحریری روئداد ہے (۱) ۲۱ جنوری ۱۹۱۸ ء کو ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں رائےشماری کی جس میں موجودہ "بائیں بازو"، کے مخالفین بھی تھے اور (۲) ۱۷ فروری ۱۹۱۸ ء کو مرکزی کمیٹی میں رائےشماری کی -

۲۱ جنوری ۱۹۱۸ ء کو اس سوال پر کہ آیا جرمنوں سے بات‌چیت فوراً منقطع کر دی جائے صرف استوکوف نے (نام‌نہاد "بائیں بازو والے"، "کمیونسٹ"، میں لکھنےوالوں میں سے ایک) حمایت میں ووٹ دیا - باقی سب کی رائے خلاف تھی -

اس سوال پر کہ آیا اگر جرمن گفت‌وشنید توڑ دیں یا الٹی‌میٹم پیش کریں تو کیا الحاقی عہدنامے پر دستخط کرنا جائز ہے یا نہیں،

* دیکھئے اسی ایڈیشن کے صفحات ۱۴ — ۵ (ایڈیٹر) -

صرف اوبولینسکی ('' ان ،، کے مقالے کب شائع هوں گے ؟ ان کے بارے میں '' کمیونسٹ ،، کیوں خاموش ہے ؟) اور استوکوف نے خلاف رائے دی۔ باقی سب لوگوں نے تائید میں ووٹ دئے -

اس سوال پر کہ آیا ایسی صورت میں مجوزہ امن طے کر لینا چاهئے ، صرف اوبولینسکی اور استوکوف نے خلاف رائے دی - باقی '' بائیں بازووالوں،، نے ووٹ نہیں دئے !! یہ حقیقت ہے -

۱۷ فروری ۱۹۱۸ ء کو جب یہ سوال درپیش تھا : انقلابی جنگ کا حامی کون ہے ؟ تو بوخارین اور لوموف نے '' سوال جس طرح پیش کیا گیا اس کے سبب ووٹ دینے سے انکار کر دیا ،،- کسی نے تائید میں رائے نہیں دی - یہ بھی حقیقت ہے -

اس سوال پر کہ آیا '' دوبارہ بات‌چیت شروع کرنے سے اس وقت تک پرهیز کیا جائے جب تک کہ جرمنوں کا حملہ کافی (بالکل ٹھیک) واضح نہ هوجائے اور اس کا جرمن مزدوروں پر اثر صاف نظر نہ آئے ،، بوخارین ، لوموف اور اوریتسکی — '' بائیں بازو ،، کے اخبار کے موجودہ صحیفہ‌نویسوں نے تائید میں رائے دی -

اس سوال پر کہ '' کیا ہمیں امن طے کر لینا چاهئے اگر جرمن پیش‌قدمی ایک حقیقت بن‌جائے لیکن جرمنی اور آسٹریا میں انقلابی لہر نہ اٹھے ؟ ،، لوموف ، بوخارین اور اوریتسکی نے کوئی ووٹ نہیں دیا -

حقائق هٹیلے هوتے هیں - اور حقائق دکھاتے هیں کہ بوخارین نے جرمن حملے کے امکان سے انکار کیا اور ایسی خوش‌فہمیاں پیدا کیں جن کے سبب درحقیقت ان کی مرضی کے خلاف جرمن سامراجیوں کو مدد ملی اور جرمن انقلاب کو پروان چڑھنے میں رکاوٹ هوئی - یہ رها انقلابی کھوکھلی لفاظی کا جوهر - آپ ایک چیز حاصل کرنا چاهتے هیں لیکن حاصل هوتا ہے بالکل الٹا -

بوخارین نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے موجودہ امن کی شرائط کا ٹھوس تجزیہ نہیں کیا - لیکن یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ میری دلیل کے نقطۂ‌نظر سے اور معاملے کے جوهر کے لحاظ سے بھی اسکی نہ ضرورت تھی اور نہ ہے - یہ بتا دینا کافی تھا کہ هم ایک حقیقی — نہ کہ خیالی — گومگو سے دوچار تھے : آیا ایسی شرطیں قبول کرلی جائیں جو همیں کم‌ازکم چند دنوں کے لئے دم لینے کا موقع دیتی هیں یا پھر هم

اور سربیا بن جائیں - پیٹروگراد میں بھی بوخارین نے اس سے انکار
کیا - اسے ان کے ہم کار پوکروفسکی نے تسلیم کیا ہے -

اور اگر بریست کی بری ، سخت اور ذلت آمیز شرائط کے مقابلے میں
شرائط بدتر ، زیادہ سخت اور زیادہ ذلت آمیز ہیں تو عظیم روسی
سوویت ریپبلک پر اب جو بیت رہی ہے اس کے ذمے دار ہمارے نام نہاد
" بائیں بازو والے " ہیں یعنی بوخارین ، لوموف ، اوریتسکی اور ان کے
دوست - یہ حقیقت ہے اور یہ مندرجہ بالا رائے شماری کے حوالے سے
ثابت ہوتا ہے - یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے آپ بھاگ نہیں سکتے
اور نہ اس سے صاف نکل سکتے ہیں - آپ کو بریست شرائط پیش کی
گئیں اور آپ نے ان کا جواب شیخی خوری اور اکڑفوں سے دیا جس کا نتیجہ
بدتر شرطیں ہیں - یہ ایک حقیقت ہے - آپ اس کی ذمے داری سے ہاتھ
نہیں دھو سکتے -

میرے ۷ جنوری ۱۹۱۸ء کے مقالوں میں اس کی انتہائی وضاحت سے
پیش گوئی کی گئی تھی کہ ہماری فوج کی حالت کے پیش نظر (جو تھکے
ہوئے کسانوں کے " خلاف " کھوکھلی لفاظی سے نہیں بدلی جاسکتی
تھی) اگر روس نے بریست امن قبول نہیں کیا تو پھر اسے بدتر علحدہ
امن طے کرنا پڑے گا -

" بائیں بازو والے " لوگ روسی بورژوازی کے جال میں پھنس گئے
جس کے لئے ہمیں اتنی بدترین قسم کی جنگ میں پھنسانا ضروری تھا جس
میں ہم پھنس سکتے تھے -

" بائیں بازو کے اشتراکی انقلابی " اس لمحے جنگ کا اعلان کرکے
کسانوں سے سراسر الگ تھلگ ہو گئے ہیں ، یہ ایک حقیقت ہے -
اور یہ حقیقت بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں کی پالیسی کی نادانی ثابت
کرتی ہے بالکل اسی طرح جیسے کہ ۱۹۰۷ء کی بہار میں تمام اشتراکی
انقلابیوں کی بظاہر " انقلابی " پالیسی نادان تھی -

یہ حقیقت کہ زیادہ طبقاتی شعور رکھنے والے اور آگے بڑھے ہوئے
مزدور تیزی سے انقلابی کھوکھلی لفاظی کے ابخرات سے آزاد ہو رہے
ہیں پیٹروگراد اور ماسکو کی مثالوں سے ظاہر ہوتی ہے - پیٹروگراد میں
مزدوروں کے بہترین محلے ویبورگ اور واسیلے اوستروفسکی اب ہوشمند ہو

گئے ہیں - پیٹروگراد میں مزدوروں کے نمائندوں کی سوویت اب فوراً جنگ کی حامی نہیں ہے ، انھوں نے سمجھ لیا ہے کہ اس کے لئے تیاری ضروری ہے اور وہ تیاری کر رہے ہیں - ماسکو کی شہری بولشویک کانفرنس میں ۳ اور ۴ مارچ ۱۹۱۸ ء کو انقلابی لفاظی کے مخالفین کامیاب رہے۔

ہمارے '' بائیں بازو والے '' کن سراسر مہمل حدود تک فریب نفس میں مبتلا ہیں یہ پوکروفسکی کے مضمون کے ایک جملے سے افشا ہو جاتا ہے : '' اگر ہمیں لڑنا ہے تو ابھی لڑنا چاہئے'' (پوکروفسکی کی امتیازی لکیر) '' جب کہ'' (ذرا یہ سنئے !) ''روسی فوج کو جس میں نئے بھرتی کئے ہوئے دستے بھی شامل ہیں سبکدوش نہیں کیا گیا ہے - ''

لیکن ہر وہ شخص جس نے حقائق کی جانب آنکھیں بند نہیں کی ہیں یہ جانتا ہے کہ فروری ۱۹۱۸ ء میں جرمنوں کے خلاف مزاحمت میں سب سے بڑی رکاوٹ خواہ وہ عظیم روس میں ہو ، یوکرین میں یا فنلینڈ میں ہماری غیر سبکدوش کی ہوئی فوج تھی - یہ حقیقت ہے - اس لئے کہ خوف سے وہ بھاگنے اور سرخ فوج کے دستے اپنے ساتھ لے جانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی -

ہر وہ شخص جو تاریخ کے سبقوں سے استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور جو ذمےداری وہ عائد کرتے ہیں اس سے بچنا نہیں چاہتا ، یا ان کی جانب اپنی آنکھیں بند نہیں کرتا اسے کم‌ازکم جرمنی کے خلاف نپولین اول کی جنگیں یاد کرنا چاہئے -

کئی بار ایسا ہوا کہ پروشیا اور جرمنی نے فاتح کے ساتھ امن کے ایسے عہدنامے کئے جو (ہمارے مقابلے میں) دس بار زیادہ سخت اور ذلت‌آمیز تھے ، اس حدتک کہ غیرملکی پولیس کو قبول کیا گیا ، یہاں تک کہ نپولین اول کو اس کی فتح کی مہموں میں مدد دینے کے لئے سپاہی فراہم کرنے کا وعدہ بھی کیا گیا - نپولین اول نے پروشیا کے ساتھ اپنے عہدناموں کے تحت جرمنی کو دس گنا زیادہ بری طرح ستایا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جتنا کہ ہنڈنبرگ (۲۸) اور ولہیلم ہمیں دبا رہے ہیں - لیکن پروشیا میں ایسے لوگ تھے جنھوں نے طوفان برپا نہیں کیا بلکہ غیرمعمولی '' رسوا '' امن کے معاہدوں پر دستخط کر دئے ، ان پر اس لئے دستخط کئے کہ ان کے پاس فوج نہیں تھی ، ایسی شرائط پر دستخط کئے جو دس گنی زیادہ جابر اور ذلت‌آمیز تھیں ، اور پھر

هر چیز کے باوجود بغاوت کے لئے اور جنگ لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ ایک بار نہیں کئی مرتبہ ہوا۔ تاریخ میں ایسے امن کے عہدناموں اور جنگوں کی کئی مثالیں ملتی ہیں اور دم لینے کی مہلتوں کے واقعات کی بھی۔ فاتح کی طرف کئی بار اعلان جنگ کرنے کی۔ مظلوم قوم کے کسی ایک ظالم قوم کے ساتھ اتحاد کرنے کے بہت سے واقعات کی جو فاتح کی حریف تھی اور خود کوئی کم فاتح نہیں تھی (سامراجیوں کی امداد قبول کئے بغیر "انقلابی جنگ" کے علمبردار اسے یاد رکھیں!)۔

تاریخ ایسی ہی منزلوں سے گزری ہے۔

ایسا ہوا ہے۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں جسے جنگوں کے تسلسل کا دور کہا جا سکتا ہے۔ ہم ایک نئی محب وطن جنگ کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ہم اس تک اشتراکی انقلاب کے پختہ ہونے کے حالات میں پہنچیں گے۔ اور اس مشکل راہ پر چلتے ہوئے روسی پرولیتاریہ اور روسی انقلاب اپنے آپ کو شیخی خوری اور انقلابی کھوکھلی لفاظی کے روگ سے آزاد کرے گا، وہ انتہائی سخت امن کے عہدنامے قبول کرنا اور پھر سے اٹھ کھڑے ہونا بھی سیکھے گا۔

ہم نے تیلسیت امن پر دستخط کر دئے ہیں۔ ہم اپنی فتح اور آزادی اسی طرح حاصل کریں گے جس طرح جرمنوں نے ۱۸۰۷ء میں تیلسیت کے امن کے بعد نپولین سے ۱۸۱۳ء اور ۱۸۱۴ء میں اپنی نجات حاصل کی۔ ہمارے تیلسیت امن اور ہماری آزادی کے درمیان وقفہ غالباً کم ہوگا اس لئے کہ تاریخ تیزی سے رواں دواں ہے۔

شیخی خوری مردہ باد! بہتر ضبط اور تنظیم کے لئے سنجیدہ کام زندہ باد!

۵ مارچ ۱۹۱۸ء کو لکھا گیا۔ "پراودا" کے شمارے ۴۲ میں ۶ مارچ (۲۱ فروری) کو شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۵، صفحات ۴۱۵

Scanned by CamScanner

روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی ساتویں غیرمعمولی کانگرس

۶ — ۸ مارچ ۱۹۱۸ء

(۱)

مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ

۷ مارچ

سیاسی رپورٹ ان اقدامات کے بیان پر مشتمل ہو سکتی ہے جو مرکزی کمیٹی کرچکی ہے ، لیکن موجودہ لمحے خاص بات اس قسم کی رپورٹ نہیں بلکہ مجموعی طور پر ہمارے انقلاب پر تبصرہ پیش کرنا ہے ، کیونکہ صرف اسی طرح ہمارے تمام فیصلوں کی صحیح معنوں میں مارکسی دلیل دی جاسکتی ہے ۔ ہمیں اس تمام پچھلی راہ کا جائزہ لینا چاہئے جس پر انقلاب کا ارتقا ہوا ہے اور معلوم کرنا چاہئے کہ اس کے مزید ارتقا کا راستہ کیوں بدل گیا ہے ۔ ہمارے انقلاب میں ایسے تغیر کے نقطے آئے جو عالمی انقلاب کے لئے زبردست اہمیت رکھتے ہیں ۔ ان میں سے ایک اکتوبر انقلاب ہے ۔

فروری انقلاب کی ابتدائی کامیابیوں کی ایک وجہ یہ تھی کہ پرولیتاریہ کے ساتھ نہ صرف دیہی آبادی تھی بلکہ بورژوازی بھی تھا ۔ چنانچہ زارشاھی کے خلاف آسانی سے فتح حاصل ہوئی جیسے پانے میں ہم ۱۹۰۵ء میں ناکام رہے تھے ۔ فروری انقلاب میں مزدور نمائندوں کی سوویتوں کی خود رو تشکیل ۱۹۰۵ء کے تجربے کا اعادہ تھی — تو ہمیں سوویت اقتدار کے اصول کا اعلان کرنا پڑا ۔ عوام نے انقلاب کے فرائض جدوجہد کے خود اپنے تجربے سے سیکھے ۔ ۲۰ — ۲۱ اپریل کے واقعات (۲۹)

Scanned by CamScanner

مظاہروں اور مسلح بغاوت سے ملتی جلتی چیز کا مخصوص مجموعہ تھے۔ بورژوا حکومت کے خاتمے کےلئے یہ کافی تھا۔ اس کے بعد سازباز کا ایک طویل دور شروع ہوا جو اقتدار حاصل کرنےوالی پیٹی بورژوا حکومت کی نوعیت کا قدرتی نتیجہ تھا۔ اس وقت جولائی کے واقعات (۳۰) کی بنا پر پرولیتاریہ کی آمریت قائم نہیں ہو سکتی تھی، ہنوز عوام اس کےلئے تیار نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی ایک بھی ذمےدار تنظیم نے اسے قائم کرنے کی اپیل نہیں کی۔ لیکن دشمن کے کیمپ میں قراولی کرنے کی حیثیت سے جولائی کے واقعات انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ کورنیلوف کی بغاوت (۳۱) اور بعد کے واقعات نے عملی سبقوں کا کام دیا اور اکتوبر کی فتح کو ممکن بنایا۔ ان لوگوں کی غلطی کی جڑ جو اکتوبر میں بھی اقتدار کو تقسیم کرنا چاہتے تھے (۳۲) اکتوبر کی کامیابی اور جولائی کے دنوں، پیش‌قدمی، کورنیلوف کی بغاوت وغیرہ وغیرہ جیسے واقعات کے درمیان تعلق کو دیکھنے میں ناکامی تھی، جنھوں نے کروڑوں عام لوگوں کو یہ باور کر دیا کہ سوویت اقتدار ناگزیر ہے۔ پھر تمام روس میں ہماری فتحیاب پیش‌قدمی شروع ہوئی جس کے ساتھ عام امن کی خواہش بھی شامل تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم جنگ سے یک‌طرفہ طور پر ہٹ کر امن حاصل نہیں کرسکتے۔ ہم نے اس کا ذکر اپریل کانفرنس تک میں کیا۔ اپریل سے اکتوبر تک کی مدت میں سپاہیوں نے یہ واضح طریقے سے محسوس کرلیا کہ سازباز کی پالیسی کی وجہ سے جنگ طول کھینچ رہی ہے، سامراجیوں کو حملہ شروع کرنے کی وحشیانہ اور لایعنی کوششوں کا موقع دے رہی ہے اور اس پالیسی کی بدولت ملک ایسی جنگ میں پھنس رہےگا جو برسوں تک جاری رہ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جتنی جلد ممکن ہوسکتا تھا ہر قیمت پر امن کےلئے سرگرم پالیسی اختیار کرنا، سوویتوں کا اپنے ہاتھ میں اقتدار لینا اور زمین کی نجی ملکیت کو ختم کرنا ضروری ہوگیا۔ ہم جانتے ہیں کہ آخرالذکر کو نہ صرف کیرینسکی نے بلکہ اوکسینتیف (۳۳) نے بھی برقرار رکھا، اس نے زمین کمیٹیوں کے ارکان کو گرفتار کرنے کے احکام جاری کرکے حد ہی کردی۔ جو پالیسی ہم نے اختیار کی، "اقتدار سوویتوں کو"، کا جو نعرہ ہم نے عوام کی اکثریت کے ذہنوں میں پیوست کیا اس کے سبب اکتوبر میں سینٹ پیٹرسبرگ میں ہمیں

Scanned by CamScanner

آسانی سے کامیابی حاصل ہوئی اور اسی نے روسی انقلاب کے آخری مہینوں کو فتحیاب پیش‌قدمی میں بدل دیا۔

خانہ‌جنگی ایک حقیقت بن گئی۔ سامراجی جنگ کی خانہ‌جنگی میں تبدیلی، جس کی ہم نے انقلاب کے شروع میں بلکہ جنگ کے شروع ہی میں پیش گوئی کی تھی، جس پر اشتراکی حلقوں کے خاصے حصے نے شک ظاہر کیا تھا بلکہ اس کا مذاق بھی اڑایا تھا، جنگ میں شریک ایک سب سے بڑے اور انتہائی پسماندہ ملک میں ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو واقعی عمل میں آئی۔ اور اس خانہ‌جنگی میں آبادی کی اکثریت ہمارے ساتھ تھی، یہی سبب ہے کہ غیر معمولی آسانی سے فتح حاصل ہوئی۔

فوج جس نے محاذ چھوڑ دیا تھا وہ جہاں بھی پہنچی اپنے ساتھ سازباز کو ختم کرنے کا انتہائی انقلابی عزم لائی اور عوام میں سمجھوتے‌باز عناصر، سفید محافظوں اور زمینداروں کے بیٹوں کو آبادی میں کسی قسم کی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ جیسے ہی عوام اور وہ فوجی دستے جو ہمارے خلاف بھیجے گئے تھے بولشویکوں کے حامی بنے تو ان کے خلاف جنگ انقلاب کی فتحیاب پیش‌قدمی میں بدل گئی۔ یہ ہم نے پیٹرسبرگ میں گاتچینا محاذ پر دیکھا جہاں کیرینسکی اور کراسنوف (۳۴) نے سرخ دارالخلافے کے خلاف کزاکوں کی رہنمائی کی تھی، بعد میں یہی ہمیں ماسکو، اورینبرگ اور یوکرین میں نظر آیا۔ تمام روس میں خانہ‌جنگی کی لہر دوڑ گئی اور ہر جگہ ہم نے غیرمعمولی آسانی سے فتح حاصل کی کیونکہ پھل پک چکا تھا، کیونکہ عوام کو بورژوازی کے ساتھ سازباز کا تجربہ ہو چکا تھا۔ ”سوویتوں کو تمام اقتدار“ کا نعرہ جسے عوام طویل تاریخی تجربے کے ذریعے آزما چکے تھے ان کے گوشت‌وپوست کا ایک حصہ بن‌چکا تھا۔

یہی سبب ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے بعد کے اولین مہینوں میں روسی انقلاب ایک مسلسل فتحیاب پیش‌قدمی رہا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب اشتراکی انقلاب کو فوری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جن سے دوچار ہونا لازمی تھا، تو یہ مشکلات بھلا دی گئیں، انھیں پس‌پشت ڈال دیا گیا۔ بورژوا انقلاب اور اشتراکی انقلاب کے درمیان ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ بورژوا انقلاب کے لئے، جو جاگیردارانہ نظام سے پیدا ہوتا ہے، نئے معاشی ادارے جاگیری سماج کے تمام پہلوؤں کو

Scanned by CamScanner

بتدریج بدل کر پرانے نظام کی کوکھ سے ہی آہستہ آہستہ جنم لیتے ہیں۔ بورژوا انقلاب کو صرف ایک فریضہ درپیش تھا — پرانے سماجی نظام کی تمام زنجیروں کو ہٹا دینا، دور پھینک دینا اور توڑ ڈالنا۔ یہ فریضہ انجام دے کر بورژوا انقلاب وہ سب کچھ پورا کر دیتا ہے جس کا اس سے تقاضہ ہوتا ہے: وہ سرمایہ‌داری کے ارتقا کو تیز کرتا ہے۔

اشتراکی انقلاب کی حالت بالکل مختلف ہوتی ہے۔ تاریخ کے پیچ وخم کی وجہ سے جتنے زیادہ پسماندہ ملک میں اشتراکی انقلاب شروع ہوتا ہے، اس ملک کےلئے پرانے سرمایہ‌دارانہ تعلقات کی جگہ اشتراکی تعلقات قائم کرنا اتنا ہی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ تباہ کرنے کے فرائض میں ناقابل یقین نئے مشکل فرائض کا، تنظیمی فرائض کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر روسی انقلاب کی عوامی تخلیقی روح نے فروری ۱۹۱۷ء میں ہی سوویتیں قائم نہ کی ہوتیں، جو ۱۹۰۵ء کے عظیم تجربے سے گزر چکا تھا، تو وہ اکتوبر میں کسی حالت میں بھی سیاسی اقتدار حاصل نہیں کرسکتی تھیں کیونکہ کامیابی کا انحصار بالکل لاکھوں کروڑوں لوگوں پر مشتمل تحریک کی دستیاب تنظیمی شکلوں کے وجود پر تھا۔ یہ سوویتیں ہی دستیاب شکل تھیں اور یہی وجہ ہے کہ سیاسی میدان میں مستقبل ہماری شاندار کامیابیوں اور مسلسل فتحیابیوں کی پیش‌قدمی کا منتظر رہا اور یہ ہم نے حاصل کیا، اس لئے کہ سیاسی اقتدار کی نئی شکل پہلے سے دستیاب تھی، ہمیں جو کچھ کرنا پڑا وہ یہ تھا کہ چند فرمان جاری کر دیں اور سوویتوں کے اقتدار کی شکل کو ریاست کی ابتدائی حالت سے، جیسی کہ وہ انقلاب کے پہلے مہینوں میں تھی، قانونی طور پر تسلیم‌شدہ شکل میں تبدیل کر دیں جو روسی ریاست میں قائم ہو چکی تھی — یعنی روسی سوویت ریپبلک میں۔ ریپبلک نے ایک جنبش میں جنم لیا، اس نے آسانی سے اس لئے جنم لیا کہ فروری میں خود عوام نے سوویتیں قائم کر لی تھیں قبل اس کے کہ کسی بھی پارٹی نے ان کے متعلق نعرہ بلند کیا ہو۔ یہ عوام کی عظیم تخلیقی روح تھی جو ۱۹۰۵ء کے تلخ تجربے سے گزر کر دانا بنی اور جس نے پرولیتاری اقتدار کی اس شکل کو پیدا کیا۔ اندرونی دشمن پر فتح حاصل کرنے کا فریضہ انتہائی آسان تھا۔ سیاسی اقتدار قائم کرنے کا فریضہ بھی انتہائی آسان تھا

Scanned by CamScanner

کیوں کہ عوام اس اقتدار کا ڈھانچہ، بنیاد تخلیق کرچکے تھے۔ سوویتوں کی ریپبلک نے ایک جنبش میں جنم لیا۔ لیکن دو بےحد مشکل مسائل باقی رہے جن کا حل اس فتحیاب پیش‌قدمی کی طرح ممکن نہ تھا جو ہم نے اپنے انقلاب کے ابتدائی مہینوں میں کی تھی — ہمیں اس میں شبہ نہیں تھا، اور نہ ہوسکتا تھا کہ آئندہ اشتراکی انقلاب انتہائی مشکل فرائض سے دوچار ہوگا۔

پہلے، اندرونی تنظیم کا مسئلہ تھا جس سے ہر اشتراکی انقلاب دوچار ہوتا ہے۔ اشتراکی انقلاب اور بورژوا انقلاب میں فرق یہ ہے کہ آخرالذکر صورت میں سرمایہ‌دارانہ تعلقات کی بنی بنائی تیار شکلیں موجود ہوتی ہیں؛ سوویت اقتدار، پرولیتاری اقتدار کو ایسے تیار شدہ تعلقات نہیں ملتے، اگر ہم سرمایہ‌داری کی انتہائی ترقی یافتہ شکلوں کا ذکر چھوڑ دیں جو سچ پوچھیے تو صنعت کی صرف چھوٹی سی اوپری پرت پر محیط ہوتی ہیں اور زراعت کو مشکل ہی سے چھوتی ہیں۔ حساب کتاب کی تنظیم، بڑے بڑے معاشی اداروں کا کنٹرول، پورے ریاستی معاشی نظام کی ایک واحد زبردست مشین میں ایک ایسے معاشی جسم میں تبدیلی جو اس طرح کام کرے کہ کروڑوں لوگ ایک واحد منصوبے سے رہبری حاصل کرسکیں — یہ ہے وہ زبردست تنظیمی مسئلہ جس کا بوجھ ہمارے کاندھوں پر ہے۔ محنت کی موجودہ حالت میں یہ مسئلہ " زندہ باد " کے ان طریقوں سے حل نہیں کیا جاسکتا جن کے ذریعے ہم نے خانہ جنگی کے مسائل حل کئے۔ فریضے کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ ایسے طریقوں کے ذریعے حل ناممکن ہے۔ ہم نے کالیدین کی بغاوت کو آسانی سے کچل دیا اور ایسی مزاحمت کے دوبدو سوویت ریپبلک قائم کی جس پر سنجیدگی سے توجہ دینے کی بھی ضرورت نہیں تھی، پہلے کے پورے کے پورے خارجی ارتقا نے واقعات کی رفتار کا فیصلہ کر لیا تھا، چنانچہ ہمیں جو کچھ کرنا پڑا وہ یہ تھا کہ صرف لفظ‌آخر کہیں اور سائن‌بورڈ بدل دیں، مثلاً یہ سائن‌بورڈ ہٹا دیں " سوویت بحیثیت ٹریڈ یونین تنظیم قائم ہے " اور اس کی جگہ یہ لٹکا دیں " سوویت ریاستی اقتدار کی واحد شکل ہے "۔ جہاں تک تنظیمی مسائل کا تعلق ہے تو حالت بالکل مختلف تھی۔ اس میدان میں ہمیں زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جن لوگوں نے ہمارے انقلاب کے فرائض پر غور کرنے

Scanned by CamScanner

کی فکر کی ان سب پر یہ بات بہت جلد روشن ہو گئی کہ ذاتی ضبط کے مشکل اور طویل راستے پر چل کر ہی اس انتشار کو دور کیا جا سکتا ہے جسے جنگ نے سرمایہ‌دارانہ سماج میں پیدا کیا ہے، صرف غیرمعمولی سخت، طویل اور ثابت‌قدم کوششوں کے ذریعے ہم اس انتشار کا مقابلہ کرسکتے ہیں اور ان عناصر کو شکست دے سکتے ہیں جو اس انتشار کو بڑھا رہے ہیں، وہ عناصر جو انقلاب کو پرانی زنجیروں سے آزاد کرنے اور اس سے اپنے لئے جتنا زیادہ ممکن ہو اتنا حاصل کرنے کا ذریعہ تصور کرتے تھے۔ چھوٹے کسانوں کے ملک میں جب ناقابل یقین معاشی انتشار پھیلا ہوا ہو تو ایسے عناصر کا ابھرنا ناگزیر بات ہے، اور ان عناصر کے خلاف جو جدوجہد ہمیں کرنا ہے، جسے ہم نے ابھی شروع ہی کی ہے، کئی سو گنی مشکل ہوگی، یہ ایسی لڑائی ہوگی جس میں قابل نظارہ مواقع بالکل نہیں ملیں گے۔ ہم اس جدوجہد کی صرف پہلی منزل میں ہیں۔ سخت آزمائشیں ہماری منتظر ہیں۔ خارجی حالت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم جھنڈے لہراتے ہوئے اپنے آپ کو فتحیاب پیش‌قدمی کے خیال کی حدود میں جکڑے رکھیں، جیسہ کہ ہم نے کالیدین کے خلاف لڑتے ہوئے کیا تھا۔ جو شخص بھی جدوجہد کے ایسے طریقوں کا انقلاب کو درپیش تنظیمی فرائض پر اطلاق کرے گا وہ ایک سیاست‌داں، اشتراکی، اشتراکی انقلاب کے سرگرم کارکن کی حیثیت سے محض اپنا دیوالیہ‌پن ثابت کرے گا۔

یہی ہمارے بعض نوجوان رفیقوں کے ساتھ پیش آیا جو انقلاب کی ابتدائی فتحیاب پیش‌قدمی کی رو میں بہہ گئے، جب اسے دوسری عظیم‌الشان مشکل کا سامنا کرنا پڑا — یعنی بین‌الاقوامی مسئلہ کا۔ اگر کیرینسکی کے جتھوں پر ہم نے آسانی سے فتح حاصل کرلی، اگر ہم نے آسانی سے اپنی حکومت قائم کر لی اور بغیر کسی دقت کے زمین کو مشترکہ ملکیت بنانے اور مزدوروں کے کنٹرول کے متعلق فرمان جاری کر دئیے، اگر یہ سب کچھ ہم نے آسانی سے حاصل کر لیا تو ان سب کی وجہ حالات کی خوش‌قسمت اکجائی تھی جس نے ہمیں تھوڑے عرصے تک سامراج سے محفوظ رکھا۔ عالمی سامراج، جس کے پاس اپنے سرمایے کی ساری طاقت ہے، جس کے پاس اپنی انتہائی منظم جنگی مشینری ہے جو ایک حقیقی قوت ہے، جو عالمی سرمایے کا حقیقی گڑھ

ہے ، کسی بھی حالت میں اور کسی بھی شرط پر سوویت ریپلک کے پہلو بہ پہلو نہیں رہ سکتا ، اپنی خارجی حالت کی وجہ سے اور اس میں سرمایہ دار طبقے کے مفادات مرکوز ہونے اور تجارتی رابطوں ، بین الاقوامی مالیاتی تعلقات کے سبب بھی۔ اس میدان میں تصادم ناگزیر ہے۔ یہ روسی انقلاب کی سخت ترین مشکل ہے ، اس کا عظیم ترین تاریخی مسئلہ ہے — یہ ہے بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کی ضرورت ، عالمی انقلاب ابھارنے کی ضرورت یعنی صحیح معنی میں ہمارے قومی انقلاب سے عالمی انقلاب کی جانب عبور کو عمل میں لانے کی ضرورت۔ اپنی پوری ناقابل یقین مشکل حالت میں یہ مسئلہ ہمارے روبرو ہے۔ میں پھر دھراتا ہوں کہ ہمارے کئی نوجوان دوست جو اپنے آپ کو بائیں بازو کا خیال کرتے ہیں ایک اہم ترین بات بھول رہے ہیں : اکتوبر کے بعد ہفتوں اور مہینوں کے دوران عظیم الشان پیش قدمی کے وقت ہم آسانی کے ساتھ ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی کیوں حاصل کر سکے۔ یہ بین الاقوامی حالت کی ایک خاص اکجائی کے سبب سے ہوا جس نے عارضی طور پر ہمیں سامراج سے بچائے رکھا۔ سامراج کو ہمارے علاوہ دوسری باتیں بھی دق کر رہی تھیں۔ اور ہم نے بھی محسوس کیا کہ ہمیں بھی سامراج کے علاوہ دوسری چیزوں پر دھیان دینا ہے۔ اگر انفرادی سامراجی ہمیں پریشان نہیں کرسکے تو صرف اس لئے کہ جدید عالمی سامراج کی تمام عظیم سماجی، سیاسی اور فوجی قوت کو ہلاکت آمیز جنگ نے دو گروپوں میں بانٹ دیا تھا۔ اس لڑائی میں شامل سامراجی لٹیرے اتنی ناقابل یقین حدود کو تجاوز کرچکے تھے اور اس موت کے دنگل میں اس حد تک دست و گریباں ہو چکے تھے کہ کوئی بھی گروپ روسی انقلاب کے خلاف مؤثر طاقتیں مرکوز کرنے کے قابل نہ تھا۔ اکتوبر کے وقت یہ تھے حالات — یہ بات محال معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت ہے کہ ہمارے انقلاب کے شعلے اس مبارک ساعت بھڑکنے شروع ہوئے جب بے مثال آفتوں نے کروڑوں لوگوں کی جانیں لے لی تھیں اور اس سے اکثر سامراجی ملک متاثر تھے ، جب جنگ کی جلو میں آنے والی مصیبتوں نے لوگوں کو بالکل چور کر دیا تھا ، جب جنگ کے چوتھے برس میں جنگ میں شریک ملک تعطل میں پھنسے ہوئے تھے اور دوراہے پر کھڑے تھے ، جب خارجی طور پر یہ سوال اٹھ رہا

Scanned by CamScanner

تھا : کیا لوگ جن کی حالت اتنی خستہ ہو چکی ہے لڑائی جاری رکھ سکتے ہیں؟ کیونکہ ہمارا انقلاب ایسے خوش‌قسمت لمحے شروع ہوا جب لٹیروں کے دو دیوھیکل گروپوں میں کوئی بھی ایسی حالت میں نہ تھا کہ وہ فوراً دوسرے پر حملہ بول دے یا ہمارے خلاف اس کے ساتھ متحد ہو جائے۔ بین‌الاقوامی سیاسی اور معاشی تعلقات کی صرف ایسی حالت کا ہمارا انقلاب یورپی روس میں شاندار فاتحانہ پیش‌قدمی حاصل کرنے کے لئے، فنلینڈ میں پھیلنے اور قفقاز اور رومانیہ میں اس کی ابتدا کرنے کے لئے فائدہ اٹھا سکا (اور اس نے فائدہ اٹھایا) ۔ صرف یہی سبب ہے کہ ہماری پارٹی کے رہنما اداروں میں ایسے پارٹی کارکن اور دانشورانہ فوق‌الانسان ابھر آئے جو فاتحانہ پیش‌قدمی کی رو میں بہہ گئے اور جو یہ کہنے لگے کہ ہم بین‌الاقوامی سامراج سے بھی نمٹ سکتے ہیں، اس میں بھی فاتحانہ پیش‌قدمی ہوگی، اس میں بھی واقعی مشکلات نہیں ہوں‌گی۔ یہ رویہ روسی انقلاب کی خارجی حالت کے مطابق نہ تھا جس نے بین‌الاقوامی سامراج کی عارضی مجبوری کا صرف فائدہ اٹھایا تھا؛ انجن جو ریل‌گاڑی کی پوری قوت کے ساتھ اس طرح ہم سے ٹکرانےوالا تھا جس طرح وہ ٹھیلے سے ٹکراکر اسے پاش پاش کیا کرتا تھا، عارضی طور پر اس لئے رک گیا کہ لٹیروں کے دو گروپ آپس میں لڑ رہے تھے۔ ادھر ادھر انقلابی تحریک بڑھ رہی تھی لیکن بلا استثنی تمام سامراجی ملکوں میں وہ بنیادی طور پر ابتدائی منزل میں تھی۔ اس کے ارتقا کی رفتار ہماری رفتار سے بالکل مختلف تھی۔ ہر وہ شخص جس نے یورپ میں اشتراکی انقلاب کی معاشی لازمی شرطوں پر سنجیدگی سے غور کیا ہے اس کا ذہن اس نکتے پر صاف ہوگا کہ یورپ میں انقلاب شروع کرنا بےحد زیادہ مشکل ہوگا جب کہ ہمارے لئے بےحد زیادہ آسان تھا، لیکن انقلاب کا جاری رکھنا وہاں کی نسبت ہمارے لئے زیادہ دشوار ہوگا۔ اس خارجی حالت کی وجہ سے ہم نے تاریخ کے ایک غیرمعمولی تیز اور سخت موڑ کا تجربہ حاصل کیا۔ اکتوبر، نومبر اور دسمبر میں ہمارے اندرونی محاذ پر انقلاب‌دشمنی کے خلاف، سوویت اقتدار کے دشمنوں کے خلاف مسلسل فتحیاب پیش‌قدمی سے گزرنے کے بعد واقعی بین‌الاقوامی سامراج سے ہمارا تصادم ہونا لازمی تھا جس کو ہم سے خاص عداوت ہے۔ فتحیاب پیش‌قدمی کے دور سے گزر کر ہمیں ایک ایسے دور

Scanned by CamScanner

میں داخل ہونا ہی تھا جہاں ہم ایک غیر معمولی مشکل اور تکلیف دہ حالت میں اپنے آپ کو پائیں ، جسے بلاشبہ لفظوں اور بھڑکیلے نعروں سے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا — خواہ وہ کتنے ہی خوشگوار رہے ہوں ۔ کیونکہ ہمارے درہم برہم ملک میں ہمیں ناقابل یقین طور پر ایسے تھکے ہارے لوگوں کے ساتھ پیش آنا تھا جو ایسی حالت کو پہنچ گئے تھے جب ان کے لئے لڑائی جاری رکھنا ممکن نہ تھا ، جنہیں تین برس کی سوزی جنگ نے اتنا شل کر دیا تھا کہ وہ فوجی نقطۂ نظر سے بالکل بےکار ہو گئے تھے ۔ اکتوبر انقلاب سے پہلے بھی ہم نے دیکھا کہ عام سپاہیوں کے نمائندوں نے جو بولشویک پارٹی کے ممبر نہیں تھے ، بورژوازی سے یہ حقیقت کہنے میں تامل نہیں کیا کہ روسی فوج نہیں لڑسکتی ۔ فوج کی اس حالت نے ایک عظیم بحران پیدا کر دیا ۔ چھوٹے کسانوں کا ملک جسے جنگ نے درہم برہم کر دیا ہے ، جو ناقابل یقین ، انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہے — ہمارے پاس فوج نہیں ہے ، لیکن ہمیں ایک ایسے غارت گر کے پہلو بہ پہلو رہنا ہے جو سر سے پیر تک مسلح ہے ، وہ ایک ایسا غارت گر ہے جو اب بھی لٹیرا ہے اور آئندہ بھی لٹیرا رہےگا اور غیر علاقے الحاق کئے بغیر اور تاوان وصول کئے بغیر امن کے حق میں پرچار سے بالکل متاثر نہیں ہوتا ۔ ایک پالتو گھریلو جانور چیتے کے پاس بیٹھا ہوا ہے اور آخرالذکر کو الحاق اور تاوان کے بغیر امن طے کرنے کے لئے راضی کر رہا ہے ، حالانکہ ایسا امن صرف چیتے پر حملہ کرکے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ ہماری پارٹی کی بالائی پرت — دانشور اور چند مزدور تنظیمیں — اس امکان کو کھوکھلی لفاظی سے اور ایسے عذر سے کہ ”ایسا نہیں ہونا چاہئے“ بنیادی طور پر نظر انداز کر رہی ہیں ۔ یہ امن ان لوگوں کے لئے اتنا حیرت ناک امکان تھا کہ وہ اسے تسلیم نہیں کر سکتے تھے کیونکہ انہوں نے کھلی لڑائی میں جھنڈے لہراتے ہوئے کوچ کیا تھا اور ”زندہ باد“ کے نعرے لگا کر دشمن کی کمین گاہوں پر دھاوے بولے تھے ، وہ اب کیسے دب سکتے تھے اور ایسی ذلت آمیز شرائط قبول کر سکتے تھے ۔ ہرگز نہیں ! ہم انتہائی خوددار انقلابی ہیں ، اس کے علاوہ ہم اعلان کرتے ہیں : ”جرمن حملہ نہیں کرسکتے“ ۔

اس پہلی دلیل سے ان لوگوں نے اپنے دل کو تسلی دی ۔ اب تاریخ

Scanned by CamScanner

غیرمعمولی مشکل حالت سے دوچار کر دیا ہے ، بے مثال مشکل نے ہمیں کام کے دوران ہمیں کئی تکلیف‌ده شکستوں سے گزرنا پڑے ۔ تنظیمی نقطۂ نظر سے اگر ہمارا انقلاب واحد رہا، اگر دوسرے عالمی تاریخی انقلابی تحریکیں نہیں چلیں تو بلاشبہ اس کی آخری کامیابی ملکوں میں کی کوئی امید نہیں ۔ جب بولشویک پارٹی نے اس کا بیڑہ تنہا اٹھایا تو اس پختہ یقین پر کہ تمام ملکوں میں انقلاب پختہ ہو رہا ہے اور آخرکار — بالکل ابتدا میں نہیں — ہم کتنی ہی مشکلات سے گزریں ، ہمیں کتنی ہی شکستیں کھانی پڑیں عالمی اشتراکی انقلاب ہوکر رہے گا، اس کا ہونا لازمی ہے ، وہ پختہ ہوگا — کیونکہ وہ پختہ ہو رہا ہے اور پختگی تک پہنچے گا ۔ میں دہراتا ہوں ، کل یورپی انقلاب میں ہماری ان تمام مشکلات کی نجات ہے ۔ اس صداقت کو ، اس مطلق مجرد صداقت کو ابتدائی نکتہ قرار دے کر ، اور اس سے رہنمائی حاصل کرکے ہمیں یہ پیش‌نظر رکھنا چاہئے کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ محض کھوکھلی لفاظی نہ بن جائے کیوں کہ ہر مجرد صداقت ، اگر اسے تجزیے کے بغیر قبول کیا جائے ، تو وہ محض لفاظی بن جاتی ہے ۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ ہر ہڑتال میں انقلاب کے عناصر پوشیدہ ہوتے ہیں اور جو شخص یہ سمجھنے سے قاصر ہے وہ اشتراکی نہیں ہے ، تو آپ بجا ہوں گے ۔ جی ہاں ، ہر ہڑتال میں اشتراکی انقلاب کی جھلک ہوتی ہے ۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ ہر ہڑتال اشتراکی انقلاب کی جانب فوری قدم ہے تو یہ بالکل کھوکھلی لفاظی ہوگی ۔ ہم ایسے فقرے ” اسی جگہ ہر مبارک موقع پر “ سن چکے ہیں اور ان سے ایسے تنگ آ گئے ہیں اور تھک گئے ہیں کہ مزدوروں نے یہ نراجی لفاظی مسترد کر دی ہے کیونکہ بلاشبہ اگر یہ صاف ہے کہ ہر ہڑتال میں اشتراکی انقلاب کے عناصر ہوتے ہیں تو یہ دعوی کہ ہر ہڑتال انقلاب میں تبدیل ہو سکتی ہے اتنی ہی واضح بکواس ہے ۔ جیسا کہ یہ ناقابل تردید ہے کہ ہمارے انقلاب سے متعلق تمام مشکلات اسی صورت میں دور ہوں گی جب عالمی اشتراکی انقلاب پختہ ہو — اور اس وقت یہ ہر جگہ پختہ ہو رہا ہے — یہ اعلان کرنا بھی بالکل احمقانہ ہے کہ آج ہمیں انقلاب سے متعلق ہر حقیقی مشکل کو چھپانا چاہئے اور کہنا چاہئے : ” مجھے بین الاقوامی اشتراکی تحریک پر بھروسہ ہے — میں جس قسم کی غلطی کرنا چاہوں

کرسکتا ہوں،،۔ ''لیب کنبخت ہماری مدد کریں گے کیونکہ وہ ہر صورت میں کامیابی حاصل کریں گے،،۔ وہ اتنی اچھی تنظیم تخلیق کریں گے، وہ پہلے سے ہر چیز کا اتنا اعلی منصوبہ تیار کریں گے کہ ہم اسی طرح تیارشدہ شکلیں حاصل کر لیں گے جس طرح ہم نے مغربی یورپ سے تیارشدہ مارکسی نظریہ حاصل کیا — اور غالباً یہی سبب ہے کہ ہمارے ملک میں اس نے چند ماہ میں کامرانی حاصل کی جب کہ مغربی یورپ میں اسے فتح حاصل کرنے کے لئے دھائیاں صرف ہو رہی ہیں۔ چنانچہ نئے تاریخی دور میں جو شروع ہو گیا ہے، جب ہم کمزور کیرینسکی اور کورنیلوف سے نہیں بلکہ ایک عالمی لٹیرے، جرمنی کے سامراج سے دوچار ہیں جہاں انقلاب پختہ ہو رہا ہے لیکن صریحاً پختگی کے نقطے تک نہیں پہنچا ہے، جدوجہد کے مسائل کو حل کرنے کے لئے فتحیاب پیش‌قدمی جیسا پرانا طریقہ استعمال کرنا ناعاقبت اندیشانہ جوئےبازی ہوتا۔ یہ دعوی کہ دشمن کو انقلاب پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوگی ایسی ہی جوئےبازی تھی۔ بریست گفت‌وشنید کے وقت تک حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کسی بھی قسم کی امن کی شرائط ہمیں قبول کرنے پر مجبور کرتی۔ طاقتوں کا خارجی توازن ایسا تھا کہ سانس لینے کا تھوڑا سا وقفہ کافی نہ ہوتا۔ بریست کی گفت‌وشنید نے دکھا دیا کہ جرمن حملہ کریں گے، جرمن سماج کی کوکھ ابھی اتنی تیار نہیں ہے کہ وہ فوراً انقلاب کو جنم دے سکے، اور نہ ہم جرمن سامراجیوں پر الزام رکھ سکتے ہیں کہ انھوں نے اپنے عمل سے اس حملے کی تیاری نہیں کی، یا اور نہ ایسی حالت پیدا نہ ہونے پر جیسا کہ نوجوان دوست جو اپنے آپ کو بائیں‌بازووالے کہتے ہیں ان کے بقول جب جرمن ہم پر حملہ نہیں کر سکتے۔ جب ہم ان سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فوج نہیں ہے، ہم فوج کو سبکدوش کرنے پر مجبور تھے — ہم ایسا کرنے پر مجبور تھے حالانکہ ہم یہ بالکل نہیں بھولے تھے کہ ہمارے پالتو گھریلو جانور کے پہلوبہ‌پہلو چیتا بھی بیٹھا ہوا ہے — تو انھوں نے یہ سننے سے انکار کر دیا۔ اگرچہ ہم فوج کو سبکدوش کرنے پر مجبور تھے ہم یہ ایک لمحے کے لئے بھی نہیں بھولے تھے کہ سنگینوں کو زمین میں گھونپنے کا حکم جاری کر کے جنگ کو یک‌طرفہ ختم کرنا ناممکن ہے۔

Scanned by CamScanner

عام طور پر ہماری پارٹی میں ایک بھی میلان ، ایک بھی رجحان ، ایک بھی تنظیم نے اس سبکدوشی کی مخالفت نہیں کی ، اس کی کیا وجہ تھی ؟ کیا ہم بالکل پاگل ہوگئے تھے ؟ ایسا نہیں تھا ۔ اکتوبر سے پہلے ہی افسروں نے جو بولشویک نہیں تھے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ فوج نہیں لڑ سکتی ، اسے محاذ پر چند ہفتوں تک بھی روکے رکھنا مشکل ہے ۔ اکتوبر کے بعد یہ ہر اس شخص پر واضح ہو گیا تھا جو حقائق کو تسلیم کرنے کےلئے تیار تھا ، جو ناخوشگوار اور تلخ حقیقت کو چھپانا ، اپنی آنکھوں پر پٹی باندھنا اور پرشکوہ لفاظی کی پناہ لینا نہیں چاہتا تھا بلکہ اسے دیکھنے کےلئے آمادہ تھا ۔ ہمارے پاس فوج نہیں ہے ، ہم اسے برقرار نہیں رکھ سکتے ۔ مناسب ترین یہ ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو اسے سبکدوش کر دیا جائے ۔ یہ جسم کا بیمار حصہ ہے ، وہ حصہ جس نے ناقابل یقین اذیتیں برداشت کی ہیں ، اس جنگ کی تنگ‌دستیوں سے تباہ ہوا ہے جس میں وہ ٹکنیکی تیاری کئے بغیر شریک ہوا تھا اور اس کے سبب سے اب ایسی حالت میں ہے کہ ہر حملے کے وقت سراسیمگی سے اس کے پیر اکھڑ جاتے ہیں ۔ ہم ان لوگوں پر الزام نہیں لگا سکتے جنھوں نے ناقابل یقین تکلیفیں برداشت کیں ۔ روسی انقلاب کے پہلے ہی دور میں سیکڑوں قراردادوں کے ذریعے سپاہی بلاتکلف کہتے رہے : ”ہم خون میں ڈوب رہے ہیں ، اب ہم نہیں لڑ سکتے“ ۔ مصنوعی طریقے سے جنگ کا خاتمہ ملتوی کیا جاسکتا تھا ، چالیں چلی جا سکتی تھیں جیسی کہ کیرینسکی نے چلیں ، چند ہفتوں کےلئے خاتمے کو روکا جا سکتا تھا ، بس ، لیکن حقیقت نے اپنی راہ نکالی ۔ یہ روسی ریاست کے جسم کا وہ بیمار حصہ ہے جو جنگ کا بوجھ آئندہ بالکل برداشت نہیں کرسکتا ۔ فوج کو ہم جتنی جلد سبکدوش کریں گے اتنی ہی جلد وہ ان سماجی حصوں میں جذب ہو جائے گی جو بیمار نہیں ہیں اور اتنی ہی جلد ملک نئی سخت آزمائشوں کےلئے تیار ہوگا ۔ جب ہم نے متفقہ طور پر ، بغیر کسی احتجاج کے فوج کو سبکدوش کرنے کا فیصلہ کیا — جو بیرونی واقعات کے نقطۂ نظر سے بےتکا معلوم ہوتا ہے — تو اس وقت ہم نے یہی محسوس کیا تھا ۔ وہ ایک صحیح قدم تھا ۔ ہم نے کہا تھا کہ یہ یقین کرنا کہ ہم فوج کو سنبھال سکتے ہیں نادان خوش‌فہمی ہوگی ۔ جتنی جلد ہم فوج کو سبکدوش کریں گے معاشرے کا

Scanned by CamScanner

جسم مجموعی طور پر اتنا ہی جلد صحت یاب ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ انقلابی لفاظی ”جرمن حملہ نہیں کرسکتے“، جس سے دوسرا کبھو کبھار نعرہ اخذ کیا گیا ”جنگ کی حالت کے خاتمے کا ہم اعلان کر سکتے ہیں۔ نہ جنگ اور نہ امن پر دستخط“۔ ایک فاش غلطی تھی اور واقعات کا ضرورت سے زیادہ تلخ تخمینہ۔ لیکن فرض کیجئے کہ جرمنوں نے حملہ کر دیا؟ ”نہیں، وہ حملہ نہیں کرسکتے“۔ کیا آپ کو حق ہے کہ آپ عالمی انقلاب کے مقدر کو خطرے میں ڈالیں؟ اس ٹھوس سوال کا جواب کیا ہے کہ جب وہ لمحہ آئے تو آپ جرمن سامراج کے شریک نہ بن جائیں؟ لیکن ہم سب جو اکتوبر ۱۹۱۷ء سے دفاع پسند ہو گئے ہیں، جنہوں نے مادروطن کی مدافعت کا اصول تسلیم کر لیا ہے، جانتے ہیں کہ ہم نے سامراج سے نہ صرف لفظوں میں بلکہ عمل میں تعلق قطع کر لیا ہے: ہم نے خفیہ عہدناموں کو پھاڑ ڈالا (۳۵)، اپنے ملک کے بورژوازی پر فتح حاصل کی اور کھلے اور دیانت دارانہ امن کی تجویز کی تا کہ دنیا کی تمام قومیں دیکھ سکیں کہ واقعی ہماری منشاء کیا ہے۔ وہ لوگ جو سوویت ریپبلک کی مدافعت کے رویے پر سنجیدگی سے کمزن تھے انہوں نے اس جوئے بازی کی حمایت کیوں کی جس کے نتائج تب بھی نظر آتے تھے؟ اور یہ حقیقت ہے، کیونکہ پارٹی کے اندر ”دائیں“ بازو کی مخالفت کی تشکیل کے سبب ہماری پارٹی جس سنجیدہ بحران سے گزر رہی ہے وہ روسی انقلاب کی تاریخ میں شدید ترین بحران ہے۔

اس بحران کو زیر کر لیا جائے گا۔ کسی حالت میں بھی یہ نہ ہماری پارٹی کو ختم کر سکتا ہے اور نہ ہمارے انقلاب کو، حالانکہ موجودہ لمحے یہ اس کے بالکل نزدیک آگیا تھا، اس کا امکان تھا۔ اس کی ضمانت کہ ہم اپنا سر نہیں توڑیں گے یہ ہے: گروپ بندی کے اختلافات کو حل کرنے کی غرض سے پرانا طریقہ استعمال کرنے کے بجائے جو بے شمار تحریروں کی اشاعت، غیر محدود بحثوں اور متعدد پھوٹوں پر مشتمل ہوتا تھا اس پرانے طریقے کی جگہ واقعات نے چیزوں کو سیکھنے کا ایک نیا طریقہ فراہم کیا ہے۔ اور یہ طریقہ ہے ہر بات کو حقائق، واقعات، عالمی تاریخ کے اسباق کی کسوٹی پر کسنا۔ آپ نے کہا تھا کہ جرمن حملہ نہیں کرسکتے۔ آپ کے طریقۂ کار کی منطق یہ تھی کہ

جنگ کی حالت ختم کرنے کا اعلان کر دیں۔ تاریخ نے آپ کو سبق سکھا دیا اور اس خوش فہمی کے پرخچے اڑا ڈالے۔ ہاں، جرمن انقلاب بڑھ رہا ہے لیکن اس طرح نہیں جیسا کہ ہم چاہتے ہیں، اتنی تیزی سے نہیں جتنی روسی دانشوروں کی خواہش ہے، اکتوبر میں ہماری تاریخ کے ارتقا کی رفتار کے مطابق بھی نہیں — ہم جس شہر میں جب چاہا داخل ہو گئے، سوویت اقتدار کا اعلان کیا اور چند دنوں کے اندر نوے فیصدی مزدور ہمارے حامی بن گئے۔ جرمن انقلاب کی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ اتنی تیزی سے نہیں بڑھ رہا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ ہم انقلاب کا پاس کریں یا انقلاب ہمارا پاس کرے؟ آپ نے چاہا کہ انقلاب آپ کا پاس کرے۔ لیکن تاریخ نے آپ کو سبق سکھایا۔ یہ ایک سبق ہے اس لئے کہ یہ مطلق صداقت ہے کہ جرمن انقلاب کے بغیر ہمارا انجام تباہی ہے — اگر پیٹروگراد اور ماسکو میں نہیں تو ولادیوستوک میں، ان دوردراز جگہوں میں جہاں غالباً ہمیں پسپائی کرنی پڑے اور جن کا فاصلہ شاید پیٹروگراد سے ماسکو تک کے فاصلے سے زیادہ ہے۔ تمام صورتوں میں، تمام قابل فہم حالات میں، اگر جرمن انقلاب نہیں ہوا تو ہمارا خاتمہ لازمی ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنے اس عقیدے پر ذرہ برابر بھی تزلزل کریں کہ ہمیں شور مچائے بغیر اس مشکل حالت کو برداشت کرنے کے قابل ہونا چاہئے۔

انقلاب اتنی جلد نہیں آئےگا جتنی ہمیں توقع تھی۔ تاریخ نے یہ ثابت کر دیا، اسے ہمیں ایک حقیقت سمجھ لینا چاہئے، اس حقیقت کو تسلیم کرلینا چاہئے کہ ترقی‌یافتہ ملکوں میں عالمی اشتراکی انقلاب اتنی آسانی سے شروع نہیں ہو سکتا جتنا کہ روس میں شروع ہوا تھا — نکولائی اور راسپوتین (۳۶) کی سر زمین پر جہاں آبادی کے ایک بڑے حصے کو اس سے مطلق دلچسپی نہیں تھی کہ دورافتادہ علاقوں میں کس قسم کے لوگ رہتے ہیں، یا وہاں کیا ہو رہا ہے۔ ایسے ملک میں انقلاب شروع کرنا اتنا ہی آسان تھا جیسے پھول اٹھانا۔

ایک ایسے ملک میں تیاری کے بغیر انقلاب شروع کرنا جہاں سرمایہ‌داری کی ترقی کی سطح بلند ہے اور جس نے آخری فرد تک ہر شخص کو جمہوری ثقافت اور تنظیم دے رکھی ہے — وہاں ایسا کرنا غلط اور احمقانہ ہوگا۔ وہاں اشتراکی انقلابوں کی ابتدا کا تکلیف‌دہ دور

Scanned by CamScanner

بس ابھی قریب آ رہا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ ہم نہیں جانتے ، اور کوئی بھی نہیں جانتا ، غالباً — یہ بالکل ممکن ہے — کہ انقلاب چند ہفتوں میں کامیاب ہو جائے ، یا چند دنوں میں ہی ، لیکن اس پر هم بازی نہیں لگا سکتے۔ همیں غیرمعمولی مشکلات کے لئے ، غیرمعمولی شکستوں کے لئے تیار رهنا چاهئے جو ناگزیر هیں ، کیونکه یورپ میں ابھی تک انقلاب شروع نہیں ہوا ہے ، اگرچه ممکن ہے کہ وہ کل شروع ہو جائے ، اور جب وہ شروع ہو جائےگا تو پھر یقینی شبہات همیں نہیں ستائیں‌گے ، تب انقلابی جنگ کا سوال پیدا نہیں ہوگا بلکہ همارے سامنے بس ایک مسلسل فتحیاب پیش‌قدمی ہوگی۔ ایسا ہونا ہے ، اور ایسا لازمی طور پر ہوگا ، لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہوا ہے۔ یہ ہے وہ سادہ سبق جو تاریخ نے ہمیں سکھایا ہے ، جس سے اس نے ہم پر بڑی تکلیف‌دہ ضرب لگائی ہے۔ ایک مثل ہے کہ وہ آدمی جو ایک بار پٹ چکا ہو ان دو آدمیوں پر بھاری ہوتا ہے ، جو کبھی نہیں پٹے۔ یہی سبب ہے کہ میرے خیال میں کیونکہ تاریخ ہمیں تکلیف‌دہ چابک رسید کر چکی ہے ، ہماری یہ امید کہ جرمن حملہ نہیں کر سکتے اور ہر چیز ہم ”زندہ‌باد،، کا نعرہ لگا کر حاصل کرلیں‌گے پوری نہیں ہوئی ، یہ سبق ہماری سوویت تنظیموں کے ذریعے بہت جلد تمام سوویت روس میں عوام کے ذہن‌نشین کرا دیا جائےگا۔ وہ سب کانگریس کے سلسلے میں سرگرم ہیں ، جمع ہوتے ہیں ، بحث کررہے ہیں ، تجویزیں منظور کر رہے ہیں ، جو کچھ بیتا ہے اس پر غور کر رہے ہیں۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ قبل‌از انقلاب کے تنازعات سے مشابہ نہیں ہے جو کہ چھوٹے چھوٹے پارٹی حلقوں تک محدود رہتے تھے ، اب تمام فیصلے عوام کے بحث‌ومباحثے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں جو مطالبہ کرتے ہیں کہ تجربے اور عمل کے ذریعے ان کی آزمائش کی جائے ، جو سطحی تقریروں کے سیلاب میں نہیں بہتے اور اس راستے سے اپنے آپ کو نہیں بھٹکنے دیتے جسے واقعات کا خارجی ارتقا معین کرتا ہے۔ بےشک ، ایک دانشور یا بائیں بازو کا بولشویک مشکلات کو باتوں کے ذریعے ٹالنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ وہ ایسے حقائق کو باتوں سے ٹالنے کی کوشش کر سکتا ہے مثلاً فوج کی عدم‌موجودگی ، جرمنی میں انقلاب کے شروع ہونے میں ناکامی۔ کروڑوں عوام — اور سیاست کی وہیں سے ابتدا ہوتی

جہاں کروڑوں مرد اور عورتیں ہوں، جہاں ہزاروں نہیں کروڑوں لوگ ہوں وہیں سے سنجیدہ سیاست کی ابتدا ہوتی ہے — عوام جانتے ہیں کہ فوج کی حالت کیا ہے، انھوں نے محاذ سے آئے ہوئے سپاہیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں — اگر آپ افراد کو نہیں بلکہ واقعی عوام کو ملحوظ رکھیں — کہ ہم لڑ نہیں سکتے، محاذ پر ہر شخص نے ہر قابل‌تصور بات برداشت کی ہے۔ عوام نے یہ صداقت سمجھ لی ہے کہ اگر ہمارے پاس فوج نہیں ہے اور ایک لٹیرا ہمارے پہلوبہ‌پہلو موجود ہے تو ہمیں انتہائی سخت، ذلت‌آمیز امن کے عہدنامے پر دستخط کرنا پڑیں‌گے۔ یہ اس وقت تک ناگزیر ہے جب تک کہ انقلابات شروع نہ ہو جائیں، آپ اپنی فوج کو صحت‌یاب نہ کر لیں، لوگوں کو گھر واپس آنے کی اجازت نہ دے دیں۔ اس وقت تک مریض صحت‌یاب نہیں ہوگا۔ اور ہم جرمن لٹیرے کا ”زندہ‌باد،، چلا کر مقابلہ نہیں کر سکیں‌گے، ہم اسے اتنی آسانی سے نکال باہر نہیں کریں‌گے جیسا کہ ہم نے کیرینسکی اور کورنیلوف کو نکال باہر کیا تھا۔ یہ ہے وہ سبق جو عوام نے سیکھا ہے، ان معذرتوں کے بغیر جنھیں تلخ حقیقت سے کترانےوالے بعض حضرات نے ان کے سامنے پیش کی تھیں۔

ابتدا میں اکتوبر اور نومبر میں فتحیاب پیش‌قدمی — پھر یکایک چند ہفتوں میں جرمن لٹیرے کے ہاتھوں روسی انقلاب کو شکست ہوتی ہے، روسی انقلاب غارتگرانہ عہدنامے کو قبول کرنے پر آمادہ ہے۔ ہاں، تاریخ نے جو موڑ لئے وہ بہت ہی تکلیف‌دہ ہیں۔ ایسے تمام موڑ ہمیں تکلیف‌دہ طور پر متاثر کر رہے ہیں۔ جب ۱۹۰۷ء میں ہم نے استولیپین کے ساتھ ناقابل یقین شرمناک اندرونی عہدنامے پر دستخط کئے اور جب ہم استولیپین دوما کے سورخانے سے گذرنے پر مجبور ہوئے اور شاہی دستاویز (۳۷) پر دستخط کرنے کے بعد ہمیں قانونی پابندیاں برداشت کرنی پڑیں تو ہم اسی چیز سے گزرے تھے جس سے ہم آج گزر رہے ہیں، لیکن بہت ہی چھوٹے پیمانے پر۔ اس وقت بھی ان لوگوں نے جو انقلاب کے ہراول کے بہترین فرزندوں میں تھے کہا تھا (اور انھیں بھی مطلق شبہ نہیں تھا کہ وہ صحیح ہیں): ”ہم خوددار انقلابی ہیں، ہمیں روسی انقلاب پر اعتماد ہے، ہم قانونی استولیپین کے اداروں میں ہرگز قدم نہیں رکھیں‌گے،،۔ اور ہم نے

Scanned by CamScanner

کہا تھا کہ تم ضرور قدم رکھوگے۔ تمہارے احتجاج سے زیادہ زبردست عوام کی زندگی ہے، تاریخ ہے۔ ہم نے کہا کہ اگر تم ان اداروں میں داخل نہیں ہوئے تو تاریخ ایسا کرنے پر تمہیں مجبور کرے گی۔ یہ بائیں بازو کے ایسے ہی لوگ تھے، اور جب تاریخ نے ایک موڑ لیا تو ان کے ایک گروپ کی حیثیت دھوئیں کے علاوہ اور کچھ نہیں رہی۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح ہم نے انقلابی رہنے کی قابلیت کا ثبوت دیا، سخت حالات میں کام کرنے کی صلاحیت کا ثبوت پیش کیا اور انہیں پار کرکے آگے بڑھے اسی طرح اس وقت بھی سخت حالات کو پار کرکے آگے بڑھیں گے کیونکہ یہ ہماری من کی سوچ نہیں، خارجی ناگزیری ہے جو ایک انتہائی تباہ شدہ ملک میں پیدا ہوئی ہے، کیونکہ ہماری خواہشات کے باوجود یورپی انقلاب نے دیر کی، اور ہماری تمناؤں کے برعکس جرمن سامراجیوں نے ہم پر حملہ کرنے کی جرأت کی۔

اب ہمیں یہ سیکھنا چاہئے کہ پسپا کیسے ہوتے ہیں۔ ہم لفاظی سے ناقابلِ یقین تلخ، افسوسناک حقیقت اپنے آپ سے نہیں چھپا سکتے، ہمیں کہنا چاہئے: خدا کرے کہ ہم نصف ضبط کے ساتھ پسپا ہوں۔ ہم ضبط کے ساتھ پسپا نہیں ہو سکتے، لیکن خدا کرے کہ ہماری پسپائی نیم ضابطے سے ہو تاکہ ہمیں کم از کم جسم کے بیمار حصے کو ایک حد تک جذب کرنے کی تھوڑی بہت مہلت مل جائے۔ مجموعی طور پر جسم صحت مند ہے، وہ بیماری سے شفا پالے گا۔ لیکن آپ یہ امید نہیں کر سکتے کہ شفا فوراً، یکایک ہوجائے گی، آپ بھگوڑی فوج کو نہیں روک سکتے۔ جب میں نے ایک نام نہاد بائیں بازو والے نوجوان دوست سے کہا: "رفیق، محاذ پر جائیے اور دیکھئے کہ فوج میں کیا ہو رہا ہے"، تو اس تجویز پر وہ بگڑ گئے۔ انہوں نے جواب دیا: "آپ لوگ ہمیں دور بھیجنا چاہتے ہیں تاکہ ہم یہاں انقلابی جنگ کے عظیم اصولوں کا پرچار نہ کر سکیں۔" ایسی تجویز کرنے کا میرا ہرگز مقصد یہ نہیں تھا کہ سیاسی مخالف دور بھیج دئے جائیں، میں نے صرف یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ جائیں اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ فوج نے کس بے نظیر طریقے سے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ہم یہ جانتے تھے اور اس سے پہلے بھی ہم اس حقیقت کی جانب اپنی آنکھیں بند نہیں کرسکتے تھے کہ فوج کا انتشار اس

Scanned by CamScanner

غیرمعمولی حد تک پہنچ گیا تھا کہ ہماری بندوقیں کوڑیوں کے مول جرمنوں کو بیچی گئی تھیں۔ ہمیں یہ معلوم تھا ، اسی طرح جیسے ہم جانتے تھے کہ فوج کو روکا نہیں جا سکتا ، اور یہ دلیل کہ جرمن حملہ نہیں کریں گے بڑی جوئے بازی تھا۔ اگر یورپی انقلاب کے شروع ہونے میں دیر ہے تو ہمیں سنگین ترین شکستوں کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ ہمارے پاس فوج نہیں ہے ، ہمارے پاس تنظیم کی کمی ہے ، کیونکہ اس وقت ہم ان دو مسائل کو حل نہیں کر سکتے۔ اگر آپ حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال نہیں سکتے ، اگر آپ کیچڑ میں اپنے پیٹ کے بل رینگ نہیں سکتے تو آپ انقلابی نہیں بلکہ باتونی ہیں ، اور یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ میں اسے پسند کرتا ہوں بلکہ ہمارے سامنے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے ، اور تاریخ ہم پر اس معنی میں مہربان نہیں ہے کہ وہ ہر جگہ بیک وقت انقلاب پختہ کرتی۔

واقعات اس طرح رونما ہو رہے ہیں کہ خانہ جنگی سامراج سے تصادم کی کوشش کی طرح شروع ہوئی ہے ، اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سامراج سرتاپا سڑگل گیا ہے اور ہر فوج میں پرولیتاری عناصر ابھر رہے ہیں۔ ہاں ، ہم عالمی انقلاب دیکھیں گے ، لیکن فی الحال یہ پریوں کی کہانی ہے ، پریوں کی ایک بے حد حسین کہانی — میں سمجھ سکتا ہوں کہ بچے حسین پریوں کی کہانی کیوں پسند کرتے ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی سنجیدہ انقلابی کو پریوں کی کہانیوں پر یقین کرنا زیب دیتا ہے؟ پریوں کی ہر کہانی میں حقیقت کا ایک عنصر ہوتا ہے : اگر آپ بچوں کو پریوں کی کہانیاں اس طرح نہ سنائیں کہ مرغ اور بلی انسان کی زبان میں بولتے ہیں تو وہ بالکل دلچسپی نہیں لیں گے۔ اسی طرح اگر آپ لوگوں سے کہیں کہ جرمنی میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی اور یہ ضمانت بھی دیں کہ سامراج سے تصادم کے بجائے عالمی پیمانے پر راست انقلاب (۳۸) ہوگا تو لوگ کہیں گے کہ آپ دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس طرح آپ ان مشکلات کو ، جن سے تاریخ نے ہمیں دوچار کیا ہے ، صرف اپنے ذہنوں میں اپنی خواہشات کے مطابق حل کریں گے۔ یہ اچھی بات ہوگی کہ جرمن پرولیتاریہ عملی اقدام کر سکے۔ لیکن کیا آپ نے اس کی پیمائش کرلی ہے ، کیا آپ نے ایسا آلہ دریافت کر لیا ہے جو دکھاتا ہے کہ جرمن انقلاب فلاں

Scanned by CamScanner

دن برپا ہوگا؟ نہیں، آپ یہ نہیں جانتے، اور ہمیں بھی اس کا علم نہیں ہے۔ آپ تاش کے اس پتے پر پوری بازی لگا رہے ہیں۔ اگر انقلاب برپا ہو گیا تو سب کچھ بچ جائے گا۔ بالکل ٹھیک! لیکن اگر وہ ہماری خواہش کے مطابق نہیں ہوا، اگر کل اس نے کامیابی حاصل نہیں کی تو پھر؟ تو پھر عوام آپ سے کہیں گے کہ آپ نے جواریوں کا رویہ اختیار کیا تھا — آپ نے ان سعید واقعات پر پوری بازی لگا دی تھی جو رونما نہیں ہوئے، آپ ان حالات کے لئے غیرموزوں ثابت ہوئے جو عالمی انقلاب نہ ہونے کے سبب واقعی پیدا ہوئے تھے، جو ناگزیر طور پر آئے گا، لیکن ابھی تک وہ پختہ نہیں ہوا ہے۔

ایک ایسا دور شروع ہوا ہے جب سرتاپا مسلح سامراج کے ہاتھوں ایسے ملک کو سخت شکستیں کھانی پڑ رہی ہیں جو اپنی فوج سبکدوش کرچکا ہے، جسے سبکدوش کرنا ہی تھا۔ جس بات کی میں نے پیش گوئی کی تھی وہ پوری طرح ثابت ہوئی: بریست امن کی جگہ اب ہمیں کہیں زیادہ ذلت‌آمیز امن قبول کرنا پڑ رہا ہے، اور اس کے ذمے دار وہ لوگ ہیں جنھوں نے اول الذکر امن قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ ہم جانتے تھے کہ فوج کی کمزوری کے سبب ہم سامراج کے ساتھ امن طے کر رہے ہیں۔ ہم میز پر لیب کنیخت کے پہلو بہ پہلو نہیں بلکہ ہوفمان (۳۹) کے ساتھ بیٹھے — اور اس طرح ہم نے جرمن انقلاب کی مدد کی۔ لیکن اب آپ جرمن سامراج کی مدد کر رہے ہیں کیونکہ آپ نے کروڑوں کی قیمت کی بندوقیں اور بم کے گولے سپرد کر دیے، اور ہر شخص جس نے فوج کی یہ حالت — ناقابل یقین حالت — دیکھی تھی وہ اس کی پیش گوئی کر سکتا تھا۔ ہر وہ ایماندار شخص جو محاذ سے آیا اس نے کہا کہ اگر جرمن ذرا بھی حملہ کرتے تو ہم لازمی طور پر اور قطعاً نیست‌ونابود ہو جاتے۔ ہم چند دنوں میں دشمن کا شکار بن جاتے۔

یہ سبق ملنے کے بعد ہم اپنی پھوٹ اور اپنے بحران پر قابو حاصل کر لیں گے، چاہے یہ بیماری کتنی ہی شدید ہو، کیونکہ ایک بے حد قابل اعتبار اتحادی ہماری مدد کرے گا — یہ ہے عالمی انقلاب۔ جب تیاسیت کے معاہدۂ امن (۴۰) کی توثیق کی بات کی جاتی ہے جو ناقابل یقین امن ہے اور بریست امن کے مقابلے میں کہیں زیادہ ذلت‌آمیز

اور قزاقانہ ہے تو میں کہتا ہوں : یقینی ، ہاں ۔ ہمیں ایسا کرنا چاہئے کیونکہ ہم معاملات کو عوام کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں ۔ اکتوبر اور نومبر میں انقلاب کے کامراں دور میں جو طریقۂ کار اندرونی طور پر ایک ملک میں استعمال کیا گیا تھا اس کا اطلاق ہمارے تخیل کے ذریعے عالمی انقلاب کے واقعات کے ارتقا پر کرنے کی کوشش کا لازمی نتیجہ ناکامی ہوگا ۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ سانس لینے کی مہلت خیالی پلاؤ ہے ، جب ایک اخبار جو اپنے آپ کو "کمیونسٹ" ۔ میرا خیال ہے لفظ "کمیون" سے ماخذ ہے ۔ کہتا ہے اور کالم پر کالم مہلت کے نظریے کی تردید کرنے کےلئے بھرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میں ایسے بےشمار گٹھ‌بند تضادوں اور پھوٹوں سے گزرچکا ہوں اور مجھے اس کا کافی تجربہ ہے ، مجھے یہ کہنا چاہئے کہ میرے ذہن میں یہ بات صاف ہے کہ یہ بیماری پارٹی کی گٹھ‌بند پھوٹوں کے پرانے طریقے سے شفا نہیں پائےگی کیونکہ زندگی اسے زیادہ تیزی سے شفا بخشےگی ۔ زندگی تیزی سے اپنے قدم بڑھا رہی ہے ۔ اس لحاظ سے وہ شاندار کام انجام دیتی ہے ۔ تاریخ اپنا انجن اتنی تیزرفتاری سے چلا رہی ہے کہ "کمیونسٹ" کے مدیر جب دوسرا شمارہ شائع کریں‌گے تو پیٹروگراد کے مزدوروں کی اکثریت اس کے خیالات سے مایوس ہونا شروع ہوجائےگی ، کیونکہ زندگی ثابت کر رہی ہے کہ سانس لینے کی مہلت ایک حقیقت ہے ۔ اب ہم امن کے عہدنامے پر دستخط کر رہے ہیں ، ہمیں مہلت ملےگی ، ہم مادروطن کے بہتر دفاع کےلئے اس سے فائدہ اٹھائیں‌گے ۔ کیونکہ اگر ہم نے جنگ جاری رکھی تو اس کے لئے ہمارے پاس دہشت سے بھاگتی ہوئی فوج ہے جسے ہمارے رفیق روک نہ سکتے ہیں اور نہ روک سکے اس لئے کہ جنگ وعظوں کے مقابلے میں زیادہ طاقتور ہے ، ہزاروں دلائل کے مقابلے میں زیادہ طاقتور ہے ۔ کیونکہ وہ خارجی حالت نہیں سمجھتے اس لئے وہ فوج کو نہیں روک سکے اور نہ روک سکتے ہیں ۔ اس بیمار فوج نے تمام جسم کو چھوت لگادی اور ہمیں ایک اور بےنظیر شکست کھانی پڑی ۔ جرمن سامراج نے انقلاب پر ایک نئی سخت ضرب لگائی ، انتہائی سخت ضرب ، کیونکہ ہم نے سامراج کی ضربوں کا سامنا مشین گنوں کے بغیر کرنے دیا ۔ لیکن ہم سانس لینے کے اس وقفے سے فائدہ اٹھائیں‌گے تاکہ عوام کو متحد ہونے اور لڑنے پر آمادہ کر سکیں اور روسی مزدوروں

Scanned by CamScanner

اور عوام سے کہیں : " اپنا ڈسپلن قائم کرو، اسے مضبوط بناؤ ورنہ تمہیں جرمن فوجی جوتے روندتے رہیں گے جیسا کہ اب روند رہے ہیں، اور تم لازمی طور پر اس وقت تک رندتے رہو گے جب تک کہ عوام لڑنا اور ایسی فوج تخلیق کرنا نہ سیکھ لیں جو دم دبا کر بھاگنے کی نہیں بلکہ بے اندازہ مصائب برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو "۔ یہ ناگزیر ہے کیونکہ ابھی تک جرمن انقلاب شروع نہیں ہوا ہے اور ہم اس کی ضمانت بھی نہیں دے سکتے کہ وہ کل شروع ہو جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ سانس لینے کی مہلت کے نظریے کو، جسے " کمیونسٹ "، کے مضامین کا سیلاب بالکل مسترد کر رہا ہے، خود زندگی پیش کر رہی ہے۔ ہر ایک دیکھ سکتا ہے کہ مہلت ایک حقیقت ہے اور ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ہمیں یقین تھا کہ چند دنوں میں ہم پیتروگراد کو ہاتھ سے کھو دیں گے، جب پیش قدمی کرتی ہوئی جرمن فوج کو صرف چند دن کا کوچ چاہئے تھا، جب ہمارے بہترین ملاح اور پوتیلوف کے مزدور (۴۱) اپنے عظیم جوش وخروش کے باوجود تنہا رہے، جب ناقابل یقین انتشار اور دہشت اس قدر چھا گئی کہ ہمارے سپاہی گاتچینا تک بھاگتے رہے، جب ایسے واقعات پیش آئے کہ ان مورچوں پر ہمارا دوبارہ قبضہ ہوا جنھیں ہم نے کھویا ھی نہ تھا — ایک ٹیلی گراف آپریٹر اسٹیشن آتا ہے اور بورڈ کے سامنے اپنی نشست پر بیٹھ کر یہ تار بھیجتا ہے : " کوئی جرمن نظر نہیں آتا۔ ہم نے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ "، چند گھنٹوں کے بعد مجھے فون پر ریلوے کمیسریات سے یہ خبر موصول ہوئی ہے : " ہم نے اگلے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہم یامبرگ کی جانب بڑھ رہے ھیں۔ کوئی جرمن نظر نہیں آتا۔ ٹیلی گراف آپریٹر اپنی جگہ پر ہے۔ "، اس قسم کی باتوں سے ہم دوچار ہوئے۔ گیارہ دنوں کی جنگ (۴۲) کی یہ ہے اصلی تاریخ۔ یہ سب ملاحوں اور پوتیلوف کے مزدوروں نے ہم سے بیان کیا جنھیں سوویتوں کی کانگرس میں مدعو کرنا چاھئے۔ انھیں صداقت بتانا چاھئے۔ یہ ایک ہولناک، تلخ، مایوس کن، تکلیف دہ اور شرمناک سچائی ہے، لیکن کئی سو گنی زیادہ مفید بھی ہے، اور روسی لوگ اسے سمجھ سکتے ھیں۔

Scanned by CamScanner

میری طرف سے ہر شخص کو عالمی راست انقلاب کا خواب دیکھنے کی اجازت ہے ، کیونکہ اسے آنا ہے ۔ ہر چیز اپنے وقت پر آتی ہے ، لیکن فی الحال سب سے پہلے ڈسپلن قائم کرنے اور احکام بجا لانے کا کام کیجئے تاکہ ہمارے پاس مثالی نظم ہو ، تاکہ مزدور چوبیس گھنٹوں میں سے کم از کم ایک گھنٹہ جنگی تربیت حاصل کر سکیں ۔ یہ حسین پریوں کی کہانیاں سنانے سے ذرا زیادہ مشکل کام ہے ۔ اسے ہم آج کر سکتے ہیں ، اس طرح آپ جرمن انقلاب کی ، عالمی انقلاب کی مدد کر سکتے ہیں ۔ ہمیں نہیں معلوم کہ مہلت کتنے دنوں تک رہےگی ، لیکن وہ ہمیں مل گئی ہے ۔ ہمیں فوج کو جتنی جلد ہو سکے سبکدوش کر دینا چاہئے ، کیونکہ یہ ایک بیمار عضو ہے ، اس اثنا میں ہم فنلینڈ کے انقلاب کی مدد کریں گے ۔

ہاں ، بلاشبہ ہم عہدنامے کی خلاف‌ورزی کر رہے ہیں ، ہم نے تیس یا چالیس بار اس کی خلاف‌ورزی کی ہے ۔ صرف بچے ہی یہ سمجھنے سے قاصر رہ سکتے ہیں کہ موجودہ دور میں جب نجات کا ایک طویل اور تکلیف دہ دور شروع ہو رہا ہے ، جس نے صرف ابھی سوویت اقتدار کو جنم دیا ہے اور اس کے ارتقا کی تین منزلوں کے ذریعے اسے بلند کیا ہے — صرف بچے ہی یہ سمجھنے سے قاصر رہ سکتے ہیں کہ ایسی صورت میں طویل ، چوکس جدوجہد لازمی ہے ۔ امن کا شرمناک عہدنامہ احتجاج پیدا کر رہا ہے ، لیکن جب "کمیونسٹ" کے رفیق جنگ کی بات کرتے ہیں تو وہ جذبات سے کھیلتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ لوگ غصے کے مارے اپنی مٹھیاں بھینچے ہوئے ہیں اور ان کی آنکھوں میں اپنے نوجوانوں کا خون ہے ۔ اور "کمیونسٹ" کے رفیق کیا کہہ رہے ہیں ؟ "طبقاتی شعور رکھنے‌والا انقلابی کبھی یہ برداشت نہیں کریگا ، وہ کبھی ایسی ذلت قبول نہیں کرےگا ۔" ان کے اخبار کا نام "کمیونسٹ" ہے لیکن ہونا چاہئے تھا "شلیاختیچ" * کیونکہ وہ چیزوں کو شلیاختیچ کے نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے جو ایک حسین انداز میں مر رہا ہے ، اس کا ہاتھ تلوار پر ہے اور وہ کہتا ہے : "امن ذلت‌آمیز ہے ، جنگ قابل تعظیم ہے ۔" وہ شلیاختیچ کے نقطۂ

---

* شلیاختیچ — ایک پولستانی رئیس ۔ (مترجم)

Scanned by CamScanner

نظر کی بنا پر بحث کرتے ہیں اور میری بحث کی بنیاد کسان کا نقطۂ نظر ہے۔

اگر میں اس وقت امن قبول کرتا ہوں جب فوج بھاگ رہی ہے، اسے بھاگنا ہی چاہئے اگر وہ ہزاروں جانیں ضائع کرنا نہیں چاہتی، تو میں اس واسطے اسے قبول کرتا ہوں کہ چیزوں کو بدتر ہونے سے روکا جا سکے۔ کیا عہدنامہ واقعی شرمناک ہے؟ ہر ذی فہم کسان اور مزدور کہے گا کہ میں ٹھیک ہوں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ امن قوتیں جمع کرنے کا ذریعہ ہے۔ تاریخ میں یہ موجود ہے — اسی کا میں ایک بار سے زیادہ حوالہ دے چکا ہوں — تیلسیت کے معاہدۂ امن کے بعد نپولین سے جرمنوں کی آزادی کا واقعہ۔ میں نے اس امن کو جان بوجھ کر تیلسیت کا امن کہا ہے، اگرچہ ہم نے وہ باتیں پوری کرنے کا ذمہ نہیں لیا ہے جو اس عہدنامے میں شامل تھیں، ہم نے یہ ذمہ نہیں لیا کہ دوسری قوموں کو مغلوب کرنے میں فاتح کی امداد کے لئے سپاہی فراہم کریں گے — تاریخ میں ایسے واقعات ہوئے ہیں اور یہ ہمارے ہاں بھی ہوں گے اگر ہم میدانی عالمی انقلاب پر تکیہ کرتے رہے تو۔ اس کا خیال رکھیے کہ تاریخ آپ پر فوجی غلامی کی یہ شکل بھی نہ ٹھونسے، اور قبل اس کے کہ اشتراکی انقلاب تمام ملکوں میں کامیاب ہو سوویت رپبلک غلامی میں نہ بدل جائے۔ تیلسیت میں نپولین نے جرمنوں کو ناقابل یقین شرمناک شرائط قبول کرنے پر مجبور کیا۔ اور اس امن پر کئی بار دستخط ہوئے۔ اس زمانے کے ہوفمان نے — یعنی نپولین نے — جرمنوں کو امن کے عہدنامے کی خلاف‌ورزی کرتے ہوئے کئی بار پکڑا اور موجودہ ہوفمان بھی ہماری اسی طرح گرفت کرے گا۔ صرف ہم اس کی احتیاط کریں گے کہ وہ ہمیں جلد نہ پکڑے۔

گذشتہ جنگ نے روسی عوام کو تکلیف دہ لیکن سنجیدہ سبق سکھایا۔ اس نے انہیں منظم ہونا، ضبط پیدا کرنا، قانون پر عمل کرنا، قابل مثال ڈسپلن قائم کرنا سکھایا۔ جرمنوں سے ڈسپلن سیکھیئے، اگر ایسا نہیں کیا تو عوام کی حیثیت سے ہم تباہ ہو جائیں گے، ہم ہمیشہ غلام بنے رہیں گے۔

تاریخ کا دھارا ایسا اور صرف ایسا ہی رہا ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ امن جنگ کے لئے سانس لینے کا وقفہ ہے، اور جنگ نسبتاً بہتر

Scanned by CamScanner

یا نسبتاً بدتر امن حاصل کرنے کا ذریعہ۔ بریسٹ میں قوتوں کا توازن ایسے امن کے مطابق تھا جو شکست کھائے ہوئے فریق کے گلے منڈھا گیا، لیکن وہ ذلت‌آمیز امن نہیں تھا۔ پسکوف میں قوتوں کے توازن نے امن کو شرمناک اور زیادہ ذلت‌آمیز بنا دیا، اور اگلی منزل پر پیتروگراد اور ماسکو میں جو امن ہم پر عائد کیا جائےگا وہ کئی گنا ذلت‌آمیز ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ سوویت اقتدار صرف ایک شکل ہے، جیسا کہ ماسکو کے ہمارے نوجوان دوستوں نے کہا *، اور ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ مافیہہ کو کسی انقلابی اصول پر قربان کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ روسی عوام کو یہ سمجھنے دیجئے کہ انہیں منضبط اور منظم ہونا چاہئے، تب وہ تیلسیت امن کے تمام عہدناموں کو برداشت کرلیں‌گے۔ آزادی کی جنگوں کی پوری تاریخ دکھاتی ہے کہ جب ان جنگوں میں وسیع پیمانے پر عوام حصہ لیتے ہیں تو آزادی جلد حاصل ہوتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ چونکہ تاریخ اس سمت میں بڑھتی ہے، ہم ایسی حالت سے دوچار ہوں‌گے جب امن جنگ میں بدل جائے، اور یہ آئندہ چند دنوں میں ہو سکتا ہے۔ ہر شخص کو تیار رہنا چاہئے۔ مجھے اس میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہے کہ جرمن نارووا کے قریب تیاری کررہے ہیں، اگر یہ صحیح ہے کہ اخباروں کی اطلاعات کے مطابق اس پر قبضہ نہیں کر لیا گیا ہے، اگر نارووا میں نہیں تو اس کے نزدیک، اگر پسکوف میں نہیں تو اس کے قریب جرمن دوسری جست میں پیتروگراد پر قبضہ کرنے کےلئے اپنی باقاعدہ سپاہ جمع کر رہے ہیں اور اپنی ریلیں تیار کر رہے ہیں۔ اور یہ درندہ خوب جست لگاتا ہے۔ وہ یہ ثابت کر چکا ہے۔ وہ پھر جست لگائےگا۔ اس بارے میں شبہے کی مطلق گنجائش نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں تیار رہنا چاہئے، جھنڈے لہرانے کے بجائے ہمیں مہلت کے ایک دن سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے کیونکہ پیتروگراد کو خالی کرنے کے واسطے ہم ایک دن کی مہلت سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، جس پر اگر قبضہ ہو گیا تو اس سے ہمارے لاکھوں پرولیتاریہ کو بےمثال صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں‌گی۔ میں دہراتا ہوں کہ میں عہدنامے پر دستخط

* ملاحظہ ہو اسی ایڈیشن کے صفحات ۶۵—۷۴ (ایڈیٹر)۔

Scanned by CamScanner

کرنے کےلئے تیار ہوں اور ایسا کرنا اپنا فرض تصور کرتا ہوں اگرچہ وہ بیس گنا یا سو گنا بھی زیادہ ذلت آمیز ہے تاکہ پیترو گراد کو خالی کرنے کےلئے کم از کم چند دن مل سکیں ، کیونکہ اس طرح میں مزدوروں کے مصائب میں کمی کر دوں گا ورنہ وہ جرمنوں کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ جائیں گے ، اس طرح میں پیترو گراد سے تمام سامان ، بارود وغیرہ ہٹا سکوں گا جس کی ہمیں ضرورت ہے ، اور یہ سب اس لئے کہ میں دفاع پسند ہوں کیونکہ میں فوج منظم کرنے کا حامی ہوں ، انتہائی دور عقب تک میں جہاں ہماری موجودہ سبکدوش بیمار فوج شفا پا رہی ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ مہلت کتنی ہوگی — ہم حالات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ مہلت طویل ہو ، یا صرف چند دن باقی رہے ۔ سب کچھ ہو سکتا ہے ، اسے نہ کوئی جانتا ہے اور نہ جان سکتا ہے ، کیونکہ بڑی طاقتیں کئی محاذوں پر پھنسی ہوئی ہیں ، پابند ہیں ، وہاں لڑنے پر مجبور ہیں ۔ ہوفمان کا رویہ اگر ایک طرف اس کا پابند ہے کہ سوویت ریپلک کو مسمار کر دیا جائے تو دوسری طرف اس کا بھی کہ اسے کئی محاذوں پر لڑنا ہے ، اور تیسری طرف یہ حقیقت کہ جرمنی میں انقلاب پختہ ہو رہا ہے ۔ اور ہوفمان کو یہ معلوم ہے ۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا دعوی ہے کہ وہ اس لمحے پیترو گراد اور ماسکو پر قبضہ نہیں کر سکتا ۔ لیکن وہ یہ کل کر سکتا ہے ، یہ بالکل ممکن ہے ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ایسے وقت جب فوج صریحاً بیمار ہے ، جب ہم ایک ایک لمحہ استعمال کر رہے ہیں خواہ کچھ بھی ہو تاکہ کم از کم ایک ہی دن کی مہلت مل جائے ، ہم کہتے ہیں کہ ہر اس سنجیدہ انقلابی کو جس کا عوام سے تعلق ہے اور جو جانتا ہے کہ جنگ کیا ہے ، عوام کیا ہیں لوگوں کو ضبط میں لانا چاہئے ، ان کے زخم بھرنا چاہئے ، انہیں نئی جنگ کےلئے ابھارنا چاہئے — یہ ہر انقلابی تسلیم کرے گا کہ ہم صحیح ہیں ، وہ یہ مانے گا کہ کوئی بھی شرمناک امن مناسب ہے کیونکہ یہ پرولیتاری انقلاب اور روس کے احیائو کے مفاد میں ہے ، کیونکہ اس سے بیمار عضو سے نجات ملنے میں مدد ملے گی۔ جیسا کہ ہر ذی فہم شخص سمجھتا ہے ، امن کے اس عہدنامے پر دستخط کرکے ہم اپنے مزدوروں کے انقلاب کو نہیں روکتے ۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ جرمنوں کے ساتھ امن طے کرکے ہم

Scanned by CamScanner

فوجی امداد دینا بند نہیں کرتے ، ہم فنلینڈوالوں کو ہتیار بھیج رہے ہیں لیکن فوجی دستے نہیں جو کارآمد ثابت نہیں ہوئے ۔

ہو سکتا ہے کہ ہم جنگ قبول کر لیں، یہ ممکن ہے کہ کل ہم ماسکو حوالے کر دیں اور پھر حملہ شروع کریں ۔ اگر لوگوں کے مزاج میں ضروری تبدیلی واقع ہو جائے تب ہی ہم دشمن کی فوج کے خلاف اپنی فوج کھڑی کر سکتے ہیں ۔ یہ تبدیلی بڑھ رہی ہے اور غالباً ، اس میں کافی وقت لگے ، لیکن وہ ضرور آئے گی جب عظیم عوام ایسی باتیں نہیں کہیں گے جو آج وہ کہہ رہے ہیں ۔ میں امن کی سخت ترین شرائط اس لئے قبول کرنے پر مجبور ہوں کہ میں خود اپنے آپ سے بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا وقت آچکا ہے ۔ جب احیائنو کا وقت آئے گا تو ہر شخص یہ محسوس کرے گا اور دیکھے گا کہ روسی احمق نہیں ہیں وہ سمجھے گا کہ وقتی طور پر ہمیں ضبط سے کام لینا چاہئے ، اور اس نعرے کو عملی جامہ پہنانا چاہئے — اور یہی ہماری پارٹی کانگریس اور سوویتوں کی کانگریس کا بھی بنیادی فریضہ ہے ۔

ہمیں نئے طریقے سے کام کرنا سیکھنا چاہئے ۔ یہ سب سے زیادہ مشکل بات ہے لیکن بالکل مایوس کن بھی نہیں ہے ۔ اس سے سوویت اقتدار منہدم نہیں ہوگا ، اگر اس کا انہدام ہم نے اپنے ہاتھوں سے صریحاً بےمعنی سہم پسندی کے ذریعہ نہیں کیا تو ۔ وقت آئے گا جب لوگ کہیں گے ، اب ہم اپنے کو مزید اذیتیں دینے کی اجازت نہیں دیں گے ۔ لیکن یہ صرف اس وقت ہوسکتا ہے جب ہم اس سہم پسندی پر راضی نہ ہوں بلکہ سخت حالات میں اور بےنظیر ذلت آمیز عہدنامے کے تحت اپنے آپ کو کام کرنے کا اہل ثابت کریں جس پر ہم نے ابھی ابھی دستخط کئے ہیں ، کیونکہ جنگ یا امن کا عہدنامہ ایسا تاریخی بحران حل نہیں کر سکتا ۔ اپنی شاہی تنظیم کے باعث جرمن عوام ۱۸۰۷ ء میں غلامی کی زنجیروں سے جکڑ دئے گئے ، کیونکہ جب کئی ذلت آمیز امن کے عہدناموں کے بعد ، جو پہلے مہلتوں میں تبدیل ہوئے اور پھر ذلتوں اور خلاف ورزیوں میں ، انھوں نے تیلسیت کے امن پر دستخط کئے ۔ عوام کی سوویت تنظیم ہمارا فریضہ زیادہ آسان بنائے گی ۔

ہمارا صرف ایک نعرہ ہونا چاہئے — جنگ کا فن ٹھیک طرح سیکھنا اور ریلوں کو باقاعدہ رکھنا ۔ ریلوں کے بغیر اشتراکی انقلابی جنگ

Scanned by CamScanner

لڑنا سراسر غداری ہوگی۔ ہمیں نظم قائم کرنا چاہئے ، ہمیں وہ تمام توانائی اور تمام قوت پیدا کرنی چاہئے جو انقلاب کے اندر سے بہترین عناصر ابھارے۔

اگر آپ کو سانس لینے کے لئے ایک گھنٹے کی بھی مہلت ملے تو اسے مضبوطی سے تھام لیجئے تاکہ آپ دور دراز عقب سے رابطہ قائم کر سکیں اور وہاں نئی فوج منظم کریں۔ ان خوش‌فہمیوں کو خیرباد کہدیجئے جن کے سبب زندگی کے حقائق نے آپ کو سزا دی اور مستقبل میں وہ اور زیادہ بےدردی سے آپ کو سزا دیں گے۔ ہمارے سامنے انتہائی تکلیف‌دہ شکستوں کا دور ہے ، اس وقت وہ ہمارے ساتھ ہے۔ اسے ہمیں ملحوظ رکھنا چاہئے ، ہمیں غیرقانونی حالات میں ، جرمنوں کی براہ‌راست غلامی کے حالات میں ثابت‌قدمی سے کام کرنے کےلئے تیار ہونا چاہئے — اس پر حسین پردہ ڈالنا فضول ہے ، یہ حقیقی تیلسیت کا امن ہے۔ اگر ہم اس طرح کام کر سکیں تو شکستوں کے باوجود ہم مکمل اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ فتح ہماری ہوگی۔ (تالیاں)

"پراودا" کے شمارے ۴۵ میں ۹ مارچ (۲۴ فروری) ۱۹۱۸ ء کو مختصر اخباری رپورٹ کی شکل میں شائع ہوئی۔

۱۹۲۸ ء میں "کل روس کمیونسٹ پارٹی (بولشویک) کے اجلاس اور کانفرنسوں کی رودادیں۔ مارچ ۱۹۱۸ ء کو ساتویں کانگریس" نامی کتاب میں مکمل شائع ہوئی۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳۶، صفحات ۲۶ — ۳۔

(۲)

مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ کے متعلق بحث پر آخری کلمات

۸ مارچ

رفیقو، مجھے چند نسبتاً کم اہم آرا و خیالات سے، اختتام سے شروع کرنے کی اجازت دیجئیے - رفیق بوخارین نے اپنی تقریر کے آخر میں ہمارا مقابلہ پیتلورا (۴۳) تک سے کر ڈالا - اگر وہ سمجھتے ہیں کہ واقعی ایسا ہے تو پھر وہ ایک ہی پارٹی میں ہمارے ساتھ کیوں ہیں؟ کیا یہ لفاظی نہیں ہے؟ واقعی اگر معاملات ایسے ہی ہوتے جیسا کہ انھوں نے کہا تو ہم ایک ہی پارٹی کے ممبر نہیں ہوتے - یہ حقیقت کہ ہم ساتھ ہیں دکھاتی ہے کہ ہم بوخارین سے ۹۰ فیصدی متفق ہیں - یہ صحیح ہے کہ انھوں نے یوکرین کے ساتھ غداری کرنے کی ہماری خواہش کے سلسلے میں انقلابی لفاظی سے کام لیا - مجھے یقین ہے کہ ایسی صریح احمقانہ بات پر مزید گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے - اب میں رفیق ریازانوف کو جواب دینا چاہتا ہوں — اور یہاں میں یہ کہوں گا کہ اسی طرح جیسے کہ ایک استثنی جو دس برس میں ایک بار ظہور میں آتا ہے لیکن قاعدے کو ثابت کرتا ہے — اسی طرح رفیق ریازانوف کی زبان سے اتفاق سے ایک سنجیدہ بات نکل گئی - (تالیاں -) انھوں نے کہا کہ لینن وقت حاصل کرنے کے لئے علاقے کو حوالے کرنا چاہتے ہیں - یہ تقریباً فلسفیانہ دلیل ہے - اس مرتبہ اتفاق ایسا ہوا کہ ہم نے رفیق ریازانوف کی زبان سے ایک سنجیدہ بات سنی - یہ صحیح ہے

Scanned by CamScanner

کہ یہ ایک جملہ ہی تھا۔ لیکن پوری طرح حقیقت کا اظہار کرتا ہے: وقت حاصل کرنے کی خاطر میں اصل فاتح کو علاقہ حوالے کرنا چاہتا ہوں۔ اصل نکتہ یہی اور صرف یہی ہے۔ اس کے علاوہ اور سب لفاظی ہے — انقلابی جنگ کی ضرورت، کسانوں کو بیدار کرنا وغیرہ۔ جب رفیق بوخارین معاملات کا تصور اس طرح کرتے ہیں گویا کہ جنگ ممکن ہونے کے متعلق دو رائیں ہو ہی نہیں سکتیں اور کہتے ہیں ''کسی بھی سپاہی سے پوچھ لیجئے'' (میں نے ان کے یہ الفاظ ہوبہو لکھ لئے تھے)— چونکہ وہ معاملے کو اس طرح پیش کرتے ہیں اور کسی بھی سپاہی سے پوچھنا چاہتے ہیں تو میں انہیں یہ جواب دوں گا: جس ''کسی بھی سپاہی'' سے میں نے بات کی وہ فرانسیسی افسر نکلا (۴۴)۔ فرانسیسی افسر نے جب مجھے دیکھا تو ظاہر ہے کہ اس کی آنکھوں سے غصے کی چنگاریاں اڑ رہی تھیں — کیا میں نے جرمنوں کے ہاتھوں روس نہیں بیچ دیا تھا؟ — اور اس نے کہا: ''میں شاہ‌پرست ہوں، میں فرانس میں بھی بادشاہت کا علم‌بردار ہوں، جرمنی کی شکست چاہتا ہوں، اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں سوویت اقتدار کا حامی ہوں۔ اگر وہ شاہ‌پرست ہے تو کیوں حمایت کرے گا؟ لیکن آپ کے بریست عہدنامے پر دستخط کرنے کا حامی ہوں کیونکہ یہ ضروری ہے۔'' تو یہ رہا ''کسی بھی سپاہی سے پوچھنا''۔ جو کچھ میں نے کہا ہے کوئی بھی سپاہی ایسا ہی کہے گا — ہم بریست عہدنامے پر دستخط کرنے کےلئے مجبور تھے۔ اب اگر بوخارین کی تقریر سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ ہمارے درمیان اختلافات بڑی حدتک کم ہو گئے ہیں تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کے حامی اس خاص نکتے پر پردہ ڈال رہے ہیں جس پر ہمارے اختلافات ہیں۔

اب اگر بوخارین عوام کو پست‌ہمت بنانے پر ہمارے خلاف گرج رہے ہیں تو وہ بالکل درست ہیں، لیکن وہ ہم پر نہیں بلکہ خود اپنے اوپر حملہ کر رہے ہیں۔ کس نے مرکزی کمیٹی کے اندر الجھنیں پیدا کیں؟ آپ نے رفیق بوخارین (قہقہے)۔ آپ کتنے ہی زور سے ''نہیں'' کیوں نہ چلائیں سچائی منظرعام پر آئے گی، یہاں پر ہم ایک رفیقانہ خاندان کی طرح ہیں، یہاں ہم اپنی کانگریس میں ہیں، ہمیں کوئی بھی چیز چھپانے کی ضرورت نہیں ہے، سچائی کو ضرور بیان کرنا

Scanned by CamScanner

اور صداقت یہ ھے کہ مرکزی کمیٹی میں تین رجحانات تھے -
چاھئے - ۱۷ فروری کو لوموف اور بوخارین نے ووٹ نہیں دیا - میں نے کہا ھے کہ رائےشماری کی روئداد شائع کی جائے اور اس کی نقلیں تیار کی جائیں تاکہ ھر پارٹی ممبر اگر چاھے تو سکریٹیریٹ میں جا سکے اور رائے شماری دیکھ سکے - ۲۱ جنوری کی تاریخی رائےشماری جو دکھاتی ھے کہ انھوں نے لغزش کی ھم نے نہیں، بالکل نہیں، ھم نے کہا : ” ھمیں بریست امن قبول کر لینا چاھئے — اس سے بہتر تمھیں کوئی اور چیز نہیں ملےگی — تاکہ ھم انقلابی جنگ کےلئے تیاری کر سکیں - “ اب ھمیں پیتروگراد کو خالی کرنے کےلئے پانچ دن مل گئے ھیں - اب وہ اپیل بھی شائع ھو چکی ھے جس پر کریلینکو اور پودووئسکی (۴۵) کے دستخط ھیں - ان کا بائیں‌بازو والوں میں شمار نہیں کیا جا سکتا، بوخارین نے یہ کہہ کر ان کی توھین کی کہ کریلینکو کو ” گھسیٹا “ گیا ھے گویا کہ جو کچھ کریلینکو نے رپورٹ کیا وہ ھماری اختراع تھی - جو کچھ انھوں نے کہا اس سے ھمیں پورا اتفاق تھا، یہ تھے معاملات، کیوں‌کہ جو کچھ میں نے کہا تھا اس کا ثبوت ان فوجیوں نے پیش کیا تھا، اور آپ نے یہ کہہ کر معاملے کو ٹال دیا کہ جرمن حملہ نہیں کریں‌گے - اس حالت کا اکتوبر سے کیسے مقابلہ کیا جا سکتا ھے جب اسلحات کا سوال ھی پیدا نہیں ھوا تھا؟ اگر آپ حقائق کا لحاظ کرنا چاھتے ھیں تو اس کا لحاظ کیجئے — اس بیان پر اختلاف شروع ھوا کہ ھم ایسی جنگ نہیں چھیڑ سکتے جو سراسر ھمارے لئے نقصان‌دہ ھے - جب رفیق بوخارین نے اپنی اختتامی تقریر اس گرجدار سوال سے شروع کی ” کیا مستقبل‌قریب میں جنگ ممکن ھے؟ “ تو اس پر مجھے سخت تعجب ھوا - میں نے بلا پس‌وپیش جواب دیا کہ ھاں، یہ ممکن ھے، لیکن آج ھمیں امن قبول کرنا چاھئے - اس میں کوئی تضاد نہیں ھے -

ان مختصر ملاحظات کے بعد اب میں پچھلے مقررین کو تفصیلی جواب دوں‌گا - جہاں تک رادیک کا تعلق ھے انھیں میں مستثنی قرار دیتا ھوں - لیکن ایک دوسری تقریر بھی تھی، رفیق اوریتسکی کی - ان کی تقریر میں کانوسا، (۴۶) ” غداری “، ” پسپا ھوگئے “، ” تھالی کے بینگن بن گئے “ کے علاوہ اور تھا کیا؟ کیا آپ نے یہ تنقید

بائیں بازو کے اشتراکی انقلابی اخبار سے تو مستعار نہیں لی ہے ؟ رفیق بوبنوف نے ہمیں وہ بیان پڑھ کر سنایا جسے مرکزی کمیٹی کو ان ممبروں نے پیش کیا تھا جو اپنے آپ کو بہت بائیں بازو والے تصور کرتے ہیں اور جنھوں نے تمام دنیا کے سامنے اس ممتاز مثال کا مظاہرہ کیا :

" مرکزی کمیٹی کا رویہ بین الاقوامی پرولیتاریہ پر ضرب لگا رہا ہے "۔

کیا یہ کھوکھلی لفاظی کے علاوہ اور کچھ ہے ؟ " یہ تمام دنیا کی نظروں کے سامنے کمزوری کا مظاہرہ کرنا ہے ! " ہم کس طرح مظاہرہ کر رہے ہیں ؟ امن کی تجویز کرکے ؟ کیونکہ ہماری فوج بھاگ کھڑی ہوئی ہے ؟ کیا ہم نے یہ ثابت نہیں کیا کہ اس لمحے جرمنی کے ساتھ جنگ چھیڑنے اور بریست امن قبول نہ کرنے کا مطلب دنیا کو یہ دکھانا ہوگا کہ ہماری فوج بیمار ہے اور لڑنا نہیں چاہتی ؟ جب بوبنوف نے یہ دعوی کیا کہ پس و پیش بالکل ہماری پیدا کی ہوئی ہے تو یہ بالکل کھوکھلا تھا ، یہ اس وجہ سے ہوا کہ ہماری فوج بیمار ہے ۔ دیر یا سویر مہلت ملنا ہی تھی ۔ اگر ہماری حکمت عملی صحیح ہوتی تو ہمیں ایک ماہ سانس لینے کی مہلت مل جاتی ، لیکن کیونکہ آپ کی حکمت عملی غلط تھی تو ہمیں صرف پانچ دن ملے ہیں — یہ بھی غنیمت ہے ۔ جنگوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ بعض اوقات حواس باختہ فوج کو روکنے کے لئے چند دن بھی کافی ہوتے ہیں ۔ جو شخص اس وقت یہ شیطانی امن قبول نہیں کرتا ، اس پر دستخط کرنے کو تیار نہیں ہے وہ لفاظی میں استاد ہے ، حکمت عملی کا ماہر نہیں ۔ اور یہ افسوسناک ہے ۔ جب مرکزی کمیٹی کے ارکان سمجھے " کمزوری کے مظاہرے " ، " غداری " کی بابت لکھتے ہیں تو وہ انتہائی ضرررساں ، کھوکھلی اور طفلانہ لفاظی کا اظہار کرتے ہیں ۔ ہم نے اپنی کمزوری کا مظاہرہ اس وقت لڑنے کی کوشش کرکے کیا جب مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تھا ، جب ہمارے خلاف حملہ ناگزیر تھا ۔ جہاں تک پسکوف کے کسانوں کا تعلق ہے ہم انہیں سوویتوں کی کانگریس میں یہ سنانے کے لئے بلائیں گے کہ جرمنوں کا عوام کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے تاکہ وہ خوف زدہ بھگوڑے سپاہی کا مزاج بدل سکیں ، اس کا خوف دور ہو اور وہ کہیں : " یہ وہ جنگ نہیں ہے جسے بولشویکوں نے ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا ، یہ تو نئی جنگ ہے جسے جرمن سوویت اقتدار کے خلاف

کر رہے ہیں۔ ،، تب صحت‌یابی حاصل ہوگی۔ لیکن آپ جو سوال اٹھا رہے ہیں اس کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ یہ مہلت کب ختم ہوگی۔

اب مجھے ساتھی تروتسکی کے نقطۂ نظر کے متعلق کچھ کہنا چاہئے۔ ان کی سرگرمیوں کے دو پہلو ہیں۔ جب انھوں نے بریست میں گفت‌وشنید شروع کی اور پروپیگنڈے کے لئے اس کا خوبی کے ساتھ استعمال کیا تو ہم سب نے ساتھی تروتسکی کی حمایت کی۔ انھوں نے میرے ساتھ اپنی بات‌چیت کے ایک حصے کا حوالہ دیا ہے، لیکن میں یہاں یہ اضافہ کر دوں کہ ہمارے درمیان سمجھوتہ ہوا تھا کہ ہم اس وقت تک ڈٹے رہیں گے جب تک کہ جرمن الٹی‌میٹم نہ دے دیں، اور الٹی‌میٹم کے بعد ہم مطالبات مان لیں گے۔ جرمنوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔ انھوں نے ہم سے ۷ دنوں میں سے ۵ دن چھین لئے (۴۷)۔ تروتسکی کا طریقۂ‌کار اس وقت تک صحیح تھا جب تک اس کا مقصد معاملات کو طول دینا تھا، لیکن وہ اس وقت غلط ہوگیا جب یہ اعلان کیا گیا کہ جنگ کی حالت ختم ہو گئی لیکن امن پر دستخط نہیں ہوئے۔ میں نے بالکل واضح طور پر تجویز کیا تھا کہ امن طے کیا جائے۔ ہمیں بریست امن سے بہتر کوئی اور چیز نہیں مل سکتی تھی۔ اب یہ ہر شخص پر واضح ہے کہ اس طرح ہمیں ایک مہینے کی مہلت مل جاتی اور ہم کچھ بھی ضائع نہ کرتے۔ چونکہ تاریخ کا دھارا اسے بہا چکا ہے تو اسے یاد کرنا بے‌سود ہے، لیکن بوخارین کے یہ کہنے پر ہنسی آتی ہے: ”زندگی ثابت کریگی کہ ہم صحیح تھے۔ ،، میں صحیح تھا کیونکہ میں نے بہت پہلے ۱۹۱۵ء میں لکھا تھا: ”ہمیں جنگ لڑنے کی تیاری کرنا چاہئے، وہ ناگزیر ہے، وہ آنےوالی ہے، وہ آئےگی*،،۔ لیکن ہمیں امن کو قبول کرنا تھا اور فضول ڈینگیں مارنے کی کوشش نہیں کرنی تھی۔ اور چونکہ جنگ آنےوالی ہے اس لئے اور بھی زیادہ ضروری تھا کہ امن کو قبول کیا جائے۔ اب ہم پیٹروگراد کا انخلا آسان کر رہے ہیں۔ ہم اسے آسان کر چکے ہیں — یہ ایک حقیقت ہے۔ جب ساتھی تروتسکی یہ نیا مطالبہ کرتے ہیں: ”وعدہ کرو کہ وینی‌چینکو (۴۸) کے ساتھ امن

---

* یہاں ذکر ہے لینن کے مضمون ”کئی مقالے،، کا (ایڈیٹر)۔

Scanned by CamScanner

طے نہیں کروگے ،، تو میں جواب دیتا ہوں کہ یہ ذمےداری میں کسی حالت میں بھی قبول نہیں کروں گا۔ اگر کانگریس یہ ذمےداری قبول کرتی ہے تو نہ میں اور نہ میرے ہم‌خیال اس کے لئے جوابدہ ہونگے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک رسمی فیصلے سے ہم پھر اپنے ہاتھ پیر باندھ لیں‌گے اور داؤپیچ کے واضح راستے پر چلنے کی کوشش نہیں کریں‌گے — جب ممکن ہو تو پسپائی ، اور کبھی کبھی حملہ۔ جنگ کے زمانے میں رسمی فیصلوں سے اپنے ہاتھ پیر کبھی نہ باندھنے چاہئے۔ جنگوں کی تاریخ سے ناواقفیت ، اس سے لاعلمی کہ عہدنامہ قوت جمع کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے مضحکہ‌خیز بات ہے — میں پروشیا کی تاریخ بیان کر چکا ہوں۔ بعض لوگ بالکل بچوں کی طرح ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نے عہدنامے پر دستخط کر دیے تو اس کا مطلب اپنے آپ کو شیطان کے ہاتھوں بیچ دینا ہے اور دوزخ کی آگ میں جانا ہے۔ جب جنگوں کی تاریخ سے صاف ظاہر ہے کہ شکست کے بعد عہدنامے پر دستخط کرنے کا مقصد قوت جمع کرنا ہے تو یہ خیال اور بھی مضحکہ‌خیز ہو جاتا ہے۔ تاریخ میں اس کی مثالیں ملتی ہیں جب ایک جنگ کے فوراً بعد دوسری جنگ شروع ہوئی ، ہم یہ سب بھول چکے ہیں ، ہم دیکھتے ہیں کہ پرانی جنگ ... * میں بدل رہی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو رسمی فیصلوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے باندھ سکتے ہیں اور پھر تمام ذمےدار عہدے بائیں‌بازو کے اشتراکی انقلابیوں کو دے سکتے ہیں۔ ہم یہ ذمےداری قبول نہیں کریں‌گے۔ اس مسئلے پر پھوٹ کی مطلق خواہش نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ زندگی آپ کو سکھائےگی — ۱۲ مارچ زیادہ دور نہیں ہے (۹۴) ، آپ کو کافی مواد مل جائےگا۔

ساتھی تروتسکی کہتے ہیں کہ یہ سراسر غداری ہوگی۔ میری رائے میں یہ بالکل غلط نقطۂ‌نظر ہے۔ اسے ٹھوس بنیاد پر ثابت کرنے کےلئے میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں : دو آدمی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں ، ان پر دس آدمی حملہ کرتے ہیں ، ایک آدمی مقابلہ کرتا ہے اور دوسرا بھاگ جاتا ہے — یہ غداری ہے۔ لیکن فرض کیجئے کہ

---

* لفظ بہ لفظ لکھی ہوئی روئداد میں چند الفاظ غائب ہیں (ایڈیٹر)۔

Scanned by CamScanner

دو فوجیں ہیں جو ایک ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہیں اور ان کے خلاف ۵ فوجیں لڑ رہی ہیں۔ ایک فوج کو دو لاکھ گھیر لیتے ہیں اور دوسری فوج کو اس کی مدد کرنا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ باقی تین لاکھ دشمن سپاہی گھات میں اسے پھانسنے کے لئے بیٹھے ہیں کیا دوسری فوج کو پہلی فوج کی مدد کے لئے جانا چاہئے؟ ہرگز نہیں۔ یہ نہ غداری ہے اور نہ بزدلی۔ تعداد کے معمولی اضافے نے تمام تصورات بدل دئے، یہ ایک عام سپاہی بھی جانتا ہے۔ یہ کوئی ذاتی رائے کا معاملہ نہیں ہے۔ اس طرح عمل کرکے میں اپنی فوج بچا لیتا ہوں، دوسری فوج پکڑ لی جائے، میں اپنی فوج محفوظ رکھ سکوں گا، میرے اتحادی ہیں، میں اتحادیوں کے آنے تک انتظار کروں گا۔ دلیل پیش کرنے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ جب فوجی دلائل دوسری باتوں کے ساتھ گڈمڈ کر دیے جاتے ہیں تو پھر کھوکھلی لفاظی کے علاوہ اور کچھ نہیں رہتا۔ سیاست کی جانب ایسا طرز عمل اختیار نہیں کیا جاتا۔

جو کچھ کیا جا سکتا تھا ہم کرچکے ہیں۔ عہدنامے پر دستخط کرکے ہم نے پیتروگراد بچا لیا ہے، چاہے یہ چند دن کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ (سکریٹری اور مختصرنویس یہ تحریر نہ کریں)۔ عہدنامے کے مطابق ہمیں فنلینڈ سے اپنی فوجیں ہٹا لینا چاہئے، یہ فوجیں جو صریحاً بیکار ہیں۔ لیکن فنلینڈ کو اسلحات پہنچانے سے ہمیں کوئی نہیں روکتا۔ اگر چند دن پہلے پیتروگراد کا سقوط ہو جاتا تو شہر پر دہشت چھا جاتی اور ہم کوئی بھی چیز نہیں لے جا سکتے تھے۔ لیکن ان پانچ دنوں میں ہم نے فن لینڈ کے اپنے رفیقوں کی مدد کی ہے — کتنی یہ میں نہیں بتاؤں گا، اسے وہ خود جانتے ہیں۔

یہ اعلان کہ ہم نے فن لینڈ کے ساتھ غداری کی ہے طفلانہ لفاظی ہے۔ ہم نے ٹھیک وقت پر جرمنوں کے سامنے پسپائی کرکے فن لینڈوالوں کی مدد کی۔ پیتروگراد کے سقوط سے روس کبھی ختم نہیں ہوگا — یہ کہنے میں بوخارین ہزار بار حق بجانب ہیں۔ لیکن اگر ہم نے بوخارین کی طرح داؤپیچ کئے تو ہم اچھے انقلاب کو بھی ختم کر سکتے ہیں۔ (قہقہے)

ہم نے نہ فن لینڈ کے ساتھ غداری کی ہے اور نہ یوکرین کے ساتھ۔ کوئی بھی طبقاتی شعور رکھنے والا مزدور ہم پر اس کا الزام نہیں لگا

Scanned by CamScanner

سکتا ۔ جتنی ممکن ہے ہم مدد کر رہے ہیں ۔ ہم نے اپنی فوج سے ایک بھی اچھا آدمی الگ نہیں کیا ہے اور کریں گے بھی نہیں ۔ آپ کہتے ہیں کہ ہوفمان ہمیں پکڑ لے گا ، یقینی وہ ایسا کر سکتا ہے، اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں ، لیکن اس کے لئے اسے کتنے دن لگیں گے ، یہ اسے نہیں معلوم اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ ہمارے پکڑے جانے کے متعلق آپ کے دلائل قوتوں کے توازن کے بارے میں دلائل ہیں جن کے متعاق میں بعد میں کہوں گا ۔

اب یہ وضاحت کرنے کے بعد کہ میں تروتسکی کی تجویز کیوں قطعی طور پر قبول کرنے سے قاصر ہوں — سیاست کی جانب ایسا رویہ اختیار نہیں کیا جا سکتا — میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ رادیک نے ہمارے سامنے یہ مثال پیش کی ہے کہ ہماری اس کانگریس میں رفیق کس طرح کھوکھلی لفاظی سے دستبردار ہوئے ہیں جس سے اوریتسکی اب بھی چمٹے ہوئے ہیں ۔ میں یقینی ان کی تقریر میں کھوکھلی لفاظی کے لئے ان پر الزام نہیں لگا سکتا ۔ انھوں نے کہا : '' اس میں ذرہ برابر بھی غداری اور شرم کی بات نہیں ہے ، اس لئے کہ یہ بات صاف ہے کہ آپ نے بے پناہ فوجی قوت کے سامنے پسپائی کی ''۔ اس اندازے سے تروتسکی کے رویے پر سخت ضرب لگتی ہے ۔ جب رادیک نے کہا : '' ہمیں دانت بھینچ کر اپنی قوتوں کو تیار کرنا چاہئے '' تو وہ صحیح تھے — میں اس سے پوری طرح متفق ہوں : ڈینگیں مت ماریئے، دانت بھینچ کر تیاری کیجئے ۔

اپنے دانت بھینچئے ، ڈینگیں مت ماریئے ، اپنی قوتیں جمع کیجئے ۔ انقلابی جنگ آئے گی ، اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ اختلاف رائے تیلسیت کے امن پر ہے — کیا ہم اسے قبول کریں یا نہیں ؟ بدترین صورت‌حال یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک بیمار فوج ہے ، اور اس لئے مرکزی کمیٹی کی واحد پختہ پالیسی ہونی چاہئے ، اور اس پر نہ اختلاف رائے ہو اور نہ وہ درمیانی راہ جس کے حامی رفیق بوخارین بھی ہیں ۔ میں مہلت پر رنگ نہیں چڑھا رہا ہوں ، کوئی نہیں جانتا کہ یہ کتنی مدت تک رہے گی ، مجھے بھی یہ معلوم نہیں ہے ۔ مجھے مجبور کرکے یہ کہلوانے کی کوشش کہ مہلت کتنے عرصے تک رہے گی مضحکہ‌خیز ہے ۔ جب تک خاص خاص ریلوے لائنوں پر ہمارا قبضہ ہے ہم یوکرین

Scanned by CamScanner

فنلینڈ کو امداد دیتے رہیں گے - ہم سہلت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، اور داؤپیچ چل رہے ہیں، پسپا ہو رہے ہیں -
جرمن مزدور سے اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ روسی لوگ نخریلے ہیں کیوں کہ اب یہ بات صاف ہے کہ جرمن اور جاپانی سامراج حملہ کرنے والے ہیں — یہ بات ہر ایک کے لئے صاف ہو جائے گی - بولشویکوں کا گلا گھونٹنے کے علاوہ جرمن مغرب میں کسی اور کا بھی گلا گھونٹنا چاہتے ہیں، ہر چیز کھچڑی کی طرح ہے، اس جنگ میں ہم داؤپیچ سے کام لیں گے اور یہ ضروری ہے -

جہاں تک رفیق بوخارین کی تقریر کا تعلق ہے تو میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جب ان کے پاس دلائل کی کمی ہوتی ہے، تو وہ اوریتسکی کی طرح بات پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں: " عہدنامہ ہمارے لئے ذلت آمیز ہے - " یہاں دلائل کی کوئی ضرورت نہیں - اگر ہماری ذلت ہوئی ہے تو ہمیں کاغذات اکٹھا کرکے چلتے پھرتے نظر آنا چاہئے - اگرچہ ہماری ذلت ہوئی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ہماری حالت بہت کمزور ہو گئی ہے - رفیق بوخارین نے طبقاتی بنیاد پر ہماری حالت کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا کرنے کے بجائے ماسکو کے ایک مرحوم ماہرمعاشیات کے بارے میں ایک لطیفہ بیان کر دیا - جب آپ نے ہمارے طریقۂ کار اور اناج کی سٹےبازی کے درمیان کچھ تعلق دریافت کر لیا — یہ واقعی مضحکہ‌خیز ہے — تو آپ یہ بھول گئے کہ مجموعی طور پر طبقے کا، اناج کے سٹےبازوں کا نہیں، طبقے کا رویہ ظاہر کرتا ہے کہ روسی بورژوازی اور ان کے کاسہ‌لیس — اخبار " دیلو نرودا " اور " نووایا ژیزن " میں لکھنےوالے اپنی تمام کوشش اس پر صرف کر رہے ہیں کہ ہم جنگ میں بھڑ جائیں - آپ اس طبقاتی حقیقت پر زور نہیں دیتے - اس لمحے جرمنی کے خلاف اعلان‌جنگ کرنے کا مطلب روسی بورژوازی کی اشتعال انگیزی کا شکار بننا ہوگا - یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، اس لئے کہ آج ہمیں ختم کرنے کا یہ انتہائی یقینی — میں یہ نہیں کہتا کہ قطعاً یقینی کیوں کہ کوئی بات قطعاً یقینی نہیں ہوتی — راستہ ہے - جب رفیق بوخارین نے کہا کہ زندگی ان کے ساتھ ہے، آخرکار ہم انقلابی جنگ تسلیم کرلیں گے تو وہ ایک آسان فتح منا رہے تھے چونکہ ہم نے ۱۹۱۵ء میں ہی انقلابی جنگ

Scanned by CamScanner

کے ناگزیر ہونے کی پیش بینی کر دی تھی۔ ہمارے اختلافات اس پر تھے : کیا جرمن حملہ کریں گے یا نہیں ، ہمیں حالت‌جنگ کے خاتمے کا اعلان کرنا چاہئے یا نہیں ، انقلابی جنگ کے مفاد میں ہمیں مہلت حاصل کرنے کی خاطر اپنے علاقے سے دستبردار ہوتے ہوئے پسپا ہونا چاہئے یا نہیں۔ حکمت‌عملی اور سیاست انتہائی ممکن ذلت‌آمیز امن کے عہدنامے کی حتمی طور پر تجویز کرتی ہیں۔ ایک بار اگر ہم اس طریقۂ کار کو تسلیم کر لیں تو ہمارے تمام اختلافات کافور ہو جائیں گے۔

مختصر روئداد کی شکل میں ”ربوچیے کریستیانسکی نیژے گوردسکی لیستوک“ کے شمارہ ۵۴ میں ۱۹ (۶) مارچ ۱۹۱۸ء کو شائع ہوئی۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۶، صفحات ۲۷–۳۴۔

(۳)

مرکزی کمیٹی کی رکنیت سے "بائیں بازو والے کمیونسٹوں" کے انکار پر تجویز

اس کانگریس کی رائے میں پارٹی کے اندر موجودہ حالت کے پیش نظر مرکزی کمیٹی میں شامل ہونے سے انکار خاص طور پر ناپسندیدہ ہے چونکہ یہ انکار اصولاً عام طور پر ان کے لئے ناقابل اجازت ہے جو پارٹی کا اتحاد چاہتے ہیں اور آج انکار اتحاد کے لئے دھرا خطرہ ہے۔

کانگریس اعلان کرتی ہے کہ اگر مرکزی کمیٹی ایسا اقدام کرے جس سے کوئی متفق نہ ہو تو وہ مرکزی کمیٹی کو چھوڑ کر نہیں بلکہ اعلان کر کے اپنی ذمے داری سے بری ہو سکتا ہے۔

کانگریس کو پوری طرح امید ہے کہ رفقا عوامی تنظیموں سے صلاح ومشورہ کرنے کے بعد اپنے استعفے واپس لے لیں گے، لہذا کانگریس استعفے کے اعلان کو مدنظر رکھے بغیر انتخابات عمل میں لا رہی ہے۔

۸ مارچ ۱۹۱۸ء کو لکھا گیا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف،
پانچواں روسی ایڈیشن،
جلد ۳٦، صفحہ ٦۹۔

Scanned by CamScanner

”بائیں بازو والے کمیونسٹوں“ کے رویے پر تبصرہ

بریست امن طے پانے کے بعد بعض رفیق جو اپنے آپ کو ”بائیں بازو والے کمیونسٹ“ کہتے ھیں انھوں نے پارٹی کے اندر حزب مخالف قائم کر لیا ھے اور نتیجے میں ان کی سرگرمیاں آھستہ آھستہ بڑھ کر پارٹی ڈسپلن کی مکمل طور پر غیروفادارانہ اور ناقابل اجازت خلاف ورزی کی شکل اختیار کر رھی ھیں۔

رفیق بوخارین نے مرکزی کمیٹی کی رکنیت قبول کرنے سے انکار کر دیا ھے جس کے لئے پارٹی کانگریس نے انھیں منتخب کیا تھا۔

رفقا اسمرنوف، اوبولینسکی اور یاکوفلیوا نے عوامی کمیساروں کے عہدوں اور اعلی معاشی کونسل کے تجارتی منیجر کی جگہ سے استعفے دیدیے ھیں۔

یہ اقدام قطعاً غیروفادارانہ اور غیررفیقانہ ھیں جو ڈسپلن کی خلاف ورزی کے مترادف ھیں۔ اور مندرجۂ بالا رفیقوں کا یہ رویہ پھوٹ کی جانب ایک قدم تھا اور اب بھی ھے۔

۸ اور ۱۸ مارچ ۱۹۱۸ء کے درمیان تحریر کیا گیا۔ پہلی بار لینن کی متفرقات کی جلد ۱۱ میں ۱۹۲۹ء میں شائع ھوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳٦، صفحہ ۷۷۔

ہمارا آج کا خاص فریضہ

تو بدبخت بھی ہے ، بہتات بھی ہے
تو شہہ زور بھی ہے، کمزور بھی ہے —
مادر روس! (۵۰)

آج کل تاریخ انسانی ایک فیصلہ کن اور انتہائی مشکل موڑ پر ہے ، اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ موڑ دنیا کی نجات کے لئے بےحد اہمیت رکھتا ہے۔ یہ جنگ سے امن کی جانب موڑ ہے۔ لٹیروں کے درمیان جنگ سے ، جو ان میں سے سب سے زیادہ طاقتور کے ہاتھوں لوٹ کھسوٹ کو تقسیم کرنے کے نئے نظام کے قیام کے لئے لاکھوں محنت کش اور استحصال کئے جانے والے لوگوں کو جنگ کی بھٹی میں جھونک رہے ہیں ، سرمایے کے جوئے سے آزادی کی خاطر ظالموں کے خلاف مظلوں کی جنگ کی جانب۔ یہ موڑ ہے مصیبتوں ، کرب ، فاقہ کشی اور تذلیل کے غار سے ابھر کر کمیونسٹ سماج کے روشن مستقبل ، عالمی خوشحالی اور پائدار امن کی جانب۔ تو پھر اس پر حیرت نہیں ہونا چاہئے کہ اس تیز موڑ کے تیزترین نقطوں پر ، جب چاروں طرف پرانا نظام زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ دھماکے سے ٹوٹ رہا ہے اور منہدم ہو رہا ہے اور ناقابل بیان مصائب سے گھرا ہوا ایک نیا نظام جنم لے رہا ہے تو ایسے لوگ بھی ہیں جن کے دماغ پھر گئے ہیں ، کچھ ناامیدی کے شکار ہیں اور کچھ بعض اوقات بڑی تلخ حقیقت سے بچنے کے لئے حسین اور موہ لینے والی لفاظی میں مکتی حاصل کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

روس جو سامراج سے کمیونسٹ انقلاب کی جانب تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کی قسمت میں تاریخ کے سب سے زیادہ تیز موڑ کو انتہائی وضاحت سے دیکھنا اور اس کی آزمائش سے گزرنا لکھا ہے۔ چند ہی دنوں میں ہم نے ایک سب سے پرانی ، طاقتور ، وحشیانہ اور ظالم بادشاہت کا قلع قمع کر دیا۔ چند ہی مہینوں کے اندر ہم بورژوازی کے ساتھ صلح جوئی اور پیٹی بورژوا خوش فہمیوں سے پیچھا چھڑانے کے کئی ادوار سے گزرے ، جن کے لئے دوسرے ملکوں کو دھائیاں درکار ہیں۔ چند ہی ہفتوں کے دوران ہم نے بورژوازی کا تختہ الٹنے کے بعد خانہ جنگی میں اس کی مزاحمت کچل ڈالی۔ ہم نے وسیع وعریض ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بولشویزم کی کامیابی کا فاتحانہ جلوس نکالا۔ ہم نے محنت کش لوگوں کی انتہائی پست پرت کو جو زار شاہی اور بورژوازی کے ظلم کی چکی میں پس رہی تھی نجات اور آزاد زندگی تک ابھارا۔ ہم نے سوویت ریپبلک قائم کی ، اسے مستحکم بنایا ، جو بہترین بورژوا پارلیمانی ریپبلکوں کے مقابلے میں ہر لحاظ سے برتر اور زیادہ جمہوری ہے۔ ہم نے پرولیتاریہ کی آمریت قائم کی جس کی غریب کسانوں نے حمایت کی اور اشتراکی اصلاحات کا وسیع فہم پذیر نظام شروع کیا۔ ہم نے تمام دنیا کے کروڑوں مزدوروں میں اپنی طاقت پر اعتماد پیدا کیا اور ان کے دلوں میں جوش وخروش کی جوت جگائی۔ ہر جگہ ہم نے عالمی مزدور انقلاب کرنے کی اپیل کی۔ ہم نے سارے ملکوں کے سامراجی لٹیروں کو للکارا۔

پھر چند دنوں میں ایک سامراجی لٹیرے نے ہم نہتوں پر حملہ کرکے ہمیں زمین پر پچھاڑ دیا۔ اس نے ہمیں ناقابل اعتبار بوجھل اور ذلت آمیز امن پر دستخط کرنے کے لئے مجبور کیا۔ یہ اس کی قیمت تھی کہ ہم نے سامراجی جنگ کے آهنی پنجے سے اپنے آپ کو آزاد کرنے کی کوشش کی خواہ یہ مختصر ترین عرصے کے لئے ہی کیوں نہ تھی۔ یہ لٹیرا روس کو تباہ کرنے ، اس کا گلا گھونٹنے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں اتنا ہی زیادہ بے رحم ہو جاتا ہے جتنے زیادہ ڈراؤنے طریقے سے اس کے ملک پر مزدوروں کے انقلاب کا سایہ پڑتا ہے۔

ہم ” تیلسیت ،، امن پر دستخط کرنے کے لئے مجبور تھے۔ اس سلسلے میں ہمیں اپنے آپ کو دھوکہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں

Scanned by CamScanner

تلخ اور سادہ صداقت کو ہمت سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر براہ‌راست دیکھنا چاہئے ۔ ہمیں شکست ، ملک کی تقسیم ، غلامی ، ذلت کے غار کو پوری طرح اس کی تہہ تک ناپنا چاہئے جہاں اب ہمیں دھکیل دیا گیا ہے ۔ جتنی زیادہ وضاحت سے ہم اسے سمجھیں گے نجات حاصل کرنے کی ہماری قوت‌ارادی اتنی ہی زیادہ پختہ اور مضبوط ہوگی ، غلامی سے آزادی کی جدوجہد کے‌لئے پھر اٹھ کھڑے ہونے کا جذبہ اور زیادہ بڑھے گا ، اور ہر قیمت پر روس کو بدبخت بے بس نہ رکھنے اور اسے ہر لحاظ سے طاقتور اور خوشحال بنانے کی ضمانت دینے کا ہمارا مصمم عزم مستحکم ہوگا ۔

روس طاقتور اور خوشحال بن سکتا ہے کیوں‌کہ بہرحال اب بھی ہمارے پاس اتنا کافی رقبہ اور قدرتی دولتیں ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو اگر افراط سے نہیں تو مناسب ضروریات زندگی دستیاب ہو سکتی ہیں ۔ ہماری قدرتی دولتیں آبادی اور شاندار توانائی جس سے عظیم انقلاب نے لوگوں کو تخلیقی قوتیں عطا کی ہیں ، یہ سب ایسا کافی سواد ہے جس سے واقعی طاقت‌ور اور خوشحال روس تعمیر کیا جا سکتا ہے ۔

روس طاقتور اور خوشحال بنے‌گا اگر وہ ہر قسم کی مایوسی اور ہر قسم کی لفاظی کو خیرباد کہدے ، اگر وہ دانت بھینچ کر اپنی تمام قوتیں جمع کرے اور اپنے ہر اعصاب اور ہر عضلے پر زور دے ، اگر وہ سمجھ لے کہ نجات کا راستہ صرف عالمی اشتراکی انقلاب کا راستہ ہے جس کے ہم علم‌بردار ہیں ۔ اس راستے پر آگے قدم بڑھاؤ شکستوں سے دل نہ توڑ کر ، ایک ایک اینٹ چن کر اشتراکی سماج کی مضبوط بنیاد ڈالو ، ضبط اور ضبط‌خود قائم کرنے کے‌لئے انتھک کام کرو ، تنظیم ، نظم ، کارگزاری اور لوگوں کی تمام قوتوں کے درمیان ہم‌آہنگ تعاون کو مستحکم کرو ، پیداوار اور تقسیم کا ہمہ‌پہلو حساب کتاب اور کنٹرول رائج کرو — یہ ہے فوجی طاقت اور اشتراکی قوت تعمیر کرنے کا راستہ ۔

ایک سچے اشتراکی کو سخت شکست کھانے کے بعد ڈینگ مارنا یا ناامیدی کا شکار ہو جانا زیب نہیں دیتا ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ ہماری حالت مایوس کن ہو گئی ہے اور اب ہمارے لئے صرف یہ باقی

Scanned by CamScanner

رہ گیا ہے کہ اس مشکل امن کی نمائندگی کرنے والی " شرمناک "، موت (پولینڈ کے شرفا کے نقطہء نظر سے) اور ناامید جدوجہد میں " بہادر " موت میں سے کسی ایک کو منتخب کریں - اور یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ " تیلسیت " کے امن پر دستخط کرکے ہم نے اپنے نصب العین یا اپنے دوستوں کے ساتھ غداری کی ہے - ہم نے کسی کے ساتھ غداری نہیں کی ، ہم نے کسی بھی مکر کو نہ تو مقدس قرار دیا اور نہ اسے چھپایا ، ہم نے ہر ایک دوست یا رفیق کو مصیبت کی حالت میں ہر طریقے سے جو ہمارے بس میں ہے اور ہر چیز سے جو ہمارے پاس ہے امداد دینے سے انکار نہیں کیا - ایک جنرل جو اپنی باقی فوج کو اس وقت ملک کے قلب میں ہٹاتا ہے جب اسے شکست ہو چکی ہے ، یا وہ دہشت سے بھاگ کھڑی ہوئی ہے یا جو انتہائی ابتر حالت میں ہے اس پسپائی کی ایک سخت اور ذلت آمیز امن کے ذریعے حفاظت کرتا ہے ، اپنی فوج کے اس حصے کے ساتھ غداری کرنے کا مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا جسے وہ امداد دینے سے قاصر ہے اور جسے دشمن نے جدا کر دیا ہے - جب فوج انتشار اور پست ہمتی کا شکار ہو تو ایسا جنرل جو کچھ بچایا جا سکتا ہے اسے بچانے کا واحد طریقہ منتخب کرکے ، ناعاقبت اندیشی سے بازی لگانے سے انکار کرکے ، لوگوں سے تلخ حقیقت کو نہ چھپا کر ، " وقت حاصل کرنے کی خاطر علاقہ حوالے کرکے "، ہر ممکن مہلت سے فائدہ اٹھا کر خواہ وہ انتہائی قلیل ھی کیوں نہ ہو تاکہ وہ اپنی قوتیں جمع کر سکے اور اپنی فوج کو آرام کرنے یا صحت یاب ہونے کا موقع دے اپنا فرض انجام دیتا ہے -

ہم نے " تیلسیت " امن پر دستخط کئے ھیں - جب ۱۸۰۷ء میں نپولین اول نے پروشیا سے تیلسیت کے امن پر زبردستی دستخط کرائے تو فاتح نے جرمنوں کی تمام فوج تہس نہس کر ڈالی ، ان کے دارالخلافے پر قبضہ کر لیا اور تمام بڑے بڑے شہروں پر بھی ، وھاں اپنی پولیس متعین کی ، مفتوح کو امدادی دستے فراہم کرنے پر مجبور کیا تاکہ وہ نئی قزاقانہ جنگیں چھیڑ سکے اور چند جرمن ریاستوں کے ساتھ ایک دوسرے کے خلاف معاھدے کرکے جرمنی کے حصے بکھرے کر ڈالے - بایں ھمہ ، ایسے امن کے باوجود جرمن عوام ختم نہیں ہوئے ، انھوں نے

Scanned by CamScanner

اپنی قوتیں جمع کیں اور وہ اپنی حریت‌وآزادی کا حق سنوانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ان تمام لوگوں کے لئے جو سوچنے کے قابل ہیں اور اس کے لئے تیار بھی ہیں تیلسیت کا امن (جو اس دور میں جرمنوں پر عائد کئے ہوئے کئی سخت اور ذلت‌آمیز عہدناموں میں سے صرف ایک تھا) واضح طور پر دکھاتا ہے کہ یہ خیال کس قدر طفلانہ ہے کہ ہر حالت میں سخت امن کا مطلب تباہی کے بےتھاہ غار میں گرنا ہے اور جنگ بہادری اور نجات کے راستے پر لے جاتی ہے۔ جنگوں کے دور ہمیں سکھاتے ہیں کہ تاریخ میں امن نے اکثر مہلت کا کام دیا اور وہ نئی لڑائیوں کے لئے قوتیں جمع کرنے کا ذریعہ بنا۔ تیلسیت کا امن جرمنی کے لئے انتہائی ذلت آمیز تھا لیکن ساتھ ہی وہ زبردست قومی احیائے نو کی جانب ایک سنگ‌میل بنا۔ اس وقت تاریخی حالات ایسے تھے کہ اس احیائے نو کو صرف بورژوا ریاست کے خطوط پر ہی استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اس وقت، ایک سو سے بھی زیادہ سال پہلے تاریخ مرتب کرنے‌والے مٹھی بھر اشرافیہ اور معدودے چند بورژوا دانش‌ور تھے اور مزدور کسان عوام اونگھ رہے تھے یا سو رہے تھے۔ چنانچہ اس وقت تاریخ انتہائی سست رفتاری سے رینگتی رہی۔

لیکن اب سرمایہ‌داری نے ثقافت کی سطح عام طور پر اور عوام کی ثقافت خاص طور پر کہیں زیادہ بلند کر دی ہے۔ جنگ نے عوام کو جھنجوڑ ڈالا ہے، اس کی بےشمار ہولناکیوں اور مصائب نے انھیں بیدار کر دیا ہے۔ جنگ نے تاریخ کی رفتار تیز کر دی ہے اور وہ ریلوے انجن کی رفتار سے دوڑ رہی ہے۔ آج لاکھوں اور کروڑوں عوام آزادی کے ساتھ تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔ سرمایہ‌داری اب اشتراکیت کے لئے پختہ ہو چکی ہے۔

چنانچہ اگر آج روس "تیلسیت" امن سے قومی احیاءِ نو کی جانب، ایک عظیم محب‌وطن جنگ کی جانب بڑھ رہا ہے — مسلمہ طور پر — تو اس کا بہاؤ بورژوا ریاست کی سمت میں نہیں بلکہ عالمی اشتراکی انقلاب کی سمت میں ہے۔ ہم ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء سے دفاع پسند ہیں۔ ہم "مادروطن کے دفاع" کے حق میں ہیں، لیکن ہم جس محب وطن جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں وہ اشتراکی مادروطن کے دفاع کے لئے، مادروطن

Scanned by CamScanner

کی طرح اشتراکیت کی خاطر ، سوویت ریپبلک ، یعنی اشتراکیت کی عالمی فوج کے ایک دستے کے واسطے جنگ ہے -

" جرمنوں سے نفرت کرو ، جرمنوں کو قتل کرو "— یہ نعرہ تہا عام یعنی بورژوا حب‌الوطنی کا - لیکن ہم کہتے ہیں : " سامراجی لٹیروں سے نفرت کرو ، سرمایہ‌داری سے نفرت کرو ، سرمایہ‌داری کو موت نصیب ہو " اور ساتھ ہی " جرمنوں سے سیکھو ! جرمن مزدوروں کے ساتھ برادرانہ اتحاد پر ثابت‌قدم رہو - وہ ہماری امداد کرنے میں پیچھے ہیں - ہم وقت سے کھیل رہے ہیں ، ہم ان سے ملیں گے ، وہ ہماری مدد کرنے ضرور آئیں گے - "

ہاں ، جرمنوں سے سیکھو ! تاریخ پرپیچ وخم طریقے سے اور چکروں سے گزرکر بڑھ رہی ہے - یہ بھی حسن‌اتفاق ہے کہ جرمن بربریت پسند سامراج کے مجسمہ ہونے کے علاوہ ڈسپلن کے اصولوں ، تنظیم ، جدید مشینی صنعت کی بنیاد پر ہم‌آہنگ تعاون اور صحیح حساب کتاب اور نگرانی کے بھی مجسمہ ہیں -

اور ہم میں اسی کی کمی ہے - یہی ہمیں سیکھنا چاہئے - ہمارے عظیم انقلاب کو اسی کی ضرورت ہے تاکہ ہم فاتحانہ ابتدا کے بعد سخت آزمائشوں سے گزر کر کامراں منزل تک پہنچ سکیں - روسی اشتراکی ریپبلک کو اسی کی ضرورت ہے تاکہ وہ بدبخت اور کمزور نہ رہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طاقتور اور خوشحال ہو جائے -

۱۱ مارچ ۱۹۱۸ ء
" ازویستیا " شمارہ ۴۶ ،
۱۲ مارچ ۱۹۱۸ ء

لینن کا مجموعۂ تصانیف ،
پانچواں روسی ایڈیشن ،
جلد ۳۶ ، صفحات ۸۲—۸۷ -

سوویتوں کی چوتھی هنگامی کل روس کانگرس
۱۴ — ۱۶ مارچ ۱۹۱۸ء

(۱)
امن کے عہدنامے کی توثیق پر رپورٹ
۱۴ مارچ

رفیقو! آج همیں ایک ایسے سوال کو طے کرنا هے جو روسی انقلاب کے ارتقا میں موڑ کی حیثیت رکھتا هے، نه صرف روسی انقلاب بلکه بین الاقوامی انقلاب کے ارتقا میں بھی، اور اس ناگوار امن کے بارے میں صحیح فیصله کرنے کے لئے جسے سوویت اقتدار کے نمائندوں نے بریست لیتوفسک میں طے کیا اور جس کی منظوری یا توثیق کے لئے سوویت اقتدار آپ سے پوچھتا هے — اس سوال کا صحیح فیصله کرنے کے لئے همارے لئے پہلے سے زیاده ضروری هے که هم اس موڑ کے تاریخی مفهوم کو سمجھیں جس پر هم رکے هیں، اب تک انقلاب کے ارتقا کی بنیادی خصوصیت کو، سخت شکست کے خاص سبب کو اور شدید آزمائشوں کے زمانے کو جس سے هم گزرے هیں سمجھیں۔

میرے خیال میں اس سوال پر سوویت پارٹیوں کے درمیان (۵۱) اختلافات کا سرچشمه یه هے که بعض لوگ سامراج کے هاتھوں سوویت ریپبلک کی شکست پر بجا اور جائز غصے کے جذبے کے آسانی سے شکار هو جاتے هیں، وه کبھی کبھی آسانی سے مایوس هو جاتے هیں، بجائے اس کے که انقلاب کے ان تاریخی حالات پر غور کریں جو موجوده امن کے وقت تک ظاهر هوئے اور امن کے بعد وه همیں کیسے معلوم هوتے هیں ایسا کرنے بجائے وه اپنے فوری جذبات کی بنیاد پر انقلاب کے طریقهٔ کار

Scanned by CamScanner

کے سوالات کا جواب دینے کی کوشش کرتے ھیں - انقلابوں کی ساری تاریخ بهرحال همیں یه سکھاتی هے که جب همارے سامنے کوئی عوامی تحریک هو یا طبقاتی جدوجهد خاص طور پر آج کل کی جدوجهد کی طرح جب وہ اس وقت نه صرف ایک واحد ملک کے کونے کونے میں پھیل رهی هے جو واقعی زبردست ملک هے بلکه تمام بین الاقوامی تعلقات کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رهی هے ـ ایسی صورت میں همیں اپنے طریقهٔ کار کی بنیاد سب سے پهلے خارجی حالت کے تخمینے کو بنانا چاهئے ، همیں اس وقت تک انقلاب کے ارتقا کی تجزیاتی طور پر پڑتال کرنی چاهئے اور اس کا سبب بھی دریافت کرنا چاهئے که انقلاب نے ایسا خطرناک اور تیز موڑ کیوں لیا جو همارے لئے بےحد نقصان دہ هے -

اگر هم اپنے انقلاب کے ارتقا کو اس نقطهٔ نظر سے دیکھیں تو همیں صاف نظر آئے گا که ابھی تک وہ نسبتاً اور زیادہ‌تر خیالی خودکفالت اور عارضی طور پر بین الاقوامی تعلقات سے آزاد دور سے گزرا هے - فروری ۱۹۱۷ء سے اس سال ۱۱ فروری تک جب جرمن حمله شروع هوا همارے انقلاب نے جو راسته طے کیا هے وہ بنیادی طور پر آسان اور فوری کامیابیوں کا راسته تھا - اگر هم اس انقلاب کے ارتقا کا بین الاقوامی پیمانے پر صرف روسی انقلاب کے نقطهٔ نظر سے مطالعه کریں تو هم دیکھیں گے که گذشته سال هم تین ادوار سے گذرے هیں - پهلا دور وہ تھا جب روس کے مزدور طبقے نے تمام ترقی یافته طبقاتی شعور رکھنے والے اور سرگرم کسانوں کے ساتھ جسے نه صرف پیٹی بورژوازی بلکه بڑے بورژوازی کی بھی حمایت حاصل تھی چند دنوں میں بادشاهت کا تخته الٹ دیا - اس حیرت‌انگیز کامیابی کی تشریح یوں کی جا سکتی هے که ایک طرف روسی عوام نے ۱۹۰۵ء کے تجربے سے انقلابی جدوجهد کی صلاحیت کا بڑا محفوظ ذخیره جمع کر لیا تھا ، اور دوسری جانب روس جو انتهائی پسمانده ملک تھا اس نے جنگ میں تمام دوسرے ملکوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ تکلیفیں برداشت کی تھیں اور خاص طور پر پهلے اس منزل میں داخل هو گیا تھا جب پرانے نظام کے تحت جنگ جاری رکھنا قطعی ناممکن تھا -

اس مختصر طوفان‌خیز کامیابی کے ساتھ جب ایک نئی تنظیم کی تشکیل هوئی ـ مزدوروں ، سپاهیوں اور کسانوں کی سوویتیں ـ اس کے

8—1309

Scanned by CamScanner

بعد ہمارے انقلاب کے عبور کے طویل مہینے شروع ہوئے ، اور یہ وہ دور ہے جب بورژوا حکومت کو سوویتوں نے براہ‌راست کمزور کر دیا اور جسے سمجھوتے باز پیٹی بورژوا پارٹیوں مینشویکوں اور اشتراکی انقلابیوں نے برقرار رکھا اور مضبوط بنایا ، اس حکومت کے وہ حامی تھے - یہ حکومت سامراجی جنگ اور خفیہ سامراجی عہدناموں کی حامی تھی ، اس نے مزدوروں کو وعدوں پر زندہ رکھا ، کوئی بھی سرگرمی نہیں دکھائی اور معاشی تباہی کی حالت برقرار رکھی - اسی دور میں سوویتوں نے اپنی قوتیں جمع کیں ، یہ دور ہمارے لئے ، روسی انقلاب کےلئے طویل تھا ، یہ دور روسی انقلاب کےلئے طویل تھا لیکن بین الاقوامی نقطۂ نظر سے مختصر کیونکہ بہت سے آگے بڑھے ہوئے ملکوں میں پیٹی بورژوا خوش فہمیوں، مختلف پارٹیوں ، گروپوں اور رجحانات کے درمیان سمجھوتے بازی کو مغلوب کرنے میں مہینے نہیں بلکہ طویل دہائیاں صرف ہوئیں - ۲۰ اپریل سے اس لمحے تک کی مدت جب کیرینسکی نے دوبارہ سامراجی جنگ شروع کی (اس کی جیب میں خفیہ سامراجی عہدنامہ تھا) یعنی جون تک فیصلہ کن تھی - اس دوسرے دور میں جولائی میں ہماری شکست اور کورنیلوف کی بغاوت بھی شامل ہے ، صرف عوامی جدوجہد کے تجربے کے ذریعہ ، صرف جب مزدور طبقے اور کسان عوام نے خود اپنے تجربے سے محسوس کیا ، ان وعظوں سے نہیں کہ پیٹی بورژوا سمجھوتے بازی فضول ہے ، صرف اسی وقت ایک لمبے سیاسی ارتقا کے بعد ، طویل تیاریوں اور پارٹی گروپوں کے مزاج اور خیالات میں تبدیلیوں کے بعد اکتوبر انقلاب کے واسطے زمین ہموار ہوئی - تب ہی روسی انقلاب اپنے تیسرے دور کی ابتدائی منزل میں داخل ہوا ، اور یہ منزل عالمی انقلاب سے علحدہ یا عارضی طور پر جدا تھی -

یہ تیسرا یا اکتوبر کا دور، تنظیم کا دور انتہائی مشکل تھا - ساتھ ہی یہ سب سے بڑی اور تیزترین کامرانیوں کا دور بھی تھا - اکتوبر کے بعد ہمارے انقلاب نے — اس انقلاب نے جس نے اقتدار انقلابی پرولیتاریہ کو سپرد کر دیا تھا — اس کی آمریت قائم کی اور اس کے لئے پرولیتاریہ اور غریب کسانوں کی وسیع اکثریت کی حمایت حاصل کی — اکتوبر کے بعد ہمارے انقلاب نے کامیاب فاتحانہ پیش‌قدمی شروع کی - تمام روس میں استحصال کرنے والوں ، زمینداروں اور بورژوازی کی مزاحمت کی شکل

Scanned by CamScanner

میں خانہ‌جنگی شروع ہو گئی جسے سامراجی بورژوازی کے ایک حصے کی حمایت حاصل تھی۔

خانہ‌جنگی شروع ہو گئی اور اس جنگ میں سوویت اقتدار کے دشمنوں کی قوتیں، محنت کشوں اور استحصال کئے جانےوالے عوام کے دشمنوں کی قوتیں ہیچ ثابت ہوئیں۔ خانہ‌جنگی سوویت اقتدار کی ایک مکمل فتح تھی کیونکہ اس کے مخالف استحصال کرنےوالوں، زمینداروں اور بورژوازی کو نہ تو سیاسی حمایت حاصل تھی اور نہ معاشی، چنانچہ ان کے حملے ڈھیر ہو گئے۔ ان کے خلاف جدوجہد اتنی زیادہ فوجی عمل نہیں تھی جتنی کہ پرچار۔ ایک پرت کے بعد دوسری پرت نے، عوام کے ایک جتھے کے بعد دوسرے جتھے نے یہاں تک کہ محنت کش کزاکوں نے بھی استحصال کرنےوالوں کو چھوڑ دیا جو انھیں سوویت اقتدار سے علحدہ رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

پرولیتاریہ کی آمریت اور سوویت اقتدار کی کامیاب فاتحانہ پیش‌قدمی کا یہ دور جب استحصال کے شکار روسی محنت کش عوام کی عظیم اکثریت قطعی طور پر اور اٹل طریقے سے سوویت اقتدار کے ساتھ ہو گئی — یہ دور روسی انقلاب کے ارتقا کا مختتم اور بلندترین نقطہ بن گیا جو تمام وقت بظاہر عالمی سامراج سے آزاد ترقی کی منزلیں طے کرتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ملک، جو انتہائی پسماندہ تھا اور ۱۹۰۵ء کے تجربے کی بدولت انقلاب کےلئے سب سے زیادہ تیار تھا، اس قابل ہوا کہ تیزی کے ساتھ، آسانی سے اور باقاعدہ ایک طبقے کے بعد دوسرے طبقے کے ہاتھ میں اقتدار دے، مختلف قسم کے سیاسی گروپوں سے آزاد ہوکر آخرکار وہ سیاسی ڈھانچہ حاصل کر لے جو نہ صرف روسی انقلاب کا بلکہ مغربی یورپ کے مزدور انقلابوں کا قول فیصل تھا، کیونکہ سوویت اقتدار کو روس میں مستحکم کر لیا گیا ہے اور اسے محنت کش اور استحصال کئے جانےوالے عوام کی مکمل حمایت حاصل ہے، کیونکہ اس نے وہ پرانا ریاستی آلہ توڑ پھوڑ ڈالا ہے جو ظلم کا ذریعہ تھا اور ایک نئی اور بلند شکل کی ریاست کی بنیاد ڈالی ہے جس کا ابتدائی نمونہ پیرس کمیون تھا۔ کمیون نے پرانی ریاستی مشینری ختم کر دی تھی اور اس کی جگہ عوام کی مسلح فوج نے لے لی تھی، اس نے بورژوا پارلیمانی جمہوریت کی جگہ

Scanned by CamScanner

محنت کش عوام کی جمہوریت قائم کی تھی جس نے استحصال کرنے والوں کو خارج رکھا تھا اور باقاعدہ ان کی مزاحمت کو دبایا تھا۔

اس دور میں روسی انقلاب نے یہی کیا، اور یہی سبب ہے کہ روسی انقلاب کا ایک چھوٹا ہراول حصہ اس خیال میں تھا کہ روسی انقلاب کی یہ تیز فاتحانہ پیش‌قدمی مکمل کامیابی میں تبدیل کی جا سکتی ہے۔ یہی ان کی غلطی تھی کیونکہ جب روسی انقلاب بڑھ رہا تھا، روس میں ایک طبقے کے بعد دوسرے طبقے کو ریاستی اقتدار حوالے کر رہا تھا اور صرف روس کی حدود کے اندر طبقاتی مصالحت سے اپنے آپ کو آزاد کر رہا تھا — یہ دور تاریخی لحاظ سے صرف اس لئے برقرار رہا کہ سوویت اقتدار کے خلاف اپنی پیش قدمی میں عالمی سامراج کے لٹیرے دیوپیکر عارضی طور پر روک دئے گئے تھے۔ وہ انقلاب جس نے چند دنوں میں بادشاہت کا تختہ الٹ دیا، چند ماہ میں بورژوازی کے ساتھ مصالحت کے امکانات ختم کر دئے اور چند ہفتوں کی خانہ جنگی میں بورژوازی کی تمام تر مزاحمت توڑ ڈالی، وہ انقلاب، اشتراکی ریپبلک کا انقلاب سامراجی طاقتوں کے پہلو بہ پہلو، بین‌الاقوامی لٹیروں اور عالمی سامراج کے وحشی درندوں کے درمیان صرف اس لئے زندہ رہ سکتا تھا کیونکہ بورژوازی آپس میں مہلک لڑائی میں دست و گریباں تھے اور روس کے خلاف حملہ کرنے میں مفلوج تھے۔

اور پھر وہ دور شروع ہوا جو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، جسے ہم تکلیف سے محسوس کر رہے ہیں، روسی انقلاب کےلئے تباہ کن شکستوں اور سخت آزمائشوں کا دور، وہ دور جب انقلاب کے دشمنوں کے خلاف تیز، براہ‌راست اور علانیہ حملہ ختم ہو چکا ہے اور اس کی جگہ ہم تباہ کن شکستوں سے دوچار ہیں اور ایسی قوت کے سامنے پسپا ہو رہے ہیں جو ہمارے مقابلے میں بے‌پناہ زیادہ ہے، عالمی سامراج اور مالیاتی سرمایے کی قوت کے سامنے، ساری بورژوازی کی فوجی طاقت کے سامنے جس نے چھوٹی قوموں کی لوٹ کھسوٹ، ظلم اور ان کا گلا گھونٹنے کے مفاد میں ہمارے خلاف اپنے جدید ترین اسلحات اور اپنی تنظیم مرکوز کر رکھی ہے۔ ہمیں ان کی سطح تک اپنی قوتیں بلند کرنے کے متعلق سوچنا پڑا، ہمیں انتہائی مشکل فریضے سے دوچار ہونا پڑا، ہمیں ایسے دشمنوں کا براہ‌راست مقابلہ کرنا پڑا جو رومانوف اور

Scanned by CamScanner

کیرینسکی سے مختلف تھے جن کے بارے میں سنجیدہ رویہ اختیار کرنے کی ضرورت نہ تھی ، ھمیں بین‌الاقوامی سامراجی بورژوازی کا اس کی تمام فوجی قوت کا سامنا کرنا پڑا ، ھمیں عالمی لٹیروں کے دوبدو کھڑا ہونا پڑا - بین‌الاقوامی اشتراکی پرولیتاریہ سے امداد ملنے میں دیر ھونے کے پیش‌نظر ھمیں قدرتی طور پر اپنے ھی پیروں پر کھڑے ھوکر ان قوتوں سے تصادم سول لینا پڑا ، اور ھمیں تباہ کن شکست برداشت کرنا پڑی -

تاریخ کا یہ باب مصیبت‌خیز شکستوں کا ، پسپائی کا باب اور ایسا باب ھے جب ھمیں اپنی پوزیشن کے چھوٹے سے حصے کو بھی محفوظ کرنا چاھئے ، سامراج کے سامنے پسپائی کرکے ، اس وقت کا انتظار کرکے جب عام طور پر بین‌الاقوامی حالات میں تبدیلیاں ھوں‌گی ، جب یورپی پرولیتاریہ کی قوتیں ھماری مدد کو آئیں‌گی ، وہ قوتیں جو موجود ھیں اور پختہ ھو رھی ھیں لیکن جو اپنے دشمن سے اتنی آسانی کے ساتھ نہیں نمٹ سکیں جس طرح ھم اپنے دشمن سے نمٹے - یہ فراموش کرنا بہت بڑی خوش فہمی ھوگی اور بہت بڑی غلطی بھی کہ روسی انقلاب کےلئے ابتدا کرنا آسان تھا لیکن اس کے لئے آگے قدم بڑھانا مشکل ھے - یہ ناگزیر ھے کیونکہ ھمیں انتہائی پسماندہ اور سڑے گلے سیاسی نظام سے شروع کرنا پڑا - یورپی انقلاب کو بورژوازی کے خلاف ابتدا کرنی ھے ، کہیں زیادہ سنجیدہ دشمن کے خلاف اور بے‌انتہا زیادہ مشکل حالات میں - یورپی انقلاب کا شروع ھونا کہیں زیادہ مشکل ھوگا - ھم خود دیکھ رھے ھیں کہ اس کے لئے اس نظام میں پہلا شگاف ڈالنا بے‌انتہا مشکل ھے جو انقلاب کو روک رھا ھے - یورپی انقلاب کے لئے دوسری اور تیسری منزلوں میں داخل ھونا کہیں زیادہ آسان ھوگا اور آج دنیا میں انقلابی اور رجعت‌پرست طبقات کی قوتوں کے درمیان جو صف‌بندی ھے اس کے پیش نظر اور کچھ ھو بھی نہیں سکتا - واقعات کی رفتار میں اسی خاص موڑ کو وہ لوگ ھمیشہ نظرانداز کرتے ھیں جو موجودہ حالت کو ، انقلاب کی انتہائی مشکل حالت کو ، تاریخی نقطۂ‌نظر سے نہیں بلکہ اپنے جذبات اور غصے کی عینک سے دیکھتے ھیں - تاریخ کا تجربہ ھمیں سکھاتا ھے کہ ھمیشہ تمام انقلابوں میں ایسے وقت جب انقلاب تیز رفتار فتح سے شدید شکستوں کی طرف یکایک موڑ لیتا ھے تو ظاھری انقلابی لفاظی کا ایک دور آتا ھے جو لازمی طور پر انقلاب کے ارتقا کو انتہائی

Scanned by CamScanner

نقصان پہنچاتا ہے - تو رفیقو ، ہم صرف اسی صورت میں اپنا طریقۂ کار صحیح طور پر پرکھ سکتے ہیں جب ہم واقعات کے اس موڑ کو پیش نظر رکھنے کا فریضہ اپنے اوپر عائد کریں جس نے ہمیں تیز ، آسان اور مکمل فتوحات سے سخت شکستوں کی طرف دھکیل دیا ہے - یہ سوال — انتہائی مشکل ، انتہائی سخت سوال — موجودہ دور میں انقلاب کے ارتقا میں موڑ کا نتیجہ ہے ، ملک کے اندر آسان فتوحات سے بیرونی میدان میں غیرمعمولی بھاری شکستوں کی جانب موڑ ہے - اور یہ تمام عالمی انقلاب میں بھی ایک موڑ ہے ، روسی انقلاب کے پروپیگنڈے اور پرچار کے دور سے جب سامراج موقع کا منتظر ہے سوویت اقتدار کے خلاف سامراج کے جارحانہ حملے کی جانب ، اور یہ موڑ مغربی یورپ میں بین الاقوامی تحریک کے سامنے خاص طور پر مشکل اور شدید سوال پیش کرتا ہے - اگر ہم حالات کے اس تاریخی پہلو کو نظرانداز نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں یہ سمجھنے کی کوشش کرنا چاہئے کہ موجودہ ناگوار یا جیسا کہ کہا جاتا ہے بےحیا امن کے سوال کے ساتھ روس کے بنیادی مفادات کیسے منسلک ہوئے -

جو لوگ اس امن کو قبول کرنے کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں ان سے بحث کے دوران میں نے اکثر یہ دلیل سنی ہے کہ امن طے کرنے کا خیال صرف تھکے ہارے کسان عوام ، طبقے سے الگ سپاہیوں وغیرہ وغیرہ کے مفاد کا اظہار ہے - جب میں ایسی دلیلیں سنتا ہوں ، جب بھی میں ایسی باتیں سنتا ہوں تو مجھے ہمیشہ اس پر حیرت ہوتی ہے کہ رفقا قومی ارتقا کے طبقاتی پہلو کو بھول جاتے ہیں — یہ لوگ صرف تشریحات تلاش کرنے تک اپنے آپ کو محدود رکھتے ہیں - گویا کہ پرولیتاریہ کی پارٹی نے اقتدار حاصل کرتے وقت پرولیتاریہ اور نیم پرولیتاریہ یعنی غریب‌تر کسانوں (یعنی روس کے کسانوں کی اکثریت) کے درمیان اتحاد کو پیش نظر نہیں رکھا تھا ، اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ صرف ایسے اتحاد کے ذریعے روس کی حکومت سوویتوں کے انقلابی اقتدار کے ہاتھ میں آسکےگی ، اکثریت کے اقتدار کے ہاتھ میں عوام کی واقعی اکثریت، اور ایسے اتحاد کے بغیر اقتدار قائم کرنے کی کوئی بھی کوشش خاص کر تاریخ کے مشکل موڑ کے نکات کے وقت حماقت ہوگی - گویا کہ اب ہم اس اصلیت سے انکار کر سکتے ہیں جسے ہم سب تسلیم

Scanned by CamScanner

کر چکے ہیں اور اپنے آپ کو کسانوں کی تھکی‌ھاری حالت اور اپنا طبقہ کھو بیٹھنےوالے سپاہیوں کی جانب حقارت‌آمیز حوالے تک محدود کرسکتے ہیں ۔ جہاں تک کسانوں کی تھکی‌ھاری حالت اور اپنا طبقہ کھو بیٹھنےوالے سپاہیوں کا تعلق ہے تو ہم یہ اصرار کے ساتھ کہیں گے کہ ملک مزاحمت کرےگا اور غریب کسان صرف اس وقت مزاحمت کرنے کے قابل ہوں‌گے جب وہ اپنی قوتوں کو جدوجہد کی جانب پھیر سکتے ہیں ۔

اکتوبر میں جب ہم اقتدار حاصل کرنےوالے تھے تو یہ ظاہر تھا کہ واقعات ناگزیر طور پر اس جانب بڑھ رہے ہیں ، سوویتوں میں بولشویزم کی جانب جھکاؤ نے تمام ملک میں ایک موڑ کا اظہار کیا اور یہ بھی کہ بولشویکوں کا اقتدار ناگزیر ہے ۔ ہم جب یہ محسوس کرکے اکتوبر میں اقتدار حاصل کرنےوالے تھے تو ہم نے بڑی صفائی سے اور غیرمبہم طور پر اپنے آپ سے اور تمام لوگوں سے کہا کہ یہ پرولیتاریہ اور غریب کسانوں کے ہاتھ میں اقتدار کا آنا ہے ، اور پرولیتاریہ جانتا تھا کہ کسان اس کی حمایت کریں‌گے — آپ خود جانتے ہیں کس بات میں — امن کے لئے اس کی سرگرم جدوجہد میں اور بڑے مالیاتی سرمایے کے خلاف لڑائی جاری رکھنے پر آمادگی میں ۔ اس سلسلے میں ہم غلطی پر نہیں ہیں ، اور کوئی بھی شخص جو طبقاتی قوتوں اور طبقاتی قوتوں کی صف‌آرائی کو مانتا ہے اس ناقابل تردید صداقت سے گریز نہیں کرسکتا کہ ہم چھوٹے کسانوں کے ملک کو ، ایسے ملک سے جس نے یورپی اور عالمی انقلاب کےلئے اتنا کچھ کیا ہے ایسی مشکل حالت میں ، انتہائی مشکل حالت میں جدوجہد جاری رکھنے کی دعوت دے سکیں جب کہ مغربی یورپی پرولیتاریہ کی جانب سے بلاشبہ امداد میں دیر ہو رہی ہے ، اگرچہ اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ وہ ہمارے لئے آئےگی جیسا کہ واقعات ، ہڑتالیں وغیرہ دکھاتی ہیں ۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ کسان عوام کے تھکے‌ھارے ہونے وغیرہ کا حوالہ وہ لوگ دیتے ہیں جن کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہے ، اور جب وہ دلیلیں تلاش کرتے ہیں تو بالکل بےبس ہوتے ہیں اور جو پرولتاری انقلاب اور کسان عوام کے درمیان روابط کو ، مجموعی طور پر ان کی سالمیت کے لحاظ سے طبقاتی روابط کو سمجھنے

Scanned by CamScanner

کے بالکل نااہل ہیں۔ تاریخ کے ہر تیز موڑ پر اگر ہم مجموعی طور پر طبقاتی تعلقات کا تخمینہ لگائیں، تمام طبقات کے درمیان تعلقات کا اور انفرادی مثالیں اور انفرادی معاملات منتخب نہ کریں تو صرف اسی صورت میں ممکن واقعات کا تجزیہ ہماری پوری طرح تصدیق کرتا ہے۔ میں پوری طرح سمجھتا ہوں کہ روسی بورژوازی ہم پر آج انقلابی جنگ شروع کرنے کے لئے زور دے رہا ہے جب کہ ہمارے لئے ایسی جنگ بالکل ناممکن ہے۔ یہ بورژوازی کے طبقاتی مفاد کے لئے ضروری ہے۔

جب وہ بےحیا امن کے بارے میں چیختا ہے اور اس کے متعلق ایک لفظ تک نہیں کہتا کہ فوج کی موجودہ حالت کا ذمےدار کون ہے تو میں بخوبی سمجھتا ہوں کہ یہ بورژوازی اور اس کے ساتھ "دیلو نرودا" کے لوگ، تسیریتیلی اور چیرنوف والے مینشویک اور ان کے جی حضوری ہیں (تالیاں) — میں بخوبی جانتا ہوں کہ یہ بورژوازی ہے جو انقلابی جنگ کے لئے چیخ پکار مچا رہا ہے۔ اس کا طبقاتی مفاد یہ مطالبہ کرتا ہے، اس کی بےچینی کہ سوویت اقتدار غلط قدم اٹھائے اس کی متقاضی ہے۔ اس میں کوئی تعجب نہیں کہ یہ بات ایسے لوگوں کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے جو ایک طرف اپنے اخبارات کے صفحوں میں انقلاب‌دشمن تحریریں گھسیٹتے ہیں . . . (آوازیں "انہیں بند کردیا گیا ہے"!) بدقسمتی سے ابھی تک سب کو نہیں، لیکن ہم ان سب کو بند کر دیں‌گے (تالیاں)۔ میں ایسا پرولیتاریہ دیکھنا چاہتا ہوں جو انقلاب‌دشمنوں، بورژوازی کے حامیوں اور اس کے ساتھ سازباز کرنےوالوں کو اس کی اجازت دےگا کہ وہ اپنی بورژوا افیون سے عوام کو مدھوش کرنے کے لئے دولت کی اجارہ داری استعمال کرتے رہیں۔ ایسا پرولیتاریہ کبھی نہیں ہو سکتا (تالیاں)۔

بےشک میں سمجھتا ہوں کہ ایک بےحیا امن کے متعلق ان مطبوعات میں چیخنے، بھونکنے، دھاڑیں مارنے کے علاوہ اور کچھ نہیں، میں یہ اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ جو لوگ اس انقلابی جنگ کی حمایت کرتے ہیں — آئینی جمہوریت پسندوں (۵۲) سے لےکر بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں تک — یہ وہی لوگ ہیں جو جرمنوں کی پیش قدمی کے وقت ان سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور فاتحانہ انداز میں کہتے ہیں کہ دیکھو جرمن آ گئے اور ان مقامات میں جن پر جرمن سامراجیوں

Scanned by CamScanner

نے قبضہ کر رکھا ہے اپنے افسروں کو مرتبے کے لحاظ سے بلے لگائے ہوئے مٹرگشتی کرنے کی اجازت دیتے ہیں - نہیں ، مجھے ان بورژوا ، ان سازباز کرنےوالوں کے انقلابی جنگ کے متعلق وعظ دینے پر مطلق حیرت نہیں ہوتی - وہ چاہتے ہیں کہ سوویت اقتدار جال میں پھنس جائے - ان بورژوا ، ان سازباز کرنےوالوں نے اپنے آپ کو فاش کردیا ہے - ہم انھیں دیکھ چکے ہیں اور اب بھی زندہ نمونے دیکھ سکتے ہیں ، ہم جانتے ہیں کہ یوکرین میں یوکرینی کیرینسکی ، یوکرینی چیرنوف اور یوکرینی تسیریتیلی — وہاں وہ وینیچینکو حضرات ہیں - ان حضرات نے ، یوکرینی کیرینسکیوں ، یوکرینی چیرنوفوں اور یوکرینی تسیریتیلیوں نے عوام سے اس امن کو چھپایا جسے انھوں نے جرمن سامراجیوں کے ساتھ طے کیا تھا اور اج وہ جرمن سنگینوں کی مدد سے یوکرین میں سوویت اقتدار کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہے ہیں - یہ کیا ہے ان بورژواؤں نے ، ان سازباز کرنےوالوں اور ان کے ہمخیالوں نے (تالیاں -) یہ کیا ہے ان یوکرینی بورژواؤں اور سازباز کرنےوالوں نے جن کی مثال آپ کی نظروں کے سامنے ہے - انھوں نے اپنے خفیہ عہدنامے لوگوں سے پوشیدہ رکھے اور اب بھی پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں ، وہ جرمن سنگینوں کی مدد سے سوویت اقتدار پر حملہ کر رہے ہیں - یہی روسی بورژوازی چاہتا ہے اور اس کے جیحضوریے دانستہ یا نادانستہ طور پر اس جانب سوویت اقتدار کو دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں : وہ جانتے ہیں کہ اس وقت سوویت اقتدار کسی بھی صورت میں طاقتور سامراج کے خلاف سامراجی جنگ مول نہیں لے سکتا - یہی سبب ہے کہ صرف ایسی بینالاقوامی حالت میں ، اس عام طبقاتی حالت میں ہم ان لوگوں کی غلطی کی گہرائی کو سمجھ سکتے ہیں جنھوں نے بائیں‌بازو کے انقلابی اشتراکی پارٹی کی طرح اپنے آپ کو اس نظریے کی رو میں بہا لیا ہے جو تمام انقلابات کی تاریخ کے مشکل لمحات کے لئے مشترک ہے — یہ نظریہ نصف مایوسی اور نصف کھوکھلی لفاظی پر مشتمل ہے - اس نظریے کے مطابق حقیقت کا سنجیدگی سے جائزہ لینے اور طبقاتی قوتوں کے نقطہٴنظر سے اندرونی اور بیرونی دشمن کے تعلق سے انقلاب کے فرائض کو پرکھنے کے بجائے آپ سے کہا جاتا ہے کہ بہت ہی سنجیدہ اور وزنی مسئلے کو محض جذبات کی رو میں ، محض جذبات کے نقطہٴنظر سے ملے

Scanned by CamScanner

کیا جائے۔ امن ناقابل بیان حد تک سخت اور ذلت‌آمیز ھے۔ اپنے بیانات اور تقریروں میں میں نے کئی بار اس کا مقابلہ تیلسیت کے امن سے کیا ھے جسے فاتح نپولین نے پروشیائی اور جرمن عوام کے سر پر کئی شکستوں کے بعد تھوپا تھا۔ ھاں، یہ امن سنجیدہ شکست ھے اور سوویت اقتدار کے لئے توھین‌آمیز ھے، لیکن اگر آپ کی بنیاد صرف یہ ھو اور آپ اپنے آپ کو اس تک ھی محدود کر دیں، جذبات سے کھیلیں اور بےچینی پھیلائیں تاکہ ایک عظیم‌الشان تاریخی مسئلہ حل ھو جائے تو آپ کی بھی ایسی ھی مضحکہ‌خیز اور قابل رحم حالت ھو جائےگی جس میں اشتراکی انقلابی پارٹی ایک بار مبتلا ھو چکی ھے (تالیاں)، ۱۹۰۷ء میں جب چند پہلوؤں سے حالت تقریباً ملتی جلتی تھی تو اس پارٹی نے انقلابیوں کے جذبات سے اپیل کی تھی، جب ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں ھمارے انقلاب کی زبردست ناکامیوں کے بعد استولیپین نے تیسری دوما کے متعلق ھمیں قوانین پیش کئے — ایک انتہائی گندے نمائندہ ادارے میں کام کرنے کی شرمناک اور انتہائی سخت شرائط — جب ھماری پارٹی نے تھوڑے سے اندرونی تذبذب کے بعد (اس سوال پر تذبذب آج کے مقابلے میں زیادہ تھا) سوال کا فیصلہ اس طرح کیا: ھمیں جذبات کی رو میں بہہ‌جانے کا کوئی حق نہیں، شرمناک تیسری دوما کے خلاف ھمارا غصہ اور ناگواری کتنی ھی زیادہ کیوں نہ ھو ھمیں یہ تسلیم کرنا چاھئے کہ یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ بڑھتی ھوئی طبقاتی جدوجہد کی تاریخی ضرورت ھے جس میں جاری رھنے کی سکت نہیں ھے لیکن وہ اپنے اندر یہ طاقت ان شرمناک حالات میں بھی جمع کر لےگی جو اس پر لا دئے گئے ھیں۔ ھم صحیح ثابت ھوئے۔ وہ لوگ جنھوں نے عوام کو انقلابی لفاظی سے، انصاف کی اپیلوں سے (وہ ان جذبات کا اظہار کر رھے تھے جو بالکل جائز تھے) متوجہ کرنے کی کوشش کی انھیں ایسا سبق ملا جو کوئی بھی انقلابی نہیں بھولےگا، اگر وہ صاحب فکر و خیال ھے تو۔

انقلابات اتنی ھمواری سے نہیں بڑھتے کہ وہ ھمیں تیز اور آسان ترقی کی ضمانت دے سکیں۔ کوئی ایک بھی ایسا عظیم انقلاب نہیں، خواہ وہ قومی پیمانے پر ھی کیوں نہ ھوا ھو، جس کو شکست کے مشکل دور کا سامنا نہ کرنا پڑا ھو۔ چنانچہ عوامی تحریکوں کے سنجیدہ سوال

Scanned by CamScanner

کی جانب ، انقلابوں کے آگے بڑھنے کے سوال کی طرف انقلابی کا رویہ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ پہلے اس کو بےحیا اور ذلت‌آمیز کہے اور پھر اعلان کرے کہ وہ اس سے مصالحت نہیں کر سکتا۔ جوشیلے فقروں کو دھرانا ، اس کی وجہ سے ہم پر طعنوں کی بارش کرنا کافی نہیں ہے ــ یہ انقلاب کی جانی پہچانی ابجد بھی ہے اور تمام انقلابوں کا تجربہ بھی۔ ۱۹۰۵ ء کے بعد سے ہمارا تجربہ ــ اور اگر ہم کسی چیز میں آسودہ ہیں ، اگر کوئی وجہ ہے کہ روسی مزدوروں اور غریب کسانوں نے عالمی اشتراکی انقلاب شروع کرنے کا انتہائی مشکل اور قابل تعظیم فریضہ اپنے ذمے کیوں لیا ہے تو اس لئے کہ مخصوص تاریخی حالات کے سبب روسی عوام نے بیسویں صدی کی ابتدا میں دو عظیم انقلاب انجام دئے ــ ہمیں ان انقلابوں کے تجربے سے سیکھنا چاہئے ، ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ صرف ایک ملک کے دوسرے ملک کے ساتھ طبقاتی روابط کے توازن میں تبدیلیوں کا مطالعہ کرکے ھی قطعی طور پر یہ ثابت کرنا ممکن ہے کہ اس لمحے ہم لڑائی مول نہیں لے سکتے۔ ہمیں یہ بات پیش‌نظر رکھنا چاہئے اور اپنے آپ سے کہنا چاہئے : جو کچھ بھی سہلت ہمیں ملے ، خواہ وہ کتنی ھی ناپائیدار ہو خواہ اس کتنا ھی مختصر ، سخت اور ذلت‌آمیز ہو وہ جنگ سے بہتر ہے کیونکہ اس سے لوگوں کو سانس لینے کا موقع ملتا ہے ، کیونکہ اس سے ہمیں اس غلطی کا ازالہ کرنے کا موقع ملتا ہے جو بورژوازی کر چکا ہے ، وہی بورژوازی جسے اب جہاں بھی موقع ملتا ہے چیختا ہے خاص طور پر مقبوضہ علاقوں میں جرمنوں کے سایۂ عاطفت میں (تالیاں) ۔

بورژوازی چلا رہا ہے کہ بولشویک فوج کے تتربتر ہونے کے ذمےدار ہیں ، کوئی فوج نہیں ہے ، اس کے قصوروار بولشویک ہیں ۔ لیکن رفیقو ، ہمیں ماضی پر نظر ڈالنا چاہئے ، پہلے ہمیں اپنے انقلاب کے ارتقا پر نظر ڈالنا چاہئے ۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ فوج سے فرار اور فوج کا انتشار انقلاب سے بہت پہلے ۱۹۱۶ ء میں شروع ہو گیا تھا ، ہر وہ شخص جس نے فوج دیکھی ہے یہ ضرور تسلیم کرےگا ؟ اس کو روکنے کے لئے بورژوازی نے کیا کیا ؟ کیا یہ صاف نہیں ہے کہ اس وقت سامراجیوں سے نجات پانے کا واحد موقع اس کے ہاتھ میں تھا ، اور یہ موقع تھا مارچ اور اپریل میں جب سوویت تنظیمیں بورژوازی سے

Scanned by CamScanner

ہاتھ کے ایک اشارے سے اپنے ہاتھ میں اقتدار لےسکتی تھیں ۔ اور اگر اس وقت سوویتوں نے اقتدار حاصل کر لیا ہوتا ، اگر بورژوا اور پٹی بورژوا دانش‌ور سوشلسٹ انقلابیوں اور مینشویکوں کے دوش بدوش کیرینسکی کی مدد کرکے لوگوں کو دھوکہ دینے، خفیہ عہدنامے چھپانے اور فوج سے پیش‌قدمی کرانے کے بجائے — اگر تب وہ فوج کو امداد دیتے ، اسے اسلحات اور خوراک فراہم کرتے اور بورژوازی کو تمام دانشوروں کے ساتھ ساتھ مادروطن کی مدد کے لئے مجبور کرتے — بیوپاریوں کی مادروطن کے لئے نہیں اور نہ ان عہدناموں کی مادروطن کے لئے جو عوام کو قتل کرنے میں مدد دیتے ہیں (تالیاں) ۔ اگر سوویتوں نے بورژوازی کو مزدوروں اور تمام محنت کش لوگوں کی مادروطن کے لئے مدد کرنے پر مجبور کیا ہوتا اور خستہ‌حال ، برہنہ‌پا اور بھوکی فوج کی امداد کی ہوتی تو صرف اسی صورت میں شاید ہمیں دس مہینے کا وقفہ مل جاتا جو فوج کے آرام کےلئے اور اس کےلئے متفقہ حمایت حاصل کرنے کے واسطے کافی تھا ، تاکہ محاذ سے فوج کا ایک قدم پسپا کئے بغیر ، خفیہ عہدنامے پھاڑ کر عام اور جمہوری امن کی تجویز پیش کی جا سکتی ، اور ایک بھی قدم پسپا کئے بغیر فوج محاذ پر ڈٹی رہتی ۔ ایسا ہی امن حاصل کرنے کا موقع تھا جس کی مزدور اور کسان خوشی سے حمایت کرتے اور منظور کرتے ۔ مادروطن کے دفاع کا طریقۂ کار یہ ہونا چاہئے تھا ، روسانوفوں ، کیرینسکیوں یا چیرنوفوں کی مادروطن کا نہیں ، خفیہ معاہدوں والی مادروطن کا نہیں ، غدار بورژوازی کی مادروطن کا نہیں بلکہ محنت کش عوام کی مادروطن کا ۔ تو پھر جنگ سے انقلاب تک عبور کے ، روسی انقلاب سے عالمی اشتراکیت کے عبور کے دور کا کون ذمےدار ہے جو سخت آزمائشوں کا دور ہے ۔ تو پھر انقلابی جنگ جیسی تجویز کھوکھلی لفاظی معلوم ہوتی ہے جب ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے پاس فوج نہیں ہے ، جب ہم جانتے ہیں کہ فوج کو برقرار رکھنا ناممکن تھا ، لوگ جنہیں حالات کا علم تھا یہ دیکھ سکتے تھے کہ فوج کو سبکدوش کرنے کا ہمارا فرمان کوئی اختراع نہ تھا بلکہ صریحی ضرورت کا نتیجہ تھا کیونکہ فوج کو برقرار رکھنا ناممکن تھا ۔ فوج برقرار نہیں رکھی جا سکتی تھی ۔ وہ افسر جو بولشویک نہیں تھا بالکل صحیح تھا جس نے اکتوبر انقلاب سے پہلے کہا تھا کہ فوج نہیں

لڑ سکتی اور نہ لڑے گی۔ یہ ہے نتیجہ بورژوازی کے ساتھ مہینوں تک سودے بازی کرنے کا اور جنگ جاری رکھنے پر لمبی چوڑی تقریروں کا۔ زیادہ یا چند انقلابیوں کے دلوں میں ایسی تقریروں کے پیچھے خواہ کتنے ہی نیک جذبات کیوں نہ ہوں وہ کھوکھلی انقلابی لفاظی ثابت ہوئیں جسے بین الاقوامی سامراج نے استعمال کیا تاکہ وہ دوبارہ اور زیادہ لوٹ کھسوٹ کر سکے جس طرح کہ وہ ہمارے طریقۂ کار کی یا سفارتی غلطی کے بعد کرتا رہا ہے، یعنی اس وقت سے جب ہم نے بریست عہدنامے پر دستخط نہیں کئے۔ جب ہم نے ان لوگوں سے کہا جو امن طے کرنے کے خلاف تھے کہ اگر ہمیں کتنی بھی مدت کی مہلت مل گئی تو وہ محسوس کریں گے کہ کسی بھی چیز کے مقابلے میں فوج کی صحت یابی اور محنت کش عوام کے مفاد زیادہ اہم ہیں اور اسی وجہ سے امن کا فیصلہ کرنا چاہئے — لیکن وہ اس بات پر جمے رہے کہ مہلت ممکن نہیں ہے۔

لیکن ہمارا انقلاب تمام پچھلے انقلابات سے مختلف ہے کیونکہ اس نے عوام میں تعمیروتخلیق کا جذبہ پیدا کیا ہے، دوردراز دیہات کے محنت کش لوگوں کو اور زاروں، زمینداروں اور بورژوازی کے ہاتھوں ذلیل، کچلے ہوئے اور مظلوم لوگوں کو بیدار کیا ہے۔ انقلاب کا یہ دور صرف اس وقت ہی انجام دیا جا رہا ہے، جب دیہات میں انقلاب ہو رہا ہے، جو زندگی کو نئے طریقے سے تعمیر کر رہا ہے۔ اس مہلت کے لئے خواہ وہ کتنی ہی مختصر ہو، کم ہو عہدنامے پر دستخط کرنا ہمارا فرض تھا اس لئے کہ ہم محنت کش عوام کے مفاد کو بورژوا جنگ بازوں کے مفاد پر ترجیح دیتے ہیں جو تلواریں کھڑکھڑا رہے ہیں اور ہم سے لڑنے کی اپیل کر رہے ہیں۔ انقلاب یہ سکھاتا ہے۔ انقلاب سکھاتا ہے کہ اگر ہم سے سفارتی غلطی ہوئی ہے، اگر ہم نے فرض کر لیا ہے کہ کل جرمن ہماری مدد کرنے آئیں گے، اگر ہمیں امید ہے کہ لیب کنیخت کو جلد کامیابی ہوگی (ہم جانتے ہیں کہ دیر یا سویر لیب کنیخت جیتیں گے، یہ مزدور تحریک کے ارتقا میں ناگزیر ہے (تالیاں)) تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جذبات کے زیر اثر مشکل اشتراکی تحریک کے انقلابی نعرے کھوکھلی لفاظی بن جاتے ہیں۔ محنت کش لوگوں کا ایک بھی نمائندہ، واحد ایماندار مزدور جرمنی میں اشتراکی تحریک کو مدد دینے کے لئے بڑی سی بڑی قربانی کرنے سے منہ نہیں

Scanned by CamScanner

موڑے گا کیونکہ تمام وقت محاذ پر اس نے جرمن سامراجیوں اور جرمن سپاھیوں میں فرق کرنا سیکھا ھے جنھیں جرمن ڈسپلن کی اذیتیں سہنا پڑتی ھیں اور جن کی اکثریت کی ھمارے ساتھ ھمدردی ھے۔ اسی لئے میں کہتا ھوں کہ روسی انقلاب نے عمل میں ھماری غلطی درست کی ھے، ھمیں مہلت دے کر اسے صحیح کیا ھے۔ امکان اس کا زیادہ ھے کہ مہلت انتہائی قلیل ھو لیکن ھمیں کم از کم قلیل مہلت ھی مل گئی جب فوج جو تھکی ھوئی اور بھوکی ھے اس حقیقت سے آگاہ ھوگی کہ اسے صحت‌یابی کا موقع دیا گیا ھے۔ ھم پر یہ واضح ھے کہ پرانی سامراجی جنگوں کا زمانہ ختم ھو گیا ھے اور تازہ جنگیں چھڑنے کے مزید مصائب کا ھمیں خطرہ ھے، لیکن کئی تاریخی ادوار میں ایسی جنگوں کے دور آئے اور آخر میں وہ انتہائی غضبناک بن گئے۔ اسے نہ صرف پیتروگراد اور ماسکو کے جلسوں میں بلکہ دیہات میں لاکھوں کروڑوں لوگوں کو سمجھنا چاھئے۔ دیہی آبادی کے روشن خیال حصے کو جو محاذ سے لوٹا ھے اور جو جنگ کی تباہ‌کاریوں سے گزرا ھے اس کو یہ سمجھنے میں مدد کرنا چاھئے تاکہ کسانوں اور مزدوروں کی بڑی تعداد کو انقلابی محاذ کی ضرورت پر یقین آجائے اور وہ کہیں کہ ھمارا عمل صحیح تھا۔

ھم سے کہا جاتا ھے کہ ھم نے یوکرین اور فنلینڈ حوالے کر دیا — کتنی ذلت کی بات ھے! لیکن اس وقت جو حالت ھے وہ ایسی ھے کہ ھم فنلینڈ سے کٹ گئے ھیں جس کے ساتھ انقلاب سے پہلے ھمارا بن‌لکھا عہدنامہ تھا اور اب رسمی عہدنامہ ھے۔ ھم سے کہا جاتا ھے کہ ھم یوکرین حوالے کر رھے ھیں جسے چیرنوف، کیرینسکی اور تسیریتیلی تباہ‌وبرباد کر ڈالیں گے، وہ کہتے ھیں کہ ھم غدار ھیں، ھم نے یوکرین کے ساتھ غداری کی ھے! میرا جواب یہ ھے: رفیقو، میں انقلاب کی تاریخ سے اتنا کافی واقف ھوں کہ ان لوگوں کی معاندانہ نظریں اور چیخیں مجھے پریشان نہیں کرتیں جو جذبات کی رو میں بہہ جاتے ھیں اور واضح فیصلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ میں آپ کے سامنے ایک سادہ مثال پیش کرتا ھوں۔ فرض کیجئے کہ دو دوست رات کے وقت چہل‌قدمی کر رھے ھیں اور ان پر دس آدمی حملہ کرتے ھیں۔ اگر یہ بدمعاش ان دو میں سے ایک کو الگ لے جاتے ھیں تو دوسرے کو

Scanned by CamScanner

کیا کرنا چاهئے ؟ وہ کوئی مدد نہیں کر سکتا ، اگر وہ بھاگ جاتا ہے تو کیا وہ غدار ہے ؟ * اور فرض کیجئے کہ معاملے کا تعلق افراد سے نہیں اور نہ اس بات سے جہاں جذبات سے براہ‌راست تعلق رکھنےوالے مسائل طے کئے جاتے ہیں بلکہ یہ معاملہ پانچ فوجوں کا ہے جن میں سے ہر ایک ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جو دو لاکھ فوج کو گھیر لیتی ہیں ، اور ایک دوسری فوج بھی ہے جسے مورچہ‌بند فوج کی امداد کے لئے آنا چاہئے - لیکن اگر اس دوسری فوج کو معلوم ہے کہ وہ یقینی جال میں پھنس جائےگی تو اسے پسپا ہو جانا چاہئے ، اسے اس وقت بھی پسپا ہو جانا چاہئے جب اس کی پسپائی کی پشت‌پناہی ایک بےحیا اور گندے امن سے کرنا پڑے — آپ جتنا چاہیں برا بھلا کہیں لیکن امن کا فیصلہ کرنا ضروری ہے - اس ڈوئیل لڑنےوالے کے جذبات پر توجہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں جو اپنی تلوار کو بلند کرکے کہتا ہے کہ اسے مر جانا ہی چاہئے کیونکہ وہ ذلت‌آمیز امن طے کرنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے - لیکن ہم سب جانتے ہیں ، خواہ ہم فیصلہ کیسا ہی کریں ، ہمارے پاس فوج نہیں ہے ، اور ہاتھ کے کوئی بھی اشارے ہمیں پسپا ہونے کی ضرورت سے نہیں بچا سکتے تاکہ ہمیں وقت ملے اور ہماری فوج صحت‌یاب ہو - ہر شخص جو حقیقت کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتا ہے اور اپنے آپ کو انقلابی لفاظی سے دھوکہ نہیں دیتا اس بات سے اتفاق کرےگا - ہر شخص جو لفاظی اور گھمنڈ سے اندھا نہیں ہو گیا ہے اور واقعات کا سامنا کرتا ہے یہ جانتا ہے -

اگر ہم یہ جانتے ہیں تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ایسے سخت ، انتہائی سخت اور جبرستان عہدنامے پر دستخط کر دیں ، اس لئے کہ ایسا کرکے ہم اپنے لئے اور اپنے اتحادیوں کے لئے بہتر حالت حاصل کر سکتے ہیں - کیا ہم نے ۳ مارچ والے امن کے عہدنامے پر دستخط کرکے واقعی کچھ کھویا ؟ کوئی بھی شخص جو رئیس ڈوئیل لڑناوالے کے نقطۂ‌نظر سے نہیں بلکہ عوامی تعلقات کے نقطۂ‌نظر سے چیزوں کو

---

* آخری جملہ روئداد میں غالباً غلط لکھا گیا ہے - اسے یوں ہونا چاہئے : ”وہ مدد کئے بغیر نہیں رہ سکتا، اور اگر وہ بھاگ جاتا ہے تو کیا وہ غدار نہیں ہے“؟ (ایڈیٹر)

۹*

Scanned by CamScanner

دیکھنا چاہتا ہے وہ یہ سمجھ پائے گا کہ فوج کے بغیر یا فوج کی بیمار باقیات کے بل پر جنگ قبول کرنا اور اسے انقلابی جنگ کہنا فریب نفس ہوگا اور عوام کو انتہائی فریب میں مبتلا کرنا ہوگا۔ ہمارا فرض ہے کہ عوام سے سچ کہیں : بےشک امن سخت ہے، یوکرین اور فنلینڈ تباہ ہو رہے ہیں لیکن ہمیں یہ امن قبول کرنا چاہئے، روس میں طبقاتی شعور رکھنے والے تمام محنت کش عوام بھی اسے قبول کریں گے کیونکہ وہ اس بےملمع صداقت کو جانتے ہیں، انھیں جنگ کا مطلب معلوم ہے، وہ جانتے ہیں کہ اس مفروضے پر کہ جرمنی میں انقلاب جلد ہونے والا ہے ہر چیز کی تاش کے صرف ایک پتے پر بازی لگانا خودفریبی ہے۔ امن طے کرکے ہم نے وہی حاصل کیا جو ہم نے فنلینڈ کے اپنے دوستوں کو دیا — مہلت، امداد نہ کہ تباہی۔

مجھے تاریخ میں کئی مثالیں معلوم ہیں جب اس سے بھی زیادہ جبرستان امن کے عہدنامے کئے گئے، ایسے عہدنامے جنھوں نے پوری قوموں کو فاتح کے رحم و کرم کے حوالے کر دیا۔ آئیے، ہمارے امن کا تیلسیت کے امن سے مقابلہ کریں، تیلسیت کا امن ایک فاتح نے پروشیا اور جرمنی پر زبردستی ٹھونسا تھا۔ وہ امن اتنا سخت تھا کہ نہ صرف تمام جرمن ریاستوں کے تمام دارالخلافوں پر قبضہ کر لیا گیا، نہ صرف پروشیائی لوگوں کو تیلسیت تک دھکیل دیا گیا — اس کا مطلب یہی ہے کہ جیسے ہم کو اومسک یا تومسک تک دھکیل دیا جائے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس سے بھی بدتر یہ ہوا کہ نپولین نے مفتوح لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ اس کی جنگوں کے لئے امدادی سپاہی فراہم کریں۔ لیکن اس کے باوجود جب حالت ایسی ہو گئی کہ جرمن عوام کو فاتح کے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑا، جب فرانس میں انقلابی جنگوں کے دور کی جگہ تسلط کی سامراجی جنگوں کے عہد نے لے لی تب ایک انکشاف ہوا جسے وہ لوگ سمجھنا نہیں چاہتے جو کھوکھلی لفاظی کے راگ الاپتے ہیں، یعنی ایسے لوگ جو امن کے عہدنامے کو سقوط تصور کرتے ہیں۔ ایسی ذہنیت رئیس ڈوئیل لڑنے والے میں قابل فہم ہے لیکن مزدور یا کسان میں نہیں۔ آخرالذکر سخت جنگ سے گزرا ہے اور اس نے آنکنا سیکھ لیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ سخت آزمائشیں ہوئی ہیں اور زیادہ پسماندہ قومیں ان پر پوری اتری ہیں۔ سخت‌تر امن کے عہدناموں

Scanned by CamScanner

پر دستخط ہوئے ہیں ، جرمنوں نے ایسے ایک عہدنامے پر دستخط کئے اس دور میں جب ان کے پاس فوج نہیں تھی یا جب ہماری طرح ان کی فوج بیمار تھی۔ انھوں نے نپولین کے ساتھ بہت سخت عہدنامہ کیا۔ لیکن وہ امن جرمنی کے لئے تباہی کا سبب نہیں بنا — اس کے برعکس وہ نقطۂ تغیر ، قومی دفاع اور احیاءِ نو بن گیا۔ ہم بھی ایسے ہی نقطۂ تغیر پر ہیں اور ملتے جلتے حالات سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں سچائی کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا چاہئے اور تمام کھوکھلی لفاظی اور اعلانات کو خیرباد کہنا چاہئے۔ ہمیں کہنا چاہئے کہ اگر امن ضروری ہے تو اسے طے کرنا چاہئے۔ آزادی کی جنگ ، طبقاتی جنگ ، عوامی جنگ نپولینی جنگ کی جگہ لے گی۔ نپولینی جنگوں کا نظام بدلے گا ، جنگ کی جگہ امن آئے گا اور امن کی جگہ جنگ ، ہر سخت امن سے ہمیشہ جنگ کی وسیع‌تر تیاریاں ہوئی ہیں۔ سخت‌ترین امن کا عہدنامہ — تیلسیت کا امن — تاریخ میں اس دور کی جانب ایسا نقطۂ تغیر شمار کیا جاتا ہے جب جرمن عوام نے مڑنا شروع کیا ، جب وہ تیلسیت تک ، روس تک پسپا ہوئے لیکن وہ دراصل وقت حاصل کر رہے تھے ، بین‌الاقوامی حالات میں تبدیلی کے منتظر تھے جو ایک زمانے میں نپولین کے حق میں تھے — وہ بھی ہوہین زولرن یا ہنڈن‌برگ کی طرح لٹیرا تھا — اور اس وقت تک انتظار کرتے رہے کہ حالت بدل گئی ، یہاں تک کہ جرمن عوام جنھیں نپولینی جنگوں اور شکستوں نے کئی دہائیوں تک ستایا تھا صحت‌یاب ہو گئے اور انھوں نے احیاءِنو حاصل کر لی۔ تاریخ ہمیں یہ سکھاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر قسم کی مایوسی اور لفاظی مجرمانہ حرکت ہے، اور اسی لئے سب یہی کہیں‌گے : ہاں، پرانی سامراجی جنگیں ختم ہو رہی ہیں۔ ایک تاریخی نقطۂ‌تغیر آن‌پہنچا ہے۔

اکتوبر کے بعد سے ہمارا انقلاب مسلسل فتحیاب رہا ، اور اب مشکلات کی ایک طویل مدت شروع ہو گئی ہے ، ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کتنی طویل ہوگی لیکن اتنا ضرور جانتے ہیں کہ یہ شکستوں اور پسپائیوں کا طویل اور مشکل زمانہ ہوگا کیونکہ قوتوں کا توازن ایسا ہی ہے ، کیونکہ پسپا ہوکر ہم لوگوں کو صحت‌یاب ہونے کا موقع دیں گے۔ ہم یہ سچائی ہر مزدور اور کسان کو محسوس کرانا ممکن بنائیں گے اور اسے یہ سمجھا سکیں گے کہ مظلوم عوام کے خلاف سامراجیوں

9—1309

Scanned by CamScanner

کی نئی جنگیں شروع ہو رہی ہیں اور ہر مزدور اور کسان محسوس کرے گا کہ مادروطن کی دفاع کے لئے اسے کمربستہ ہو جانا چاہئے کیونکہ ہم اکتوبر سے دفاع پسند ہو گئے ہیں۔ ۲۵ اکتوبر سے ہم اعلانیہ کہہ رہے ہیں کہ ہم مادروطن کی دفاع کے حق میں ہیں کیونکہ ہماری مادروطن موجود ہے جہاں سے ہم نے کیرینسکیوں اور چیرنوفوں کو نکال باہر کیا ہے، کیونکہ ہم نے خفیہ عہدنامے پھاڑ ڈالے ہیں، کیونکہ ہم نے بورژوازی کو کچل دیا ہے — فی الحال اچھی طرح سے نہیں، لیکن یہ بہتر کرنا ہم سیکھیں گے۔

رفیقو، جرمن عوام اور روسی عوام کی حالت کے درمیان ایک اور اہم فرق ہے جنھیں جرمن حملہ آوروں کے ہاتھوں سخت شکست نصیب ہوئی ہے — فرق اتنا زبردست ہے کہ اسے ضرور بتانا چاہئے، اگرچہ اپنی تقریر کے پچھلے حصے میں میں اس پر تھوڑی بہت روشنی ڈال چکا ہوں۔ رفیقو، ایک سو سال سے بھی زیادہ پہلے جب جرمن عوام تسلط کی انتہائی سفاک جنگوں کے عہد میں داخل ہوئے، اس عہد میں جب انھیں پسپا ہونا اور قبل اس کے کہ وہ بیدار ہوں انھیں ایک کے بعد دوسرے شرمناک عہدنامے پر دستخط کرنا پڑتا تھا — اس وقت جرمن لوگ کمزور اور پسماندہ تھے — بالکل ویسے ہی اور کچھ نہیں۔ ان کے خلاف نہ صرف فاتح نپولین کی قوتیں اور طاقت صف آرا تھیں، ان کے دوبدو ایسا ملک تھا جو انقلابی اور سیاسی لحاظ سے اور ہر معاملے میں جرمنی سے کہیں زیادہ بلند تھا دوسرے ملکوں سے بھی زیادہ بلند تھا، وہ ایسا ملک تھا جو نقطۂ عروج پر تھا۔ وہ ان لوگوں سے کہیں زیادہ بلند تھا جو سامراجیوں اور زمینداروں کی غلامی میں جکڑے ہوئے تھے۔ میں دھراتا ہوں، ایسے لوگ جو کمزور اور پسماندہ ہونے کے علاوہ اور کچھ نہ تھے انھوں نے اپنے تلخ تجربات سے سیکھا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم بہتر حالت میں ہیں، ہم نہ صرف کمزور اور نہ صرف پسماندہ لوگ ہیں، بلکہ ہم وہ لوگ ہیں جو — کسی خاص خدمات یا تاریخی مقدر کی وجہ سے نہیں بلکہ تاریخی حالات کی یکجائی کے سبب — عالمی اشتراکی انقلاب کا پرچم بلند کرنے کا شرف حاصل کرسکے۔ (تالیاں)۔

رفیقو، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ جھنڈا کمزور ہاتھوں میں ہے، یہ میں پہلے بھی کئی بار صاف صاف کہہ چکا ہوں اور یہ

Scanned by CamScanner

بھی کہ اگر ترقی یافتہ ملکوں کے مزدور مدد کے لئے نہیں آئے تو انتہائی پسماندہ ملک کے مزدور یہ پرچم نہیں تھام سکیں گے - جو اشتراکی اصلاحات ہم نے نافذ کی ہیں وہ کئی پہلوؤں کے لحاظ سے مکمل نہیں ہیں ، وہ معیار سے نیچے اور ناکافی ہیں ، وہ ترقی یافتہ مغربی یورپی مزدوروں کے لئے پیش رو کا کام کریں گی اور وہ اپنے آپ سے کہیں گے : '' روسیوں نے ایسی اچھی ابتدا نہیں کی جیسی کہ کرنا چاہئے تھی ،،۔ اہم بات یہ ہے کہ ہمارے لوگ جرمنوں کے مقابلے میں نہ صرف کمزور اور پسماندہ ہیں ، وہ ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے انقلاب کا جھنڈا بلند کیا ۔ اگرچہ تمام ملکوں کا بورژوازی اپنے اخباروں کے کالم بولشویکوں کے خلاف بہتانوں سے بھر رہا ہے ، اگرچہ فرانس ، برطانیہ ، جرمنی وغیرہ میں سامراجی اخبارات بہ یک آواز بولشویکوں کو کوستے ہیں لیکن کسی بھی ملک میں مزدوروں کے ایک بھی جلسے میں ہماری اشتراکی حکومت کے نام اور اس کے نعروں کے خلاف احتجاج نہیں کیا گیا (ایک آواز : '' جھوٹ ،،) ۔ نہیں ، ایسا نہیں ہے ، یہ سچ ہے ۔ جو بھی پچھلے چند ماہ میں جرمنی ، آسٹریا ، سوئٹزرلینڈ یا امریکہ گیا ہے وہ آپ کو بتائے گا کہ یہ سچ ہے ، جھوٹ نہیں ہے ، روس میں سوویت اقتدار کے نمائندوں کے ناموں اور نعروں کا مزدور انتہائی پرجوش طریقے سے خیر مقدم کرتے ہیں اور جرمنی ، فرانس وغیرہ کے بورژوازی کے فریب کے باوجود مزدور عوام یہ سمجھ چکے ہیں کہ خواہ ہم کتنے ہی کمزور ہوں روس میں ان کا مقصد انجام دیا جا رہا ہے ۔ ہاں ، ہمارے عوام کو بےحد بھاری بوجھ برداشت کرنا ہے ، اس بوجھ کو خود انھوں نے اپنے ذمے لیا ہے ، لیکن وہ لوگ جو سوویت اقتدار قائم کر سکے تباہ نہیں ہو سکتے ۔ میں پھر دھراتا ہوں — ایسا ایک بھی سیاسی باشعور اشتراکی یا انقلاب کی تاریخ سمجھنے والا ایک بھی مزدور نہیں ہے جو اس پر اختلاف رائے کرے کہ سوویت اقتدار تمام نقائص کے باوجود — جنھیں میں اچھی طرح جانتا ہوں اور جن کا مجھے بخوبی اندازہ ہے — بلند ترین ریاست کا نمونہ اور پیرس کمیون کا براہ‌راست جانشیں ہے ۔ سوویت اقتدار دوسرے تمام یورپی انقلابات سے ایک منزل اوپر پہنچ گیا ہے اس لئے ہمیں ان مشکل حالات سے گزرنا نہیں پڑ رہا ہے جن سے جرمن لوگ ایک سو سال پہلے گزرے

Scanned by CamScanner

نیم - لٹیروں کے درمیان قوتوں کے توازن میں تبدیلی ، تضاد سے فائدہ اٹھانا ، لٹیرے نپولین ، لٹیرے الکساندر اول اور لٹیری برطانوی بادشاہت کے مطالبات پورے کرنا — جرمنوں کے لئے جو جاگیرداری کی چکی میں پس رہے تھے - صرف یہی باقی تھا ، صرف ایک موقع - اس کے باوجود جرمن عوام تیلسیت کے امن سے تباہ نہیں ہوئے - میں پھر کہتا ہوں ، کہ ہمارے حالات بہتر ہیں ، کیونکہ تمام مغربی یورپی ملکوں میں ہمارا طاقتور اتحادی ہے — بین الاقوامی اشتراکی پرولیتاریہ ، پرولیتاریہ جو ہمارے ساتھ ہے خواہ ہمارے دشمن کچھ بھی کہیں (تالیاں) - یہ سچ ہے کہ اس اتحادی کے لئے آواز بلند کرنا آسان نہیں ہے جیسا کہ فروری ۱۹۱۷ ء کے آخر تک ہمارے لئے بھی ایسا کرنا آسان نہ تھا - یہ اتحادی زیرزمین ہے ، فوجی قیدخانوں میں بند ہے ، تمام سامراجی ملک ان میں تبدیل کردئے گئے ہیں ، لیکن وہ ہمیں جانتا ہے اور ہمارے مقصد کو سمجھتا ہے - اس کے لئے ہماری امداد کو آنا مشکل ہے ، اس لئے سوویت فوج کو کہیں زیادہ وقت اور صبر کی ضرورت ہوگی اور کئی آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا قبل اس کے کہ اتحادی ہماری مدد کرے — ہم التوا کے چھوٹے سے بھی موقع سے فائدہ اٹھائیں گے کیونکہ وقت ہمارے ساتھ ہے - ہمارا مقصد کامیاب ہو رہا ہے ، سامراجیوں کی قوتیں کمزور ہو رہی ہیں ، اور ” تیلسیت “ امن سے خواہ کتنی ہی آزمائشیں اور شکستیں پیدا ہوں ہم پسپائی کا طریقۂ کار شروع کر رہے ہیں ، اور میں پھر کہتا ہوں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سیاسی طور پر باشعور پرولیتاریہ اور اسی طرح سیاسی طور پر باشعور کسان ہمارے ساتھ ہیں ، ہم نہ صرف بہادرانہ حملے کرنے کے قابل ہوں گے بلکہ جری پسپائی بھی کریں گے اور ہم اس وقت تک انتظار کریں گے جب ہماری امداد کے لئے بین الاقوامی اشتراکی پرولیتاریہ آئے گا اور پھر ہم دوسرے اشتراکی انقلاب کا آغاز کریں گے جو اپنی وسعت کے لحاظ سے عالمی ہوگا (تالیاں) -

” پراودا “ (” سوتسیال دیموکرات “)
شمارے ۴۷ اور ۴۸ - ۱۶ ، ۱۷ مارچ
۱۹۱۸ ء -

لینن کا مجموعۂ تصانیف ،
پانچواں روسی ایڈیشن ،
جلد ۳۶ ، صفحات ۹۲ —

Scanned by CamScanner

(۲)

امن کے عہدنامے کی توثیق کے متعلق رپورٹ پر آخری کلمات

۱۵ مارچ

رفیقو، اپنی پہلی تقریر میں جو کچھ میں نے انقلابی جنگ کے کردار کے بارے میں کہا، جس کی ہم سے تجویز کی گئی ہے، اگر میں اس کی تصدیق چاہتا ہوں تو بہترین اور انتہائی واضح تصدیق مجھے بائیں بازو والے اشتراکی انقلابیوں کے نمائندے کی رپورٹ سے (۵۳) ملتی ہے۔ میری رائے میں یہ بے حد مناسب ہوگا کہ میں ان کی تقریر کو لفظ بہ لفظ لکھی ہوئی رپورٹ سے دہراؤں، اس طرح ہم دیکھیں گے کہ اپنی تجاویز کی تائید میں وہ کیا دلائل پیش کرتے ہیں۔ (لفظ بہ لفظ لکھی ہوئی رپورٹ پڑھ کر سناتے ہیں۔)

یہ رہا ان دلائل کا نمونہ جن پر وہ تکیہ کرتے ہیں۔ یہاں مقامی دیہی جلسے کی بات کی گئی (۵۴)۔ جو لوگ اس جلسے کو مقامی دیہی جلسہ خیال کرتے ہیں وہ ایسے ہی دلائل استعمال کر سکتے ہیں، لیکن اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے الفاظ دہراتے تو ہیں مگر انہیں سوچنے کے اہل نہیں ہیں۔ لوگ وہی دہراتے ہیں جو بولشویکوں نے بائیں بازو والے اشتراکی انقلابیوں کو سکھایا تھا جب آخرالذکر دائیں بازو والوں کے بیچ میں تھے۔ اور جب وہ بولتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم نے کہا اسے انہوں نے حفظ یاد کر لیا تھا لیکن جس پر وہ مبنی تھا اسے وہ نہیں سمجھے، اور اس کو

وہ اب دھرا رہے ہیں۔ تسیریتیلی اور چیرنوف دفاع پسند تھے اور اب ہم دفاع پسند ہیں، ہم "غدار" ہیں، ہم "دغاباز" ہیں۔ یہاں بورژوا کے شریک جرم مقامی دیہی جلسے کی بات کرتے ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں تو آنکھیں لڑاتے ہیں۔ لیکن ہر مزدور دفاع پسندی کے ان مقاصد کو اچھی طرح سمجھتا ہے جو تسیریتیلی اور چیرنوف کے رہبر تھے اور ان بنیادوں کو بھی جن کے نتیجے میں ہم دفاع پسند بنے۔

اگر ہم روسی سرمایہ داروں کی تائید کریں جو آبنائے درہ دانیال، آرمینیا اور گالیشیا حوالے کرنا چاہتے تھے، جیسا کہ خفیہ عہدنامے میں درج ہے، تو یہ چیرنوف اور تسیریتیلی کے معنوں میں دفاع پسندی ہوگی، تب ایسی دفاع پسندی شرمناک تھی، لیکن اب ہماری دفاع پسندی قابل تعظیم ہے۔ (تالیاں)

اور جب میں ایسے دلائل کے ساتھ کامکوف کی تقریر کی لفظ بہ لفظ لکھی ہوئی رپورٹ میں دوبار دھرایا ہوا یہ بیان دیکھتا ہوں کہ بولشویک جرمن سامراج کے دلال ہیں (دائیں طرف سے تالیاں)، یہ سخت الفاظ ہیں — مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہے کہ جن لوگوں نے کیرینسکی کی پالیسی پر عمل کیا تھا تالیاں بجا کر اب اس پر زور دے رہے ہیں (تالیاں)۔ اور ظاہر ہے، یقینی سخت الفاظ پر اعتراض کرنا میرا کام نہیں ہے۔ میں ان کے خلاف کبھی اعتراض نہیں کروں گا۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ سخت ہونے کے لئے آدمی کو ایسا کرنے کا حق ہونا چاہئے اور سخت ہونے کا حق اس طرح ملتا ہے کہ آدمی کے الفاظ اپنے عمل سے مختلف نہ ہوں۔ یہ ایک چھوٹی سی شرط ہے جسے بہت سے دانشور لوگ پسند نہیں کرتے لیکن اس کا مطلب مزدوروں اور کسانوں نے مقامی دیہی جلسے تک میں سمجھ لیا ہے، مقامی دیہی جلسہ اتنی معمولی چیز ہے۔ انھوں نے مقامی دیہی جلسوں اور سوویت تنظیموں میں دونوں جگہ اس کا مطلب سمجھ لیا ہے، اور ان کے الفاظ ان کے عمل سے مختلف نہیں ہوتے۔ لیکن ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ بائیں بازو والے اشتراکی انقلابی دائیں بازو والے اشتراکی انقلابیوں کی پارٹی میں اکتوبر تک شامل رہے، اس وقت جب کہ آخرالذکر اقتدار کی کرسیوں کا انعام حاصل کر رہے تھے، جب وہ دلالوں کا کام کر رہے

Scanned by CamScanner

تھے کیوں کہ خفیہ عہدناموں کے متعلق اپنے ہونٹ سینے کے عوض ان سے وزارت کی گدیوں کا وعدہ کیا گیا تھا (تالیاں) ۔ لیکن ان لوگوں کو سامراج کا دلال کیوں کر کہا جاسکتا ہے جنھوں نے درحقیقت اس کے خلاف اعلان جنگ کیا، عہد نامے پھاڑے اور خطرہ مول لیا کہ بریست میں گفت‌وشنید کو طول دیا جائے، یہ جانتے ہوئے کہ اس سے ملک تباہ ہوگا، فوجی حملہ اور متعدد بےمثال شکستیں برداشت کیں اور عوام سے مطلق کوئی چیز نہیں چھپائی ۔

سارتوف نے یہاں ہمیں یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ انھوں نے عہدنامہ نہیں پڑھا ۔ جس کا جی چاہے ان پر یقین کرے ۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ کافی اخبارات پڑھنے کے عادی ہیں، لیکن انھوں نے عہدنامہ نہیں پڑھا (تالیاں) ۔ جس کا جی چاہے یقین کرے ۔ لیکن میں آپ سے کہوں‌گا کہ اگرچہ اشتراکی انقلابیوں کی پارٹی اچھی طرح جانتی ہے کہ تشدد کے دوبدو ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں، جسے ہم نے پوری طرح واضح کر دیا ہے کہ ایسا ہم جان بوجھ کر کر رہے ہیں، ہم نے صاف گوئی کے ساتھ کہا ہے کہ ہم ابھی لڑنے کے قابل نہیں ہیں اور پسپا ہو رہے ہیں — تاریخ میں انتہائی شرمناک عہدناموں اور کئی جنگوں کی مثالیں موجود ہیں — جب لوگ اس کے جواب میں لفظ ’’ دلال ،، استعمل کرتے ہیں تو ایسی کرختگی سے ان کا ہی پردہ چاک ہو جاتا ہے، اور جب وہ ہمیں یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس کی ذمےداری ان پر نہیں ہے — تو کیا یہ حیلہ‌سازی نہیں ہے جب لوگ ذمےداری سے بےتعلقی ظاہر کرتے ہیں لیکن حکومت کی کرسیوں سے چمٹے رہتے ہیں؟ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ جب وہ ذمےداری سے اپنی بےتعلقی کا اعلان کرتے ہیں — وہ ذمےداری سے سبکدوش نہیں ہو جاتے، اور وہ یہ سوچنے میں غلطی پر ہیں کہ یہ مقامی دیہی جلسہ ہے ۔ نہیں، محنت‌کش عوام میں جو ایماندار اور بہترین عنصر ہے وہ یہاں ہے (تالیاں) ۔ یہ کوئی بورژوا پارلیمنٹ نہیں ہے جہاں لوگ سال میں ایک یا دو بار اپنی نشستوں پر بیٹھنے اور بھتہ پانے کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں ۔ یہاں وہ لوگ ہیں جو صوبوں سے آئے ہیں اور کل جب وہ اپنے اپنے صوبوں میں ہوں گے تو بتائیں‌گے کہ بائیں بازووالے اشتراکی انقلابیوں کی پارٹی کا اثر

Scanned by CamScanner

کم ہو رہا ہے جو اس کی مستحق ہے ، کیونکہ پارٹی جس کا عمل ایسا ہے وہ کسانوں میں بھی ایسا ہی صابن کا بلبلہ ہے جیسی کہ وہ مزدور طبقے میں ثابت ہو گئی ہے (تالیاں ، آوازیں : '' بالکل ٹھیک '') -

مزیدبراں ، میں کامکوف کی تقریر کا ایک اور حصہ نقل کروں گا ، یہ دکھانے کے لئے کہ استحصال کے شکار محنت کش عوام کے ہر نمائندے کا اس پر کیا ردعمل ہونا چاہئے - '' کل جب رفیق لینن نے کہا کہ رفقا تسیریتیلی اور چیرنوف اور دوسروں نے فوج میں پست ہمتی پیدا کی تو کیا ہم یہ کہنے کی ہمت نہیں کر سکتے کہ لینن نے اور میں نے بھی فوج میں پست ہمتی پھیلائی ! '' وہ اصل نقطے سے بہت دور بھک گئے (تالیاں) - انھوں نے سنا تھا کہ ہم شکست پسند تھے اور اسے اس وقت یاد کیا جب ہم شکست پسند نہیں رہے - انھوں نے غلط وقت پر اسے یاد کیا - انھوں نے الفاظ رٹ لئے ہیں ، ان کے پاس کھیلنے کے لئے انقلابی لفاظی کا جھنجھنا ہے ، لیکن ان میں اصلی صورت حال پر غوروفکر کرنے کی صلاحیت نہیں ہے (تالیاں) - میں دعوی کرتا ہوں کہ ایک ہزار مقامی دیہی جلسوں میں جہاں سوویت اقتدار مستحکم ہو گیا ہے نو سو سے زیادہ جلسوں کے لوگ بائیں بازو والے اشتراکی انقلابیوں کے متعلق کہیں گے کہ اب وہ اعتماد کے مستحق نہیں رہے - وہ کہیں گے : ٹھیک ہے ، ہم نے فوج میں پست ہمتی پھیلائی ، اور اسے ہمیں اب یاد رکھنا چاہئے - لیکن ہم نے فوج میں کیسے پست ہمتی پھیلائی ؟ زار کے عہد میں ہم شکست پسند تھے لیکن تسیریتیلی اور چیرنوف کے دور میں ہم شکست پسند نہیں رہے - ہم نے '' پراودا '' میں اعلان شائع کیا جس میں کریلینکو نے اس وقت فوج سے خطاب کیا تھا جب اس کا تعاقب کیا جا رہا تھا : '' میں پیتروگراد کیوں جا رہا ہوں '' - اس نے کہا : '' ہم تم کو بغاوتوں کے لئے آمادہ نہیں کر رہے ہیں - '' یہ فوج کو پست ہمت کرنا نہیں تھا - ان لوگوں نے جنھوں نے اس جنگ کو عظیم جنگ کہا وہ فوج کو پست ہمت بنانے کے ذمے دار ہیں -

فوج کو پست ہمت بنانے والے تسیریتیلی اور چیرنوف ہیں کیوں کہ انھوں نے عوام سے شاندار الفاظ کہے ، ایسے الفاظ جنھیں آنکھیں بند

Scanned by CamScanner

کر کے کئی بائیں بازو والے اشتراکی انقلابی استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ الفاظ سے کھیلنا آسان ہے ، لیکن روسی عوام مقامی دیہی جلسوں میں ان پر غور و فکر کرنے اور انہیں سنجیدگی سے اپنانے کے عادی ہیں۔ لیکن اگر لوگوں سے تو یہ کہا گیا کہ ہم امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور سامراجی جنگ کی شرائط پر گفت‌وشنید کی تو میں پوچھتا ہوں : خفیہ معاہدوں اور جون کی پیش‌قدمی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے فوج کو اس طرح پست‌ہمت کیا۔ اگر انھوں نے لوگوں سے سامراج کے خلاف جدوجہد ، مادروطن کی مدافعت کی باتیں کیں تو لوگوں نے اپنے آپ سے سوال کیا : کیا یہ کہیں بھی سرمایہ‌داروں کی گردن ناپ رہے ہیں ؟ اس طرح انھوں نے فوج میں پست‌ہمتی پیدا کی۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا ، جس کی کسی نے بھی تردید نہیں کی ، فوج کو نجات مل جاتی اگر ہم مارچ یا اپریل میں اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیتے ، اور اگر استحصال کرنے‌والوں کی غضبناک نفرت کے بجائے کیوں کہ ہم نے انھیں دبایا — وہ بجا طور پر ہم سے نفرت کرتے ہیں — اگر اس کے بجائے انھوں نے محنت‌کش اور مظلوم عوام کی مادروطن کے مفاد کو کیرینسکی اور ریابوشینسکی کے خفیہ عہدناموں اور آرمینیا ، گالیشیا اور آبنائے درہ‌دانیال کے منصوبوں‌والی مادروطن کے مفاد کے مقابلے میں بلند رکھا ہوتا تو اس طرح فوج کو نجات مل سکتی تھی۔ اور اس سلسلے میں — عظیم روسی انقلاب کی ابتدا سے ، خاص کر مارچ سے جب تمام ملکوں کے عوام سے ادھوری اپیل کی گئی تھی — حکومت جس نے تمام ملکوں کے بنک‌کاروں کا تختہ الٹنے کی اپیل کی تھی خود بنک‌کاروں کے ساتھ منافع اور مراعات میں ساجھا کر رہی تھی — اس بات نے فوج میں پست‌ہمتی پھیلائی اور اسی وجہ سے فوج برقرار نہیں رہ سکی (تالیاں)۔

میں حتمی طور سے کہتا ہوں کہ ہم نے — کریلینکو کی اس اپیل سے لے کر جو کہ پہلی نہیں تھی اور جو مجھے اس لئے یاد آ گئی کہ وہ میرے ذہن کے کسی گوشے میں پڑی رہ گئی تھی — ہم نے فوج کو پست‌ہمت نہیں بنایا بلکہ کہا : محاذ پر ڈٹے رہو۔ جتنی جلد تم اقتدار حاصل کروگے اتنا ہی زیادہ آسانی سے اسے قائم رکھا جا سکتا ہے۔ اور اب یہ کہنا : ہم خانہ جنگی کے خلاف ہیں اور مسلح

Scanned by CamScanner

بغاوت کے حق میں ھیں - یہ کتنی غیرمعقول بات ہے اور بعض لوگوں کا یہ کتنا سفلہ پن ہے - جب یہ بات دیہات میں پہنچےگی اور جب وہاں سپاھی جنھوں نے جنگ کو دانشوروں کی نظر سے نہیں دیکھا اور جو جانتے ھیں کہ لکڑی کی تلوار چلانا آسان ہے ، جب وہ کہیں گے کہ ایسے نازک لمحے جب وہ برھنہ پا ، بری طرح ملبوس اور مصیبت میں تھے تو ان کی مدد اس طرح کی گئی کہ انھیں پیش‌قدمی کرنے پر مجبور کیا گیا — اب ان سے کہا جا رہا ہے : کوئی فکر کی بات نہیں کہ فوج نہیں ، اس کی جگہ مسلح بغاوت ہوگی - لوگوں کو ایسی باقاعدہ فوج کے خلاف محاذآرا کرنا جو ٹیکنکی سامان کے لحاظ سے کہیں زیادہ برتر ہے — یہ مجرمانہ حرکت ہے اور اشتراکیوں کی حیثیت سے ہم نے ایسی ھی تعلیم دی ہے - بے‌شک جنگ نے بھی بہت کچھ سکھایا ، صرف یہی نہیں کہ لوگوں نے مصیبتیں برداشت کیں بلکہ یہ بھی کہ جن کے پاس سب سے زیادہ ٹیکنکی سامان ، تنظیم اور ڈسپلن ہوتا ہے اور جو بہترین اسلحات کے مالک ہوتے ھیں وھی فتح حاصل کرتے ھیں - یہ جنگ نے سبق دیا ہے ، اور یہ اچھا ھی ھوا کہ اس نے ایسا سکھایا - یہ سیکھنا ضروری ہے کہ جدید سماج میں مشینوں کے بغیر ، ڈسپلن کے بغیر رہنا نا ممکن ہے — یا تو جدید ٹیکنیک سیکھئے یا کچل دئے جائیے - تکلیف‌دہ مصائب کے برسوں نے کسانوں کو سکھایا ہے کہ جنگ کیا چیز ہے - اگر کوئی مقامی دیہی جلسوں میں تقریر جھاڑنے جائےگا ، اگر بائیں بازووالے اشتراکی انقلابیوں کی پارٹی وھاں جائےگی تو اسے واجبی سزا ملےگی (تالیاں) -

ایک اور مثال ، کامکوف کی تقریر سے ایک اور اقتباس (وہ اسے پڑھتے ھیں) -

بعض وقت سوال کھڑے کرنا حیرت‌انگیز طور پر آسان ہوتا ہے - ایک کہاوت ہے ، ذرا ناشائستہ اور بھدی سی — جو ایسے سوالات سے تعلق رکھتی ہے — افسوس ہے کہ میں اس کے الفاظ تبدیل نہیں کر سکتا — میں آپ کو اسے یاد دلاؤں‌گا : ایک بیوقوف زیادہ سوالات کر سکتا ہے ان دس عقلمند لوگوں کے مقابلے میں جو جواب دے سکتے ھیں (تالیاں ، شور) -

رفیقو ، جو اقتباس ابھی میں نے پڑھا ہے اس میں مجھ سے اس سوال

Scanned by CamScanner

کا جواب پوچھا گیا ھے : کیا مہلت ایک ہفتہ ، دو ہفتے یا اس سے زیادہ رھےگی ؟ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ھوں کہ کسی بھی مقامی دیہی جلسے میں یا کسی بھی کارخانے میں کوئی شخص ایک سنجیدہ پارٹی کے نمائندے کی حیثیت سے اس قسم کا سوال کرےگا تو لوگ اس پر ھنسیں‌گے اور اسے باھر نکالدیں‌گے کیونکہ کسی بھی مقامی دیہی جلسے میں لوگ سمجھیں‌گے کہ ایسی بات کے بارے میں سوال اٹھانے کی کوئی تک نہیں ھے جو معلوم نہیں کی جا سکتی ۔ اسے کوئی بھی مزدور اور کسان سمجھ سکتا ھے (تالیاں) ۔ اگر آپ جواب کےلئے بالکل اصرار کرتے ھیں تو میں آپ سے کہوں‌گا کہ بلاشبہ کوئی بھی بائیں‌بازووالا اشتراکی انقلابی جو اخباروں میں لکھتا ھے یا جلسوں میں تقریریں کرتا ھے ، بتائےگا کہ یہ مدت منحصر ھے : یہ منحصر ھے کہ جاپان کب حملہ کرتا ھے ، کتنی قوت سے اور اس کی کیسی مزاحمت کی جاتی ھے ، کس حد تک جرمن فنلینڈ اور یوکرین میں مشکلات میں پھنستے ھیں ، تمام محاذوں پر پیش‌قدمی کب شروع ھوتی ھے ، وہ کس طرح بڑھتی ھے ، آسٹریا اور جرمنی میں اندرونی تصادم کی مزید رفتار پر ، اور بہت سی دوسری باتوں پر بھی (تالیاں) ۔

تو جب سنجیدہ جلسوں میں لوگ فاتحانہ انداز میں سوال کرتے ھیں : مجھے جواب دیجئے کہ مہلت کس قسم کی ھوگی ؟ تو میں کہتا ھوں کہ ایسے لوگوں کو مزدوروں اور کسانوں کے جلسوں سے بھگا دیا جائےگا جو سمجھتے ھیں کہ تین برسوں کی جنگ کی اذیت کے بعد مہلت کا ایک ہفتہ بھی بہت بڑی نعمت ھے (تالیاں) ۔ اور میں یقین سے کہتا ھوں کہ آج ھمارے خلاف گالی گلوچ کے جو انبار لگائے جا رھے ھیں ، اگر کل ان تمام بےلگام الفاظ کو جنھیں دائیں‌بازو ، تقریباً دائیں‌بازو ، دائیں‌بازو کے قریب ، بائیں‌بازووالے اشتراکی انقلابیوں ، کیڈیٹوں اور مینشویکوں نے ھمارے خلاف استعمال کئے ھیں جمع کرکے شائع کیا جائے ، تو ان کا وزن کئی من ھی کیوں نہ ھو ، جہاں تک میرا تعلق ھے تو یہ ایک تنکے سے بھی زیادہ وزنی نہیں ھونگے ، اگر اس کا مقابلہ اس حقیقت سے کیا جائے کہ ھمارے بولشویک گروپ کے اندر ۹۰ فیصدی نمائندوں نے کہا ھے : ھم جنگ سے واقف ھیں اور ھم دیکھتے ھیں کہ اب جب‌کہ ھمیں مختصر مہلت مل گئی ھے

Scanned by CamScanner

ہماری بیمار فوج کی صحت‌یابی کے لئے یہ مفید ہے - اور کسانوں کے ہر جلسے میں ۹۰ فیصدی کسان بھی وہی کہیں گے جو معاملے سے دلچسپی رکھنےوالا ہر شخص سمجھتا ہے، اور اگر ہم کسی طرح سے بھی مدد دے سکے تو ہم نے کسی بھی عملی تجویز کو مسترد نہیں کیا اور نہ کر رہے ہیں -

ہمیں مہلت کا امکان مل گیا ہے خواہ یہ صرف بارہ دن کی ہو، اور یہ اس پالیسی کی مرھون‌منت ہے جس نے انقلابی لفاظی اور رائے ''عامہ'' کا مقابلہ کیا - جب کاسکوف اور بائیں‌بازووالے اشتراکی انقلابی آپ کے ساتھ کھیل کھیلتے ہیں اور آپ سے آنکھیں لڑاتے ہیں تو ایک طرف وہ آپ سے آنکھیں لڑاتے ہیں اور دوسری طرف وہ آئین پرست جمہوریت پسندوں سے کہتے ہیں : یہ ہمارے حساب میں لکھدو، ہم تو دل‌وجان سے تمہارے ساتھ ہیں (ہال میں ایک آواز : ''جھوٹ'') - اور اشتراکی انقلابیوں کا ایک نمائندہ، جو ظاہر ہے کہ صرف بائیں‌بازووالا نہیں بلکہ سہا بائیں‌بازووالا انتہا طلب، جب لفاظی کے بارے میں بولا تو اس نے کہا کہ لفاظی وہ سب کچھ ہے جس کا عزت سے تعلق ہے (ایک آواز : ''بالکل ٹھیک'') - جی ہاں، بلاشبہ دائیں بازو کی صفوں میں لوگ کہتے ہیں ''بالکل ٹھیک''، مجھے یہ فقرہ ''جھوٹ'' سے زیادہ پسند ہے اگرچہ یہ مجھے ذرہ برابر بھی مرعوب نہیں کرتا - اگر میں نے واضح اور صحیح ثبوت پیش کئے بغیر ان پر لفاظی کا الزام لگایا ہوتا تو یہ الگ بات تھی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نے دو مثالیں پیش کیں اور یہ میرے ذہن کی اختراع نہیں بلکہ واقع ہوئی ہیں -

یاد کیجئے، کیا اشتراکی انقلابیوں کے نمائندوں کا رویہ ایسا ہی نہیں تھا جب ۱۹۰۷ء میں انہوں نے استولیپین سے اس وعدے پر دستخط کئے کہ وہ شہنشاہ نکولائی دوم کی وفاداری اور خلوص کے ساتھ خدمت کریں گے ؟ میرا خیال ہے کہ انقلاب کے طویل برسوں سے میں نے کچھ سیکھا ہے، جب مجھے غداری کے الزام سے بدنام کیا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں : سب سے پہلے آدمی کو تاریخ میں اپنا راستہ دریافت کرنا چاہئے - اگر ہم نے تاریخ کی راہ بدلنا چاہی اور یہ ثابت ہو گیا کہ راہ تاریخ نے نہیں بلکہ ہم نے بدلی ہے — تب ہمیں سزا

Scanned by CamScanner

دیجئے ۔ تاریخ کو تقریروں کے ذریعے باور نہیں کرایا جاتا ، اور تاریخ ثابت کرے گی کہ ہم صحیح تھے ، ہم نے ۱۹۱۷ ء کے عظیم اکتوبر انقلاب میں مزدور تنظیموں کو شریک کیا ، لیکن صرف اس وجہ سے کہ ہم نے لفاظی سے اپنے آپ کو دور رکھا ، ہم جانتے تھے کہ حقیقتوں کو کیسے دیکھنا چاہئے اور ان سے کیسے سیکھنا چاہئے ۔ اور آج جب ۱۰ — ۱۴ مارچ کو یہ واضح ہو گیا ہے کہ اگر ہم لڑتے تو ہم سامراج کی مدد کرتے ، ہم رسل ورسائل کا نظام تباہ کر دیتے اور پیتروگراد کھو بیٹھتے — ہم جانتے ہیں کہ لفظوں سے کھیلنا اور لکڑی کی تلوار گھمانا بے سود ہے ۔ لیکن جب کامکوف میرے پاس آتے ہیں اور پوچھتے ہیں " کیا یہ مہلت لمبی ہوگی ؟ "، تو اس کا جواب دینا ناممکن اس لئے ہے کہ بین الاقوامی پیمانے پر خارجی انقلابی حالت نہیں رہی ہے ۔ اب رجعت پرستی کو طویل مہلت نہیں مل سکتی کیونکہ ہر طرف خارجی حالت انقلابی ہے ، ہر جگہ مزدور عوام ناراض ہیں ، ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے ، جنگ نے انہیں بالکل چوس لیا ہے ، یہ حقیقت ہے ۔ اس حقیقت سے گریز کرنا ناممکن ہے اور اسی لئے میں آپ کو یہ ثابت کر رہا ہوں کہ ایک دور ایسا تھا جب انقلاب آگے آگے تھا اور ہمارے پیچھے پیچھے بائیں بازو والے اشتراکی انقلابی اکڑ اکڑ کر چلتے تھے (تالیاں) ۔ لیکن اب ایسا دور شروع ہوا ہے جب زبردست قوت کے سامنے ہمیں پسپا ہونا چاہئے ۔ یہ بالکل ٹھوس نقشہ ہے ۔ اس کا مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتا ۔ تاریخی تجزیہ یقینی اس کی تصدیق کرے گا ۔ یہاں ہمارے مارکسیسٹ ، تقریباً مارکسیسٹ ، مارتوف تشریف رکھتے ہیں ، وہ مقامی دیہی جلسوں کی ہتک کرتے ہیں ، اخبارات بند کرنے کی شکایت کرتے ہیں ، وہ فخریہ بیان کرتے ہیں کہ مظلوم اور سزاوار اخبارات اس لئے بند کر دئے گئے کہ وہ سوویت اقتدار کا تختہ الٹنے میں مدد دے رہے تھے ، اس کی وہ برائی کرتے ہیں (تالیاں) ... اس پر وہ خاموش نہیں رہے ۔ وہ ایسی باتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں ، لیکن میں نے جو سوال براہ راست کیا کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں کہ اکتوبر کے بعد سے ہم نے فاتحانہ پیش قدمی کی تو اس کا جواب دینے کی کوشش (دائیں بازو والوں کی آوازیں " نہیں ") ۔ آپ " نہیں " کہئے لیکن یہاں سب " ہاں "

Scanned by CamScanner

کہہ رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں: کیا ہم آج عالمی سامراج کے خلاف حملے میں فاتحانہ پیش‌قدمی کر سکتے ہیں؟ ہم نہیں کر سکتے، ہر ایک یہ جانتا ہے۔ جب یہ بے لاگ سادہ بیان براہ‌راست پیش کیا جاتا ہے تاکہ عوام کو انقلاب کی تعلیم دی جائے — اور انقلاب گہری مشکل اور پیچیدہ سائنس ہے — مزدوروں اور کسانوں دونوں کو تعلیم دینے کے لئے، جو لوگ انقلاب کر رہے ہیں انھیں تعلیم دی جاتی ہے کہ اسے کیسے کیا جائے ہمارے دشمن چلاتے ہیں: بزدل، غدار، جھنڈا چھوڑ بیٹھے۔ وہ لفاظی پر اتر آتے ہیں اور ہاتھ ہلاتے ہیں۔ نہیں۔ انقلابوں کی ساری تاریخ میں ایسے کئی انقلابی باتونی نظر آئے لیکن انھوں نے بدبو اور دھوئیں کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں چھوڑی (تالیاں)۔

رفیقو، دوسری مثال جو میں نے پیش کی وہ جرمنی کی تھی، اس جرمنی کی جسے نپولین نے کچل دیا تھا، اس جرمنی کی جس نے مسلسل ہر جنگ کے بعد شرمناک امن دیکھا۔ مجھ سے دریافت کیا گیا ہے: عہدناموں پر کیا ہم عرصے تک عمل کرتے رہیں‌گے؟ اگر کوئی تین سال کا بچہ مجھ سے پوچھتا: کیا آپ عہدنامے پر عمل کریں‌گے یا نہیں؟ تو یہ سوال معصومانہ اور دل لبھانے‌والا ہوتا۔ لیکن جب بائیں بازو والے اشتراکی انقلابیوں کی پارٹی کے سن رسیدہ کامکوف یہ پوچھتے ہیں — مجھے معلوم ہے کہ گنے چنے سن‌رسیدہ مزدور کسان بھی معصومیت پر یقین لے آئیں — لیکن ان کی اکثریت کہے‌گی: ”ریاکاری چھوڑو“۔ اس لئے کہ تاریخی مثال جو میں نے پیش کی، جتنا ممکن ہے اتنی صفائی سے دکھاتی ہے کہ عوام کی آزادی کی جنگیں جو اپنی فوج کھو بیٹھتے ہیں — اور یہ ایک بار سے زیادہ ہوا ہے — ان لوگوں کی جو اس حدتک کچلے گئے کہ اپنے تمام علاقے سے بالکل محروم ہو گئے، اس حدتک دبائے گئے کہ انھوں نے فاتح کو اس کی نئی الحاقی مہموں کے لئے امدادی فوجیں فراہم کیں — تاریخ سے اسے خارج نہیں کیا جا سکتا، کسی بھی طرح اسے نہیں مٹایا جا سکتا۔ بہرحال اگر بائیں بازو کے اشتراکی انقلابی کامکوف نے مجھے جواب دینے کی خاطر کہا جو میں نے لفظ بہ لفظ تحریری رپورٹ میں دیکھا ہے: ”اسپین میں بہرحال انقلابی جنگیں ہوئیں“ — انھوں نے اس کی تصدیق کی جو کچھ میں کہہ رہا

هوں ، درحقیقت انھوں نے اپنے هی منہ پر چپت رسید کیا ۔ اسپین اور جرمنی کی مثالیں هی میری تصدیق کرتی هیں کہ اس بنیاد پر الحاقی جنگوں کے تاریخی دور کا سوال طے کرنا کہ "کیا آپ عهدنامے پر عمل کرنےوالے هیں ، اس کی خلاف‌ورزی کب کریں‌گے ، کب وہ آپ کو پکڑیں کے ..." ، واقعی بچوں کا سا رویہ هے ۔ تاریخ همیں بتاتی هے کہ هر عهدنامہ جدوجهد کے التوا اور قوتوں کے توازن میں تبدیلی کا نتیجہ هوتا هے ، یہ بھی کہ ایسے عهدنامے هوئے جنھیں چند دنوں میں پھاڑ ڈالا گیا ، ایسے بھی عهدنامے هوئے جو ایک ماہ بعد پھاڑ ڈالے گئے ، کئی برسوں پر مشتمل ایسے دور آئے جب جرمنی اور اسپین نے ان پر دستخط کئے اور چند ماہ بعد اس کی خلاف‌ورزی کی ، کئی بار اس کی خلاف‌ورزی کی اور جنگوں کے کئی سلسلوں کے ذریعے لوگوں نے سیکھا کہ جنگ لڑنے کا مطلب کیا هے ۔ جب نپولین نے دوسری قوموں کا گلا گھونٹنے کے لئے جرمن فوجوں کی سربراهی کی تو اس نے انھیں انقلابی جنگ کی تعلیم دی ۔ یہ تھی تاریخ کی راہ ۔

رفیقو ، اسی لئے میں آپ سے کہتا هوں کہ مجھے پوری طرح یقین هے کہ همارے بولشویک گروپ کے ۹۰ فیصدی نے جو فیصلہ کیا هے اس کی حمایت سیاسی شعور رکھنےوالے محنت‌کش عوام — مزدوروں اور کسانوں کا ۹۰ فیصدی حصہ کرےگا (تالیاں) ۔

میں نے جو کہا آیا صحیح هے یا میں غلطی پر هوں اس کو جانچنے کا ذریعہ همارے پاس هے ، اس لئے کہ آپ صوبوں کو جائیں‌گے اور آپ میں سے هر ایک مقامی سوویتوں کو رپورٹ پیش کرےگا اور هر جگہ مقامی فیصلے هوں گے ۔ آخر میں میں کہوں‌گا : اشتعال‌انگیزی کے شکار نہ بنیں ۔ (تالیاں ۔) بورژوازی جانتا هے وہ کیا کر رها هے ، بورژوازی جانتا هے کہ پسکوف میں اور چند دن پہلے اودیسہ میں بھی اس نے خوشیاں کیوں منائیں ، وینیچینکو ، یوکرینی کیرینسکیوں ، تسیریتیلیوں ، اور چیرنوفوں کے بورژوازی نے حال هی میں جشن منائے ۔ اس نے خوشیاں منائیں کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتا هے کہ سوویت اقتدار نے بھگوڑی اور بیمار فوج کے بل پر جنگ لڑنے کی کوشش کرکے حالات کا اندازہ لگانے میں کتنی فاش سفارتی غلطی کی ۔ بورژوازی آپ کو جنگ کے غار میں لےجانے کی کوشش کر رها هے ۔ صرف حملہ

بھی نہیں بلکہ پسپائی بھی کرنا چاہئیے - یہ ہر سپاہی جانتا ہے - یہ سمجھ لیجئیے کہ بورژوازی ہمیں اور آپ کو دونوں کو جال میں پھانسنے کی کوشش کر رہا ہے - یہ یاد رکھیئے کہ پورا بورژوازی اور اس کے تمام شعوری اور بلاشعوری شریک‌جرم یہ جال بچھا رہے ہیں - آپ شدیدترین شکستیں برداشت کر سکتے ہیں اور انتہائی مشکل حالتیں برقرار رکھ سکتے ہیں اور یہ پسپا ہو کر وقت حاصل کرکے ہوگا — وقت ہمارے ساتھ ہے - سامراجیوں نے حلق تک ٹھونس لیا ہے ، وہ پھٹ پڑیں گے ، ان کے پیٹ میں ایک نیا دیوپیکر پروان چڑھ رہا ہے ، ہماری خواہش کے مقابلے میں وہ بہت آہستہ پروان چڑھ رہا ہے لیکن وہ بڑھ ضرور رہا ہے - وہ ہماری مدد کو آئے گا - اور جب ہم دیکھیں گے کہ اس نے اپنی پہلی ضرب لگانا شروع کر دی ہے تب ہم کہیں گے : پسپائی کا وقت ختم ہو چکا، عالمی پیش‌قدمی کا دور ، عالمی اشتراکی انقلاب کی کامرانی کا دور شروع ہو رہا ہے (پرشور تالیاں اور صداہائے تحسین دیر تک جاری رہتی ہیں) -

"پراودا"، شمارہ ۴۹
۱۹ (۶) مارچ ۱۹۱۸ ء -

لینن کا مجموعۂ تصانیف ،
پانچواں روسی ایڈیشن ،
جلد ۳۶، صفحات ۱۱۲ —
۱۲۱ -

(۳)

بریست کے عہدنامے کی توثیق پر قرارداد

یہ کانگریس امن کے اس عہد نامے کی تصدیق (توثیق) کرتی ہے جس پر ہمارے نمائندوں نے ۳ مارچ ۱۹۱۸ء کو بریست لیتوفسک میں دستخط کئے۔

یہ کانگریس موجودہ ناقابل یقین ناگوار، غارتگرانہ اور ذلت‌آمیز امن پر دستخط کرنے کا فیصلہ کرنے کے سلسلے میں مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کے اقدام کو صحیح تسلیم کرتی ہے جو ہمارے پاس فوج نہ ہونے اور عوام کی جنگ سے انتہائی تکان کے پیش‌نظر کئے گئے جنھیں مشکل کے وقت بورژوازی اور پیٹی‌بورژوا دانش‌وروں سے کوئی امداد نہیں ملی بلکہ ان کی مشکلات سے اپنے خود غرض طبقاتی مفاد کے مقاصد کے لئے فائدہ اٹھایا گیا۔

کانگریس امن کے وفد کے اقدامات کے بالکل صحیح ہونے کو بھی تسلیم کرتی ہے جس نے جرمنی کی امن کی شرائط پر تفصیلی بحث کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ یہ شرائط ہم پر صریحاً دھمکی اور کھلم‌کھلا دباؤ کی شکل میں ٹھونسی گئی تھیں۔

کانگریس انتہائی اصرار سے تمام مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں، تمام محنت‌کش اور مظلوم عوام کی توجہ اس پر مبذول کرانا چاہتی

ہے کہ اس وقت خاص فوری عمل طلب فریضہ محنت کشوں کا ڈسپلن اور ذاتی ڈسپلن ہے، تمام ملک میں ایسی مضبوط، اچھی تنظیمیں قائم کرنا ہے جو پیداوار اور تقسیم کا امکان بھر احاطہ کریں۔ انتشار، بدنظمی اور معاشی تباہی کے خلاف شدید جدوجہد کرنا چاہئے جو انتہائی تکلیف دہ جنگ کا ناگزیر ورثہ ہیں اور جو ساتھ ہی اشتراکیت کی مکمل فتح اور اشتراکی معاشرہ کی بنیادیں مضبوط کرنے کی راہ میں خاص رکاوٹ ہیں۔

آج اکتوبر انقلاب کے بعد، روس میں بورژوازی کا سیاسی اقتدار کا تختہ الٹنے کے بعد، خفیہ سامراجی عہد ناموں کی ہماری مذمت اور اشاعت کے بعد، بیرونی قرضے منسوخ کرنے کے بعد، مزدوروں اور کسانوں کی حکومت کی طرف سے بلا استثنا تمام قوموں کو منصفانہ امن کی تجویز پیش کرنے کے بعد، روس کے سامراجی جنگ کے چنگل سے آزاد ہونے کے بعد اسے یہ اعلان کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ دوسرے ملکوں کی لوٹ کھسوٹ اور ان پر ظلم کرنے میں شریک نہیں ہے۔

روسی سوویت وفاقی ریپبلک اتفاق رائے سے قزاقانہ جنگوں کی مذمت کرنے کے بعد اب اشتراکی مادر وطن کا کسی بھی سامراجی طاقت کے تمام ممکن حملوں سے دفاع اپنا حق اور فریضہ تصور کرتی ہے۔

اس لئے یہ کانگریس تمام محنت کش عوام کے لئے غیرمشروط فریضہ قرار دیتی ہے کہ وہ اپنے ملک کی دفاعی صلاحیت کو ازسرنو قائم کرنے اور اسے بہتر بنانے کے لئے تمام قوتیں جمع کریں، اشتراکی رضاکارانہ فوج اور دونوں جنسوں کے تمام بالغوں کی عام فوجی تربیت کی بنیاد پر ملک کی فوجی طاقت دوبارہ قائم کریں۔

یہ کانگریس اپنا مکمل اعتماد ظاہر کرتی ہے کہ سوویت اقتدار جس نے اشتراکیت کی خاطر اور سرمایے کے طوق غلامی کے خلاف جدوجہد میں تمام ملکوں کے مزدوروں کے ساتھ بین الاقوامی اخوت کی تمام ذمےداریاں بہادری سے پوری کیں مستقبل میں بھی عالمی اشتراکی تحریک کو ترقی دینے کے لئے، سرمایے کی غلامی اور اجرتی غلامی سے نجات دلانے والی راہ حاصل کرنے اور اسے مختصر بنانے کے لئے، اشتراکی معاشرہ تخلیق کرنے اور قوموں کے درمیان دیرپا، منصفانہ امن قائم کرنے کی خاطر ہر ممکن اقدام کرے گا۔

Scanned by CamScanner

اس کانگریس کو پوری طرح اعتماد ہے کہ بین الاقوامی مزدور انقلاب زیادہ دور نہیں ہے، اشتراکی پرولیتاریہ کی مکمل فتح اس حقیقت کے باوجود کہ تمام ملکوں کے سامراجی اشتراکی تحریک کو کچلنے میں انتہائی بربریت کے ذرائع استعمال کرنے سے پس وپیش نہیں کرتے یقینی ہے۔

۱۳ یا ۱۴ مارچ ۱۹۱۸ء کو لکھا گیا۔ ''پراودا،، (''سوتسیال دیموکرات،،) کے شمارے ۴۷ میں ۱۶ (۳) مارچ ۱۹۱۸ء کو شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۶، صفحات ۱۲۲ — ۱۲۳۔

مزدوروں، کسانوں اور سرخ فوجیوں کے نمائندوں کی ماسکو سوویت میں تقریر

۲۳ اپریل ۱۹۱۸ء

میں پھر دھراتا ھوں کہ ھمارے انقلاب کی راہ میں اب انتہائی شکل اور سنگین دور شروع ھوا ھے۔ ھمارا فرض ھے کہ اپنی تمام قوت کو فولاد کی طرح کام میں لائیں، اسے نئے تخلیقی کام میں استعمال کریں کیونکہ صرف آھنی برداشت اور محنت کا ڈسپلن ھی انقلابی روسی پرولیتاریہ کو، جو ابھی تک عظیم انقلابی اقدام میں بالکل تن تنہا ھے، نجات کی منزل تک جمے رھنے میں مدد دےگا جب بین الاقوامی پرولیتاریہ ھماری مدد کو پہنچےگا۔

ھم انقلابی مزدور طبقے کا وہ دستہ ھیں جس نے سب سے آگے پیش قدمی کی، اس لئے نہیں کہ ھم دوسرے مزدوروں سے بہتر ھیں، اس لئے نہیں کہ روسی پرولیتاریہ دوسرے ملکوں کے پرولیتاریہ سے برتر ھے بلکہ صرف اس لئے کہ ھم دنیا کے ایک پسماندہ‌ترین ملک سے تعلق رکھتے تھے۔ ھم صرف اسی صورت میں آخری فتح حاصل کر سکتے ھیں جب ھم عالمی سامراج کو بالکل تباہ نہ کر دیں جس کی زبردست طاقت کا سرچشمہ سامان اور ڈسپلن ھے، لیکن ھم صرف دوسرے ملکوں کے، تمام دنیا کے مزدوروں کے ساتھ مل کر ھی فتح حاصل کر سکتے ھیں۔

حالات کی مجبوری کی وجہ سے ھمیں بریست میں سخت امن طے کرنا پڑا اور ھم یہ حقیقت نہیں چھپاتے کہ انقلاب کے متعدد دشمن کسی

بھی لمحے غداری کے ساتھ اس اس کی خلاف‌ورزی کر سکتے ہیں جو ہماری جانب چاروں طرف سے پیش‌قدمی کر رہے ہیں اور جن کے خلاف اس وقت ہم سرگرم جدوجہد کرنے سے قاصر ہیں - یہ یاد رکھئے کہ کوئی شخص جو اس لمحے آپ کو بین‌الاقوامی لٹیرے سامراج کے خلاف ایسی سرگرم ، مسلح اور علانیہ جدوجہد کرنے کی دعوت دیتا ہے عوام کے ساتھ غداری کرتا ہے ، ارادی طور پر یا غیرارادی طور پر اشتعال انگیزی دلانےوالا ہے ، سامراجیوں کے کسی گٹ کا دلال ہے - اور اگر کوئی اس طریقۂ کار کے خلاف عمل کرتا ہے جس کے ہم حالیہ عرصے سے پابند ہیں — خواہ وہ اپنے آپ کو انتہائی ” بائیں ،، بازو کا یہاں تک کہ مہا بائیں‌بازو کا کمیونسٹ کیوں نہ کہتا ہو — برا انقلابی ہے ، میں یہاں تک کہوں گا کہ وہ بالکل انقلابی نہیں ہے (تالیاں) -

۲۴ اپریل ۱۹۱۸ ء کو ” پراودا ،، کے شمارے ۹۷ اور ” ازویستیا ،، کے شمارے ۸۱ میں شائع ہوا -

لینن کا مجموعۂ تصانیف ، پانچواں روسی ایڈیشن ، جلد ۳٦ ، صفحات ۲۳۴ — ۲۳۵ -

کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس میں سوویت اقتدار کے فوری فرائض پر رپورٹ

۲۹ اپریل ۱۹۱۸ء

پیٹی بورژوا کیمپ میں ہمارے خلاف ہمارے مخالفین کی جدوجہد کا خاص میدان اندرونی پالیسی اور معاشی تعمیر کے شعبے ہیں۔ پرولیتاریہ کے فرمان اور کوششیں جو منظم اشتراکی معیشت تعمیر کرنے کے سلسلے میں کی جا رہی ہیں ان سب کی بیخ کنی کرنا ان کا ہتیار ہے۔ یہاں پیٹی بورژوا عناصر — چھوٹے مالکوں اور غیر محدود خودغرضی کے عناصر — پرولیتاریہ کے مصمم دشمن کی طرح سرگرم ہیں۔

اور اس نقشے میں جسے پیٹی بورژوازی نے انقلاب کے تمام دوران دکھایا اس میں ہمیں ان کی ہم سے بالکل واضح علحدگی نظر آتی ہے۔ تو پھر قدرتی بات ہے کہ ہم اس کیمپ میں حال کے فوری اور رواں فرائض کی خاص مخالفت پاتے ہیں، مخالفت لفظ کے زیادہ صحیح معنوں میں۔ یہاں ہم ایسے لوگوں کی مخالفت سے دوچار ہوتے ہیں جو اصولاً ہم سے سمجھوتہ مسترد نہیں کرتے، زیادہ بنیادی مسائل پر تنقید کرنے کے مقابلے میں ہماری حمایت کرتے ہیں، یہ ایک ایسی مخالفت ہے جس میں حمایت بھی شامل ہے۔

اگر بائیں بازو والے اشتراکی انقلابیوں کے اخبارات کے صفحات میں ہم ایسے بیانات پڑھیں جیسا کہ میں نے ۲۰ اپریل کے ”زنامیا تروداً“ میں دیکھا تو کوئی حیرت کی بات نہیں ہونا چاہئے۔ وہ لکھتا ہے:

Scanned by CamScanner

" دائیں بازو کے بولشویک " توثیق کرنے والے ھیں "، (انتہائی حقارت آمیز نام ہے یہ) - اگر جنگ بازوں کو اس کے برعکس نام دیا جائے تو کیا ہوگا ؟ کیا اس کا کم بھیانک اثر نہیں پڑے گا ؟ خیر ، اگر بولشویزم میں کسی کو ایسے رجحانات نظر آتے ھیں تو یہ کسی بات کا اشارہ ہے - ۲۰ اپریل کو میں نے ایک اخبار میں وہ مقالات پڑھے جن میں ھمارا سیاسی کردار بیان کیا گیا ہے - جب میں نے ان پر نظر ڈالی تو خیال ھوا کہ اخبار " کمیونسٹ " سے تعلق رکھنے والے کے ھوں گے جو " بائیں بازو کے کمیونسٹوں " کا ترجمان ہے یا ان کے رسالے سے تعلق رکھنے والے کے — یہ مقالے ان سے بہت ملتے جلتے تھے - لیکن میری قسمت میں ازالۂ وھم لکھا تھا کیونکہ پتہ چلا کہ مقالے ایسوف نے لکھے ھیں اور اخبار " وپیریود " (۵۵) نے انھیں شائع کیا ہے - (قہقہے اور تالیاں -)

تو پھر رفیقو ، جب ھم ایسا سیاسی مظہر دیکھتے ھیں جیسا کہ " زنامیا ترودا " کا اتحاد بولشویزم کے کسی خاص رجحان کے ساتھ یا مینشویکوں کے مقالوں کے کسی قسم کے ضابطے کے ساتھ اس پارٹی کے جو کیرینسکی سے اتحاد کی پالیسی پر گامزن رھی ، وہ پارٹی جس میں تسیریتیلی نے بورژوازی کے ساتھ سمجھوتہ کیا ، جب ھم ایسے حملوں سے دوچار ھوتے ھیں جو بالکل ان حملوں سے مطابقت رکھتے ھیں جو بائیں بازو کے کمیونسٹوں اور نئے رسالے کی جانب سے ھوتے ھیں — تو یہاں کوئی گڑبڑ معلوم ھوتی ہے - یہاں ایسی بات ہے جو ان حملوں کی اصلی اھمیت پر روشنی ڈالتی ہے اور ان حملوں پر توجہ دینا مفید ہے ، صرف اس وجہ سے کہ یہاں ھمیں سوویت حکومت کے ان خاص فرائض کا تخمینہ لگانے کا موقع ملتا ہے جن پر ان لوگوں سے اختلافات ھیں جن سے اختلاف کرنا دلچسپ ہے ، اس لئے کہ یہاں مارکسی نظریہ موجود ہے اور ھم انقلاب سے متعلق واقعات کی اھمیت اور سچائی تلاش کرنے کی بے شبہ خواھش پر غور کر سکتے ھیں - یہاں خاص مباحثے کی خاص بنیاد اشتراکیت سے وفاداری ، پرولیتاریہ کی حمایت میں اور بورژوازی کے خلاف ھونے کا واضح فیصلہ ہے - خواہ پرولیتاریہ نے بورژوازی کے خلاف لڑائی میں معین افراد ، گروپوں یا رجحانات کی رائے میں کیسی ھی غلطیاں کیوں نہ کی ھوں -

Scanned by CamScanner

جب میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے ساتھ بحث کرنا دلچسپ ہے تو میرا مطلب مفید بحث سے ہے نہ کہ مناظرے سے اور اس کا تعلق موجودہ وقت کے سب سے اہم اور بنیادی مسئلے پر اختلافات کے سوال سے ہونا چاہئے۔ یہ کوئی اتفاق کی بات نہیں کہ ان ھی خطوط پر بحثیں ہو رہی ہیں۔ خارجی طور پر اس وقت ان ھی خطوط پر موجودہ بنیادی فریضہ ہے — پرولیتاریہ کی انقلابی جدوجہد کا فریضہ جس کا روس میں موجودہ حالات مطالبہ کر رہے ہیں، جسے انتہائی نوع بنوع پیٹی بورژوا رجحانات کی موجودگی اور فراوانی میں کرنا چاہئے، اور جب پرولیتاریہ کو اپنے آپ سے یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ اس سوال پر وہ کوئی رعایت نہیں دے سکتا کیونکہ اشتراکی انقلاب جو بورژوازی سے اقتدار بزور حاصل کرکے شروع ہوا اور بورژوازی کی تمام مزاحمت کو کچلتے ہوئے جاری رہا تو وہ محنت کشوں میں پرولیتاری ڈسپلن اور تنظیم کے مسائل کو، بےحد کاروباری طریقے سے کام کرنے کی لیاقت اور بڑے پیمانے کی صنعت کے مفاد کے علم کے مسائل کو ثابت‌قدمی سے سب سے مقدم رکھتا ہے۔ پرولیتاریہ کو یہ مسائل عمل میں حل کرنا چاہئے ورنہ اسے شکست نصیب ہوگی — یہاں اشتراکی انقلاب کے سامنے خاص اور حقیقی مشکل درپیش ہے۔ یہی سبب ہے کہ " بائیں بازو کے کمیونسٹوں " کے گروپ کے نمائندوں سے تاریخی اور سیاسی معنوں میں بحث کرنا اتنا دلچسپ اور اہم ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ ان کے رویے اور نظریے کو دیکھنے اور ان کا جائزہ لینے کے بعد ہم، میں دہراتا ہوں — اور اسے میں ابھی ثابت کروں گا — سوائے پیٹی بورژوا تذبذب کے دوسری کوئی چیز مطلق نہیں دیکھتے۔ " بائیں بازو کے کمیونسٹوں " کے گروپ کے رفیق خواہ اپنے کو کچھ ھی نام دیں، بنیادی طور سے خود اپنے مقالوں پر ضرب لگاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کے خیالات اس اجلاس میں شریک ہونےوالوں کی اکثریت کو معلوم ہیں، کیونکہ بولشویک حلقوں میں ہم مارچ کے شروع سے ان کے جوہر پر بحث کر رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اہم سیاسی ادب سے دلچسپی نہیں لی انھیں پچھلی سوویتوں کی کل روس کانگریس میں مباحثوں کے وقت ان خیالات کا علم ہوا ہوگا اور ان پر انھوں نے بحث کی ہوگی۔

تو ہم ان مقالوں میں بنیادی طور پر وھی چیز دیکھتے ہیں جو

Scanned by CamScanner

اب ہم اشتراکی انقلابیوں کی پوری پارٹی میں دیکھ رہے ھیں ، وھی چیز اب ہم دائیں بازو کے کیمپ میں اور ملیوکوف سے لے کر مارتوف تک بورژوازی کے کیمپ میں دیکھتے ھیں جن کے لئے روس کی موجودہ حالت میں مشکلات خاص طور پر تکلیف دہ ھیں ، عظیم طاقت کا رتبہ کھونے کے نقطہ نظر سے ، پرانی قوم ، پرانی جابرانہ ریاست سے مظلوم ملک میں تبدیل ھو جانے کے نقطہ نظر سے ، کاغذ پر نہیں عمل سے یہ فیصلہ کرنے کے نقطہ نظر سے کہ اشتراکیت کی راہ میں مشکلات اور اس انقلاب کی مشکلات جو شروع ھو چکا ھے آیا قابل برداشت ھیں - جہاں تک ملک کی ریاست اور اس کی قومی آزادی کا تعلق ھے آیا اسے انتہائی سخت حالات سے گزرنا چاھئے یا نہیں -

یہاں سب سے گہری خلیج ان لوگوں کے درمیان ھے جن کے لئے ریاست کی آزادی جیسی کہ وہ تمام بورژوازی کے لئے ھے مثالی ھے اور اس کی تقدس مآب سرحد کو پار نہیں کیا جاسکتا اور اس میں مداخلت اشتراکیت سے انکار ھے — اور ان لوگوں کے درمیان جو کہتے ھیں کہ دنیا کے نئے بٹوارے کے لئے پاگل سامراجی قتل عام کے دور میں اشتراکی انقلاب ان بہت سی قوموں کی سخت شکست کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا جو پہلے ظالم خیال کی جاتی تھیں - تو انسانیت کے لئے یہ کتنا ھی تکلیف دہ کیوں نہ ھو اشتراکی ، طبقاتی شعور رکھنے والے اشتراکی ان آزمائشوں سے گزرنے کے لئے تیار ھیں -

اس بنیاد پر بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں کے پیر سب سے زیادہ لڑکھڑائے ھیں، یہ ان کے خیال میں سب سے زیادہ ناقابل قبول ھے اور اس ھی بنیاد پر ھم " بائیں بازو کے کمیونسٹوں " میں سب سے زیادہ تذبذب دیکھتے ھیں -

اپنے مقالوں میں جن میں ، جیسا کہ ھم جانتے ھیں ، انھوں نے ۴ اپریل کو ھم سے بحث کی اور جو ۲۰ اپریل کو شائع ھوئے وہ پھر امن کے سوال کی جانب لوٹتے ھیں -

وہ امن کے مسئلے کا تخمینہ لگانے پر سب سے زیادہ توجہ دیتے ھیں اور اس طرح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ھیں کہ امن تھکے ھارے اور ایسے عوام کی نفسیات ھے جو اپنا طبقہ کھو بیٹھے ھیں -

جب وہ اپنے اعداد پیش کرتے ھیں تو ان کے دلائل کتنے مضحکہ خیز

Scanned by CamScanner

معلوم ہوتے ہیں : امن کے عہدنامے پر دستخط کرنے کے مخالف ۱۲ اور حامی ۲۸ تھے - لیکن وہ شخص جو اعداد و شمار جمع کرتا ہے اور ایسی رائے شماری یاد دلاتا ہے جو ایک ماہ ڈیڑھ ماہ پہلے ہوئی تھی ، کیا اسے زیادہ حالیہ اعداد پیش نہیں کرنا چاہئے - اگر اس رائےشماری سے سیاسی اہمیت کو وابستہ کیا جاتا ہے تو پھر کیا اسے سوویتوں کی کل یوکرین کانگریس میں رائےشماری کی یاد نہیں دلانا چاہئے قبل اس کے کہ وہ یہ کہے کہ صحت‌مند جنوب امن کے خلاف تھا اور تھکاھارا ، اپنا طبقہ کھو بیٹھنےوالا ، صنعتی طور پر کمزور شمال امن کے حق میں - کیا سوویتوں کی کل روس کانگریس میں گروپ کی اکثریت کی رائےشماری کو یاد نہیں کیا جا سکتا جس کا ۱۰ فیصدی بھی حصہ امن کے خلاف نہیں تھا - اگر اعداد یاد دلائے جاتے ہیں اور ان سے سیاسی اہمیت منسوب کی جاتی ہے تو پھر مجموعی طور پر سیاسی رائےشماری کی ضرورت ہے ، اس طرح آپ فوراً دیکھ سکتے ہیں کہ وہ پارٹیاں جنھوں نے چند نعرے رٹ لینا سیکھا ہے ، جو نعروں کی اندھی پوجا کرتی ہیں پیٹی‌بورژوازی کی حامی ثابت ہوئیں جب کہ محنت‌کش اور استحصال کئے جانےوالے عوام ، مزدور عوام ، سپاہیوں اور مزدوروں نے امن مسترد نہیں کیا -

اور اب جب کہ امن کی حمایت‌والے اس رویے پر تنقید کے ساتھ ساتھ یہ الزام بھی لگایا جا رہا ہے کہ اس پر تھکےھارے اور ایسے عوام نے اصرار کیا تھا جو اپنا طبقہ کھو بیٹھے ہیں — جب ہم صاف دیکھتے ہیں کہ یہ غیرطبقاتی دانش‌ور تھے جو امن کے خلاف تھے ، جب ہمیں واقعات کے ایسے تخمینے پیش کئے جاتے ہیں جو میں اخباروں میں پڑھتا ہوں یہ حقیقت ہمیں دکھاتی ہے کہ امن پر دستخط کرنے کے سوال پر ہماری پارٹی کی اکثریت بالکل صحیح تھی ، جب ہم سے کہا گیا کہ امن کی قیمت پھوڑی کوڑی کے برابر بھی نہیں ، تمام سامراجی ہمارے خلاف متحد ہو چکے ہیں اور وہ بہرصورت ہمارا گلا گھونٹیں گے ، ہماری بےعزتی کریں گے وغیرہ وغیرہ تو ہم نے اس کے باوجود امن پر دستخط کئے - یہ انھیں نہ صرف ذلت‌آمیز نظر آیا بلکہ فضول بھی دکھائی دیتا ہے - انھوں نے ہم سے کہا کہ ہمیں مہلت نہیں ملےگی - اور جب ہم نے جواب دیا : یہ جاننا مشکل ہے کہ بین‌الاقوامی تعلقات

Scanned by CamScanner

کا ارتقا کیسے ہوگا، لیکن ہمیں یہ ضرور معلوم ہے کہ ہمارے سامراجی دشمن کس طرح آپس میں لڑ رہے ہیں۔ واقعات نے اسے صحیح ثابت کیا اور اسے بائیں بازو کے کمیونسٹوں کے گروپ نے، نظریے اور اصول میں ہمارے مخالفین نے جو بنیادی طور پر کمیونزم کا نقطۂ نظر قبول کرتے ہیں، اسے تسلیم کیا۔

صرف یہ ایک جملہ امن کے سوال پر ہمارے طریقۂ کار کی راستی کو مکمل طور پر تسلیم کرتا ہے اور اس پس وپیش کی پوری طرح مذمت کرتا ہے جو ہمارے حامیوں کے ایک خاص بازو کو ہم سے دور لے گیا، دونوں بازوؤں کو جن میں سے پورا ایک بازو بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں کی پارٹی میں جمع تھا اور دوسرا بازو جو ہماری پارٹی میں موجود تھا اور اب بھی ہے اور جس کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ پارٹی میں رہے گا اور جو اپنے تذبذب میں خاص وضاحت سے اس کے سرچشمے کا اظہار کرتا ہے۔ ہاں، جس امن تک ہم پہنچے ہیں وہ انتہائی درجہ غیرپائدار ہے، جو مہلت ہمیں حاصل ہوئی ہے کسی دن بھی مغرب اور مشرق کی جانب سے ختم کی جا سکتی ہے۔ اس پر کوئی شبہ نہیں۔ ہماری بین الاقوامی حالت اتنی نازک ہے کہ ہمیں اپنی تمام قوت جتنی دیر تک ممکن ہے جمے رہنے پر صرف کرنا چاہئے، اس وقت تک جب تک کہ مغربی انقلاب پختہ ہو جائے، ہماری توقع اور خواہش کے مطابق مغربی انقلاب بہت آہستہ پختہ ہو رہا ہے لیکن بلاشبہ پختہ ہو رہا ہے، بلاشبہ وہ روز افزوں آتش گیر مادہ اکٹھا کر رہا ہے۔

اگر ہم عالمی پرولیتاریہ کے ایک علحدہ دستے کی حیثیت سے آگے بڑھنے میں پہلے تھے تو اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ یہ دستہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ منظم تھا۔ نہیں یہ بدترین ہے، یہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ کمزور اور کم منظم ہے۔ لیکن اس طرح دلیل دینا جیسا کہ بہت سے دیتے ہیں انتہائی حماقت اور بقراطیت ہوگی: ٹھیک ہے، اگر کام سب سے زیادہ منظم دستہ شروع کرتا، اور اس کے بعد کم منظم دستہ آتا اور اس کے بعد گھٹیا تنظیم تو ہم خوشی سے اشتراکی انقلاب کی حمایت کرتے۔ لیکن چونکہ معاملات کتاب کے مطابق نہیں ہوئے، چونکہ رہنما دستے کی دوسرے دستوں نے امداد نہیں کی ہمارے

Scanned by CamScanner

انقلاب کی قسمت میں تباہی لکھی ہے - اس کے برعکس ہم کہتے ہیں : نہیں ، ہمارا فریضہ عام طور سے تنظیم کی کایا پلٹ کرنا ہے ، ہمارا فریضہ چونکہ ہم تنہا ہیں انقلاب کو برقرار رکھنا ہے ، اسے اشتراکیت کے کم از کم ایک قلعہ کی طرح اس وقت تک محفوظ رکھنا ہے خواہ وہ کمزور اور چھوٹا سا ہی کیوں نہ ہو جب تک کہ دوسرے ملکوں میں انقلاب پختہ نہ ہو جائے، جب دوسرے دستے ہمارے شانہ بشانہ نہ چلنے لگیں - لیکن تاریخ سے یہ امید کرنا کہ وہ مختلف ملکوں کے اشتراکی دستوں کو بالکل تسلسل کے ساتھ اور منصوبے کے مطابق حرکت میں لائے گی اس کا مطلب انقلاب سے عدم واقفیت ہے یا حماقت کے سبب اشتراکی انقلاب کی حمایت سے انکار ہے -

ایسے وقت جب کہ ہم نے اپنے لئے یہ معلوم کر لیا ہے اور اسے ثابت بھی کردیا ہے کہ روس میں ہماری حالت مضبوط ہے لیکن اتنی طاقت نہیں ہے کہ عالمی سامراج کی مخالفت کر سکیں تو ہمارے لئے صرف ایک فریضہ رہ جاتا ہے، ہمارا طریقۂ کار داؤپیچ، انتظار اور پسپائی پر مشتمل ہو جاتا ہے - مجھے اس کا بہت اچھی طرح احساس ہے کہ ایسے الفاظ مقبول نہیں ہو سکتے اور اگر انھیں دوسرے معنے پہنائے جائیں اور انھیں لفظ "مخلوط" سے نتھی کر دیا جائے تو پھر دلچسپ موازنوں اور طرح طرح کے طعنوں اور تضحیک کے لئے وسیع راستہ کھل جاتا ہے - لیکن ہمارے مخالف کتنے ہی — بورژوا — دائیں جانب اور ہمارے کل کے دوست بائیں جانب، بائیں بازو والے اشتراکی انقلابی اور ہمارے دوست — مجھے یقین ہے کل کے ، آج کے اور فردا کے دوست — "بائیں بازو کے کمیونسٹ"، اس کے خلاف اپنی دانش کے تیر کتنے ہی چلائیں اور اپنے پیٹی بورژوا تذبذب کے کیسے بھی ثبوت دیں وہ حقیقتوں سے انکار نہیں کر سکتے - حقائق نے ہمیں صحیح ثابت کردیا ہے ، ہمیں مہلت صرف اس وجہ سے ملی ہے کہ مغرب میں سامراجی کشت وخون جاری ہے ، اور مشرق بعید میں بڑے پیمانے پر سامراجی رقابتیں بھڑک رہی ہیں — صرف اس سے سوویت ریپبلک کے وجود کی وضاحت ہوتی ہے، جو وقتی طور پر کمزورترین دھاگوں پر لٹکی ہوئی ہے اور جسے ہم ایسی سیاسی حالت میں مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کاغذ کا کوئی پرزہ ، اس کا کوئی عہدنامہ ہمیں نہیں بچا

سکتا ، نہ وہ حالات جن میں ہم جاپان کے خلاف لڑنا نہیں چاہتے، یہ سچ ہے کہ وہ عہدناموں اور دستوروں کا پابند ہوئے بغیر ہمیں لوٹ رہا ہے - یقینی کاغذی امن یا ” امن کی حالت “، ہمیں محفوظ نہیں رکھے گی بلکہ یورپ میں سامراج کے دو ” دیوپیکروں “ کے درمیان لڑائی جاری رہنے اور ہماری قوت‌برداشت سے ہماری حفاظت ہوگی- ہم نے وہ بنیادی مارکسی سبق فراموش نہیں کیا ہے جس کی تصدیق روسی انقلاب نے کی ہے : قوتوں کا کروڑوں کی تعداد میں شمار کرنا ضروری ہے ، سیاست میں اس سے کم تعداد شمارقطار میں نہیں لائی جاتی- کم چیز کو سیاست غیراہم قدر کی طرح پھینک دیتی ہے - اگر ہم اس پہلو سے بین‌الاقوامی انقلاب کو دیکھیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جائےگا : ایک پسماندہ ملک آسانی سے ابتدا کر سکتا ہے کیونکہ اس کا مدمقابل سڑگل چکا ہے ، کیونکہ اس کا بورژوازی منظم نہیں ہے ، لیکن جاری رکھنا ملک سے ہزار بار زیادہ چوکسی ، احتیاط اور برداشت کا مطالبہ کرتا ہے- مغربی یورپ میں یہ مختلف ہوگا ، وہاں ابتدا کرنا بےحد زیادہ مشکل ہوگا لیکن جاری رکھنا بےحد زیادہ آسان - اس کے علاوہ اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ وہاں پرولیتاریہ کی تنظیم اور اتحاد کی سطح کہیں زیادہ بلند ہے - اس وقت تک جب تک کہ ہم تن‌تنہا ہیں ہمیں تمام قوتوں کو پیش‌نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ سے یہ کہنا چاہئے : یورپی انقلاب برپا ہونے تک جو ہماری تمام مشکلات حل کر دےگا ہمارے پاس صرف ایک موقعہ ہے — عالمی سامراجی دیوپیکروں کی باہمی لڑائی کا جاری رہنا ، ہم نے اس موقعے کو صحیح طور پر آنکا ہے ، اسے ہم کئی ہفتوں تک تھامے رہے ، لیکن وہ کل ختم ہو سکتا ہے - اسی لئے نتیجہ یہ نکلتا ہے : ہماری وہی خارجی پالیسی جاری رکھنا جو ہم نے مارچ میں شروع کی جو ان الفاظ میں باقاعدہ پیش کی جا سکتی ہے : داؤپیچ چلنا ، پسپا ہونا ، انتظار کرنا - جب بائیں‌بازو کے ” کمیونسٹ “ اخبار میں ” سرگرم خارجی پالیسی “ کے الفاظ نظر آتے ہیں ، جب اشتراکی مادروطن کے دفاع کا اظہار واوین کے درمیان کیا جاتا ہے جس کا یقینی مطلب طنز ہے تو میں اپنے آپ سے کہتا ہوں : یہ لوگ یورپ کے پرولیتاریہ کو مطلق نہیں سمجھتے - وہ خود کو بائیں‌بازو کے کمیونسٹ کہتے ہیں لیکن ہچکچانے والے پیٹی‌بورژوازی کا نقطۂ‌نظر

Scanned by CamScanner

اختیار کئے ہوئے ہیں جو انقلاب کو اپنے مخصوص نظام کی ضمانت کا ذریعہ تصور کرتا ہے۔ بین الاقوامی تعلقات صاف صاف بتا رہے ہیں: کوئی بھی روسی جو روسی قوتوں کی بنیاد پر عالمی سامراج کا تختہ الٹنے کا فریضہ اپنے ذہن میں لاتا ہے پاگل ہے۔ وہاں مغرب میں انقلاب پختہ ہو رہا ہے، اب اگرچہ وہ کل کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے پختہ ہو رہا ہے ہمارا فریضہ صرف یہ ہے: بحیثیت ایک ایسے دستے کے جو کمزور ہونے کے باوجود آگے بڑھ گیا، جو جگہیں ہم نے جیتی ہیں انہیں برقرار رکھنے کے لئے اسے سب کچھ کرنا چاہئے اور ہر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ دوسرے تمام ملحوظات کو اسی کا تابع ہونا چاہئے کہ موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے تاکہ ہم چند ہفتوں کے لئے اس لمحے کو ٹال سکیں جب عالمی سامراج ہمارے خلاف متحد ہوگا۔ اگر ہم نے اس طرح عمل کیا تو ہم ایسی راہ پر گامزن ہوں گے جسے یورپی ملکوں کا ہر طبقاتی شعور رکھنے والا مزدور پسند کرے گا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ۱۹۰۵ء کے بعد سے ہم نے کیا سیکھا ہے، جب کہ فرانس اور برطانیہ صدیوں سے اسے سیکھ رہے ہیں — وہ جانتا ہے کہ متحدہ بورژوازی کے آزاد معاشرہ میں انقلاب کتنا آہستہ آہستہ بڑھتا ہے، اسے علم ہے کہ ایسی قوتوں کے خلاف پرچار کا بیورو کام کرنے کے لئے قائم کرنا چاہئے جو صحیح معنوں میں پروپیگنڈہ کرے، اس وقت ہم جرمنی، فرانس اور برطانیہ کے پرولیتاریہ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں جب اس نے بغاوت کا جھنڈا بلند کردیا ہو۔ اس وقت تک بہرحال خواہ یہ کتنا ہی تکلیف‌دہ ہو، انقلابی روایات کے لئے کتنا ہی کریہہ ہو بس یہی طریقۂ کار باقی رہ جاتا ہے: انتظار کرنا، داؤپیچ چلنا، پسپا ہونا۔

جب لوگ کہتے ہیں کہ ہماری کوئی خارجی، بین الاقوامی پالیسی نہیں ہے تو میں کہتا ہوں: کوئی بھی دوسری پالیسی شعوری یا غیرشعوری طور پر اشتعال‌انگیز رول ادا کرائےگی اور روس کو سامراجیوں کے ساتھ اتحاد کا حربہ بنائےگی جیسا کہ چھینکیلی اور سیمینوف نے کیا تھا۔

ہم کہتے ہیں: یہ بہتر ہے کہ ہم برداشت کریں، صبر سے کام لیں، غیرمحدود مزید قومی اور ریاستی ذلتیں اور مشکلات سہیں لیکن

Scanned by CamScanner

اس اشتراکی دستے کی طرح اپنی جگہ پر جمے رہیں جو واقعات کے دباؤ کے سبب اشتراکی فوج کی صفوں سے علحدہ ہو گیا ہے اور اس وقت تک انتظار کرنے کے لئے مجبور ہے جب تک کہ دوسرے ملکوں میں اشتراکی انقلاب ہماری امداد کو نہ آئے۔ وہ ہماری امداد کے لئے آرہا ہے۔ وہ آہستہ آرہا ہے لیکن آضرور رہا ہے۔ جو جنگ آج یورپ میں جاری ہے وہ پہلے کے مقابلے میں عوام میں زیادہ انقلابیت پیدا کر رہی ہے اور مسلح بغاوت کا لمحہ قریب لا رہی ہے۔

پروپیگنڈے میں جو ابھی تک کیا گیا ہے یہ بتایا گیا کہ سامراجی جنگ الحاقات کی وجہ سے انتہائی مجرمانہ اور رجعت‌پرست جنگ ہوتی ہے۔ اور اب اس کی تصدیق ہو گئی ہے کہ مغربی محاذ پر جہاں لاکھوں فرانسیسی اور جرمن سپاہی قتل عام میں مصروف ہیں پہلے کے مقابلے میں انقلاب زیادہ تیزی سے پختہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اگرچہ ہماری توقعات کے لحاظ سے یہ انقلاب زیادہ آہستہ آرہا ہے۔

میں نے خارجی پالیسی کے سوال پر جتنا میں چاہتا تھا اس سے زیادہ ہی بحث کی ہے، لیکن مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ہم یہاں اس سوال پر بہت واضح طور پر دیکھتے ہیں، سچ پوچھیے تو، ہمارے سامنے دو بنیادی طرزخیال ہیں — پرولیتاری طرزخیال جو بتاتا ہے کہ اشتراکی انقلاب ہمارے لئے انتہائی عزیز اور بلندترین ہے اور یہ کہ آیا اشتراکی انقلاب یورپ میں جلد برپا ہوگا اسے ملحوظ رکھنا، دوسرا طرزخیال — بورژوا طرزخیال کہتا ہے کہ اس کی نظر میں ریاست کا کردار ایک عظیم طاقت کی طرح اور قومی آزادی باقی تمام دوسری باتوں کے مقابلے میں زیادہ عزیز اور زیادہ بلند ہیں۔

پہلی بار ۱۹۲۰ء میں ''کل روس کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے چوتھے اجلاس کی روئداد کی شکل میں شائع ہوئی۔ لفظ‌بہ‌لفظ تحریری رپورٹ''۔ ماسکو

لینن کا مجموعہ‌ٔ‌تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۸، صفحات ۲۴۶ — ۲۵۴۔

'' بائیں بازو کا '' لڑکپن اور پیٹی بورژوا پن

(اقتباس)

'' بائیں بازو کے کمیونسٹوں '' کے ایک چھوٹے سے گروپ نے اپنا رسالہ '' کمیونسٹ '' (شمارہ ۱ ، ۲۰ اپریل ۱۹۱۸ ء) اور جو '' مقالے '' شائع کئے ہیں ان سے میرے خیالات کی نمایاں طور پر تصدیق ہوتی ہے جن کا اظہار میں نے '' سوویت حکومت کے فوری فرائض '' نامی پمفلٹ میں کیا ہے ۔ سیاسی ادب میں اس پیٹی بورژوا بیہودہ‌پن کی مدافعت کے انتہائی بھولےپن کی جس کو اکثر '' بائیں بازو '' کے نعروں سے چھپایا جاتا ہے اس سے بہتر اور کوئی مثال نہیں ہو سکتی ۔ '' بائیں بازو کے کمیونسٹوں '' کی دلیلوں پر روشنی ڈالنا مفید اور ضروری ہے کیونکہ وہ اس دور کے لئے مثالی ہیں جس سے ہم گذر رہے ہیں ۔ وہ غیرمعمولی وضاحت کے ساتھ اس دور '' بنیاد '' کے منفی رخ کو دکھاتی ہیں ۔ وہ سبق آموز ہیں کیونکہ جن لوگوں سے ہم یہاں نمٹ رہے ہیں وہ ان لوگوں میں سے بہترین ہیں جو موجودہ دور کو نہیں سمجھ سکے ہیں ، ایسے لوگ جو اپنے علم اور وفاداری کے لحاظ سے ایسے ہی غلط خیالات کے معمولی نمائندوں یعنی بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں سے کہیں زیادہ بلند ہیں ۔

ایک سیاسی قدر یا ایسے گروپ کی حیثیت سے جو سیاسی کردار ادا کرنے کا دعوی کرتا ہے " بائیں بازو کے کمیونسٹوں "، کے گروپ نے " موجودہ صورت حال پر مقالے "، پیش کئے ہیں ۔ یہ ایک اچھا مارکسی رواج ہے کہ لوگ اپنے خیالات اور اپنے طریقۂ کار کے بنیادی اصولوں کی مربوط اور مکمل وضاحت کریں ۔ اور یہی اچھا مارکسی رواج اس میں مدد دیتا ہے کہ ہمارے " بائیں بازووالوں "، نے جو غلطی کی ہے اس کا انکشاف کیا جائے کیونکہ صرف بحث کرنے اور جوشیلی عبارت استعمال نہ کرنے سے ہی ان کی دلیلوں کی ناسعقولیت کی پول کھل جاتی ہے ۔

پہلی بات جس کی طرف توجہ سرکوز ہوتی ہے وہ اس پرانے سوال کے بارے میں اشاروں کنایوں اور حیلے حوالوں کی افراط ہے کہ آیا بریست کا معاہدہ کرنا صحیح تھا یا نہیں ۔ " بائیں بازووالوں "، کو یہ سوال براہ راست پیش کرنے کی جرائت نہیں ہوئی ۔ وہ مضحکہ انگیز انداز میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں ، دلیلوں کے ڈھیر لگاتے چلے جاتے ہیں ، وجوہ تلاش کرتے ہیں ، بحث کرتے ہیں کہ " ایک طرف "، ایسا ہو سکتا ہے لیکن " دوسری طرف "، ممکن ہے کہ نہ ہو ۔ ان کے خیالات طرح طرح کے موضوعات کی طرف بھٹکتے ہیں ، وہ ہمہ وقت اس سے چشم پوشی کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ خود اپنے ہاتھوں شکست کھا رہے ہیں ۔ " بائیں بازووالے "، ان اعدادوشمار کا حوالہ دینے پر بڑی توجہ دیتے ہیں کہ پارٹی کانگریس میں امن کے خلاف ۱۲ اور موافق ۲۸ ووٹ تھے ۔ لیکن وہ جان بوجھکر اس کا ذکر نہیں کرتے کہ سوویتوں کی کانگریس کے بولشویک گروپ کے جلسے میں سیکڑوں ووٹوں میں سے ان کو ۱۰ فیصدی سے بھی کم ووٹ ملے ۔ انھوں نے ایک " نظریہ "، ایجاد کیا ہے کہ " تھکن سے بےدم اور اپنا طبقہ سے کھوئے ہوئے (declassed) عناصر "، نے امن کی حمایت کی جبکہ اس کی مخالفت " جنوبی علاقوں کے مزدوروں اور کسانوں نے کی جہاں کی معاشی زندگی میں زیادہ توانائی تھی اور روٹی کی فراہمی کی ضمانت تھی "، ... اس پر ہنسنے کے سوا کوئی اور کیا جا سکتا ہے ؟ اس میں سوویتوں کی کل یوکرین کانگریس کی اس رائے شماری کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں

ھے جو اس نے امن کے حق میں کی اور نہ روس میں مثالی پیٹی بورژوا اور اپنا طبقہ کھو بیٹھنے والے سیاسر اژدھام کے سماجی اور طبقاتی کردار کے بارے میں جو امن کے خلاف تھا (بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں کی پارٹی) - بالکل طفلانہ طریقے سے ، انوکھی " سائنسی " وضاحتوں کے ذریعہ وہ اپنا دیوالیہ پن چھپانے ، واقعات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ھیں جن پر سرسری نظر ڈالنے سے بھی یہ دیکھا جا سکتا ھے کہ یہ اپنا طبقہ کھو بیٹھنے والے پارٹی کے دانشور عطرعطیر اور چیدہ لوگ ھی تھے جنھوں نے انقلابی پیٹی بورژوا لفاظی میں ڈھلے ھوئے نعروں سے امن کی مخالفت کی اور یہ مزدوروں اور استحصال کے شکار کسانوں کی کثیر تعداد ھی تھی جس نے امن کی تکمیل کی -

بہرحال امن اور جنگ کے سوال پر " بائیں بازووالوں " کے مندرجہ بالا اعلانوں اور حیلے حوالوں کے باوجود سادہ و صاف حقیقت روشن ہو گئی - مقالوں کے مصنفوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ " امن نے فی الوقت سامراجیوں کی ان کوششوں کو کمزور کر دیا ھے کہ وہ عالمی پیمانے پر کوئی معاملہ طے کرسکیں " (" بائیں بازووالوں " نے اس کو صحیح طور پر پیش نہیں کیا ھے لیکن یہ غیر صحیح باتوں سے نمٹنے کی مناسب جگہ نہیں ھے) - " امن نے سامراجی طاقتوں کے درمیان تصادم کو اور زیادہ تیز کر دیا ھے - "

یہ حقیقت ھے - یہاں وہ چیز ھے جو فیصلہ کن اھمیت رکھتی ھے - اسی لئے جو امن طے کرنے کے خلاف تھے نادانستہ طور پر سامراجیوں کے ھاتھ میں کھلونا بن گئے اور اس جال میں پھنس گئے جو سامراجیوں نے ان کے لئے بچھایا تھا - کیونکہ جب تک عالمی اشتراکی انقلاب نہیں ھوتا ، جب تک وہ متعدد ملکوں میں نہیں پھیلتا اور بین الاقوامی سامراج کو زیر کرنے کے لئے کافی مضبوط نہیں ھوتا اس وقت تک ان اشتراکیوں کا جنھوں نے ایک ملک میں فتح حاصل کی ھے (خصوصاً ایک پسماندہ ملک میں) یہ براہ راست فرض ھے کہ سامراجی دیوپیکروں سے جنگ قبول نہ کریں - ان کا فرض ھے کہ وہ جنگ سے پرھیز کریں ، اس وقت تک انتظار کریں جب سامراجیوں کے درمیان تصادم ان کو اور زیادہ کمزور بنا دے اور دوسرے ملکوں میں انقلاب اور زیادہ قریب آجائے - ھمارے " بائیں بازووالوں " نے یہ سادہ حقیقت جنوری ، فروری

Scanned by CamScanner

اور مارچ میں نہیں سمجھی - اب بھی وہ اس کا کھلم کھلا اعتراف کرنے سے ڈرتے ھیں - لیکن یہ حقیقت ان کی الجھی ھوئی توجیہات سے عیاں ھوتی ھے جیسے " ایک طرف اس کا اعتراف کرنا ضروری ھے اور دوسری طرف اس کو تسلیم کرنا چاھئے - "

" بائیں بازووالوں " نے اپنے مقالوں میں لکھا ھے کہ " آنےوالی بہار اور موسم گرما میں سامراجی نظام کا انہدام شروع ھونا چاھئے - اگر جنگ کی موجودہ منزل میں جرمن سامراج کی فتح ھوئی تو اس انہدام میں صرف التوا ھو سکتا ھے لیکن پھر اس کا اظہار اور بھی زیادہ شدید شکلوں میں ھوگا - "

سائنس سے کھیلنے کے باوجود اپنا خیال اس اصول کی شکل میں پیش کرنا اور بھی زیادہ طفلانہ غلطی ھے - بچوں کے لئے یہ بات فطری ھے کہ وہ سائنس کو ایسی چیز " سمجھیں " جو یہ معین کر سکتی ھے کہ کس سال ، بہار ، موسم گرما ، خزاں ، موسم سرما میں " انہدام شروع ھونا چاھئے " -

یہ ایسی بات کو معلوم کرنے کی مضحکہ انگیز اور بیکار کوشش ھے جو معلوم نہیں کی جا سکتی - کوئی بھی سنجیدہ سیاستدان یہ کبھی نہیں کہیگا کہ کب کسی " نظام " کا ایسا یا ویسا انہدام " شروع ھونا چاھئے " (خصوصاً اس لئے کہ نظام کا انہدام شروع ھو چکا ھے ، اور اب تو اس لمحے کا سوال ھے جب الگ الگ ملکوں میں انقلاب شروع ھوگا) - لیکن ایک ناقابل تردید صداقت اس طفلانہ بےچارگی کے اصول کے بیچ سے اپنا راستہ بنا لیتی ھے یعنی دوسرے ، زیادہ ترقی‌یافتہ ملکوں میں اب " مہلت " کی ابتدا سے ایک مہینے کے بعد ، جو امن کرنے کے بعد گزرا ھے ، ایک مہینہ یا چھ ھفتے قبل کے مقابلے میں انقلاب برپا ھونا زیادہ قریب ھو گیا ھے -

تو نتیجہ کیا نکلتا ھے ؟

نتیجہ یہ نکلتا ھے کہ امن کے حامی بالکل حق‌بجانب تھے اور ان کا موقف حالات سے صحیح ثابت ھوا - وہ طمطراق کے عاشقوں کے ذھن میں یہ ٹھونسنے میں حق بجانب تھے کہ آدمی کو قوتوں کے توازن کا حساب لگانے کی صلاحیت رکھنا چاھئے اور اشتراکیت کے خلاف سامراجیوں

Scanned by CamScanner

کی جنگ کو آسان بنا کر ان کی مدد نہ کرنا چاہئے جب کہ اشتراکیت ابھی کمزور ہے اور جنگ کے امکانات اشتراکیت کے لئے ناسازگار ہیں۔ لیکن ہمارے "بائیں بازو" کے کمیونسٹ، جنھیں اپنے کو "پرولیتاری"، کمیونسٹ کہنے کا بھی شوق ہے، کیونکہ ان میں پرولیتاریت بہت ہی کم ہے اور پیٹی بورژوازیت بہت زیادہ ہے، قوتوں کے توازن کے بارے میں سوچنے، اس کا حساب لگانے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ یہ مارکس‌ازم اور مارکسی طریقۂ کار کا جوہر ہے لیکن وہ حقارت کے ساتھ اس "جوہر" کو ایسے "پرغرور" الفاظ کہہ کر نظرانداز کر دیتے ہیں، جیسے:

"... عوام پر "امن کی بےعمل ذہنیت" کا استحکام سے چھاجانا سیاسی صورت حال کی ایک خارجی حقیقت ہے ..."

کیا شاہکار ہے! تین سال کی انتہائی اذیت‌آمیز اور رجعت‌پرست جنگ کے بعد عوام کو سوویت اقتدار اور اس کے صحیح طریقۂ کار کی بدولت جو لفاظی میں کبھی مبتلا نہیں ہوتا، ایک بہت ہی مختصر، بالکل مختصر، غیرمحفوظ اور ناکافی "مہلت" کا موقع ملا ہے۔ مگر "بائیں بازووالے" دانش‌ور صاحبزادگان، اپنی خودپرستانہ شان کے ساتھ بڑے تبحر سے "عوام (؟؟؟) پر امن کی بےعمل (!!!؟؟؟) ذہنیت کا استحکام سے چھاجانے (!!!)" کا اعلان کرتے ہیں۔ کیا میں نے پارٹی کانگریس میں ٹھیک نہیں کہا تھا کہ "بائیں بازووالوں" کے رسالے کا نام "کمیونسٹ" نہیں بلکہ "رئیس" ہونا چاہئے۔

کیا کوئی کمیونسٹ، جو محنت‌کش اور استحصال کئے جانےوالے لوگوں کی نفسیات اور حالات‌زندگی کو ذرا بھی سمجھتا ہے، اس مثالی، اپنا طبقہ کھو بیٹھنےوالے پیٹی بورژوا دانش‌ور کے نقطۂ‌نظر تک گر سکتا ہے جو امیروں یا نوابوں جیسی ذہنیت رکھتا ہے، جو یہ اعلان کرتا ہے کہ "امن کی ذہنیت" "بےعمل" ہے اور یقین کرتا ہے کہ لکڑی کی تلوار چلانا "سرگرمی" ہے؟ کیونکہ ہمارے "بائیں بازووالے" محض لکڑی کی تلوار چلاتے ہیں جب وہ اس حقیقت کو نظرانداز کر دیتے ہیں جس کو سارا عالم جانتا ہے، جس کے لئے یوکرین میں جنگ نے مزید ثبوت دیا ہے کہ تین سال کی قتل وغارت گری سے

Scanned by CamScanner

انتہائی تھکے ہوئے لوگ بلادم لئے لڑائی جاری نہیں رکھ سکتے اور اگر جنگ قومی پیمانے پر منظم نہیں کی جا سکتی تو وہ پرولیتاریہ کے فولادی ڈسپلن کے بجائے زیادہ تر انتشار کی ذھنیت پیدا کرتی ھے جو چھوٹے صاحبان جائداد کا مخصوص کردار ھے - ''کمیونسٹ'' کا ھر صفحہ دکھاتا ھے کہ ھمارے ''بائیں بازووالوں'' کو اس کا کوئی تصور ھی نہیں ھے کہ پرولیتاری فولادی ڈسپلن کیا ھے اور اس کو کیسے پیدا کیا جاتا ھے ، ان میں اپنے طبقے سے علحدہ پیٹی بورژوا دانشوروں کی ذھنیت پوری طرح سرایت کر گئی ھے -

(۲)

لیکن شاید جنگ کے بارے میں ''بائیں بازووالوں'' کی یہ تمام لفاظی صرف طفلانہ جوش ھے ، اس کا تعلق ماضی سے ھے اور اس لئے اس میں سیاسی اھمیت کا شائبہ تک نہیں ھے ؟ یہ ھے وہ دلیل جو بعض لوگ ھمارے ''بائیں بازووالوں'' کی مدافعت میں پیش کرتے ھیں - لیکن یہ غلط ھے - جو بھی سیاسی قیادت کا دعوی کرتا ھے تو اس میں سیاسی مسائل پر غور سے سوچنے کی صلاحیت ھونی چاھئے اور اس صلاحیت کی کمی ''بائیں بازووالوں'' کو کردار سے عاری تذبذب کا پرچارک بناتی ھے جس کا خارجی طور پر صرف ایک نتیجہ نکل سکتا ھے یعنی اپنے ڈانواں ڈول رویے سے ''بائیں بازووالے'' روسی سوویت رپبلک کو ایسی جنگ کےلئے مشتعل کرنے میں سامراجیوں کو مدد دے رھے ھیں جو یقیناً سوویت رپبلک کے لئے سازگار نہ ھوگی - وہ ھمیں جال میں پھنسانے کیلئے سامراجیوں کو مدد دے رھے ھیں - ذرا یہ سنئے :

''... روسی مزدور انقلاب عالمی انقلاب کے راستے کو چھوڑ کر ، جنگ سے متواتر بچکر ، بین‌الاقوامی سرمایے کے دباؤ سے جھک کر اور ''قومی سرمایے'' کو مراعات دیکر ''اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا'' -

''اس نقطۂ نظر سے یہ ضروری ھے کہ ثابت‌قدم طبقاتی بین‌الاقوامی پالیسی اختیار کی جائے جو بین‌الاقوامی انقلابی پروپیگنڈے کو

Scanned by CamScanner

الفاظ و عمل دونوں میں متحد کرے ، اور بین‌الاقوامی اشتراکیت کے ساتھ (بین‌الاقوامی بورژوازی کے ساتھ نہیں) زندہ تعلقات مضبوط کرے .... ،،

اندرونی پالیسی پر جو حملے کئے گئے ہیں ان پر میں علحدہ بحث کروں گا۔ لیکن خارجہ پالیسی کے میدان میں ذرا ملاحظہ کیجئے لفاظی کی دھماچوکڑی کو، عمل میں بودے‌پن کے ساتھ۔ کونسا طریقۂ‌کار فی‌الوقت ان سب لوگوں پر واجب ہوتا ہے جو سامراجی اشتعال انگیزی کا آلۂ‌کار بننا نہیں چاہتے اور جو ان کے جال میں پھنسنا نہیں چاہتے ؟ ہر سیاستدان کو اس سوال کا صاف اور کھرا جواب دینا چاہئے۔ ہماری پارٹی کا جواب سب کو معلوم ہے : فی‌الوقت ہمیں پسپا ہونا چاہئے اور جنگ سے گریز کرنا چاہئے۔ ہمارے ” بائیں بازووالے ،، اس کی تردید کرنے کی ہمت نہیں کرتے اور ہوا میں تیر چلاتے ہیں : ” ثابت قدم طبقاتی بین‌الاقوامی پالیسی ،، !!

یہ لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ اگر آپ ابھی لڑنا چاہتے ہیں تو صاف کہیئے۔ اگر آپ اب پسپا ہونا نہیں چاہتے تو صاف کہیئے۔ نہیں تو آپ اپنے خارجی کردار کے لحاظ سے سامراجی اشتعال انگیزی کا آلہ ہیں۔ اور آپ کی داخلی ” ذہنیت ،، ایک سر پھرے پیٹی بورژوا انسان کی سی ہے جو دھونس جماتا ہے اور ڈینگیں مارتا ہے لیکن خوب سمجھتا ہے کہ پرولیتاریہ پسپا ہونے میں ، منظم طور پر پسپا ہونے کی کوشش میں ٹھیک ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ پرولیتاریہ کی یہ دلیل ٹھیک ہے کہ چونکہ ابھی ہمارے پاس طاقت کی کمی ہے اس‌لئے پسپا ہونا چاہئے (مغربی اور مشرقی سامراج کے سامنے سے) حتی کہ اورال تک کیونکہ صرف اسی طرح اس وقت ٹال مٹول کرنے کا واحد موقع ملتا ہے جب مغرب میں انقلاب پختہ ہو جائے ، وہ انقلاب جس کی ابتدا (” بائیں بازووالوں ،، کی بکواس کے باوجود) ” بہار یا موسم گرما ،، کی ” پابند ،، نہیں ہے بلکہ جو ہر مہینے زیادہ قریب آتا جا رہا ہے اور زیادہ ممکن ہوتا جا رہا ہے۔

” بائیں بازووالوں ،، کی ” اپنی ،، کوئی پالیسی نہیں ہے۔ وہ یہ اعلان کرنے کی جرأت نہیں رکھتے کہ فی الوقت پسپا ہونا غیرضروری

Scanned by CamScanner

ہے ۔ وہ الفاظ سے کھیلتے ہوئے، بچتے اور کتراتے ہیں، فی الوقت جنگ سے بچنے کے سوال کی جگہ جنگ سے " متواتر " بچنے کے سوال کو لاتے ہیں ۔ وہ صابن کے ایسے بلبلے ہوا میں چھوڑ رہے ہیں مثلاً " بین الاقوامی انقلابی پروپیگنڈا عمل میں "!! اس کا کیا مطلب ہے ؟

اس کا مطلب دو باتوں میں سے ایک ہو سکتا ہے : یا تو یہ محض نوزدریفازم (۵٦) ہے یا اس کا مطلب بین الاقوامی سامراج کا تختہ الٹ دینے کے لئے حملہ کرنا ہے ۔ ایسی بکواس کھلم کھلا نہیں کی جا سکتی اور اسی لئے " بائیں بازو " کے کمیونسٹ اس بات پر مجبور ہیں کہ وہ ہر سیاسی شعور رکھنے والے پرولیتاری کی تضحیک سے بچنے کے لئے بلند بانگ اور کھوکھلی لفاظی کی پناہ لیں — وہ امید کرتے ہیں کہ بےتوجہ قاری یہ نہیں دیکھیگا کہ " بین الاقوامی انقلابی پروپیگنڈا عمل میں " کے اصل معنی کیا ہیں ۔

بلند بانگ لفاظی کی بھڑک دکھانا طبقات سے الگ پیٹی بورژوا دانشوروں کی خصوصیت ہے ۔ منظم پرولیتاری کمیونسٹ یقیناً اس " خصلت " کی سزا کم از کم تضحیک سے اور تمام ذمےدار عہدوں سے برخاستگی سے دینگے ۔ لوگوں سے یہ تلخ حقیقت سادگی اور صفائی سے براہ راست کہنا چاہئے : یہ ممکن ہے اور شاید یقینی بھی کہ جرمنی میں جنگی پارٹی پھر غالب آجائے (یعنی ہمارے خلاف فوراً حملہ شروع ہو جائے) ، اور جرمنی جاپان کے ساتھ ، سرکاری معاہدے یا خاموش مفاہمت کے ذریعہ ہم کو تقسیم کردے اور ہمارا گلا گھونٹ ڈالے ۔ ہمارا طریقۂ کار ، اگر ہم غوغائیوں کو سننا نہیں چاہتے ، انتظار کرنا ، التوا میں ڈالنا ، جنگ سے بچنا اور پسپائی ہونا چاہئے ۔ اگر ہم غوغائیوں سے اپنا پیچھا چھڑالیں اور حقیقی فولادی ، اصلی پرولیتاری اور سچا کمیونسٹ ڈسپلن پیدا کرکے خود " کمربستہ " ہو جائیں تو ہمیں کئی مہینوں کی مہلت حاصل کرنے کا اچھا موقع مل جائیگا ۔ اور پھر اگر بری سے بری صورت میں اورال تک بھی پسپائی کرنا پڑے ، ہم اپنے اتحادی (بین الاقوامی پرولیتاریہ) کے لئے زیادہ آسان بنا دینگے کہ وہ ہماری مدد کو آئے ، انقلابی دھماکوں کی ابتدا اور انقلاب کے درمیان فاصلے کو دوڑ کر (اسپورٹ کی زبان میں) طے کرلے ۔

یہی اور صرف یہی وہ طریقۂ کار ہے جو بین الاقوامی اشتراکیت کے

Scanned by CamScanner

ایک عارضی طور پر کٹے ہوئے دستے اور دوسرے دستوں کے درمیان رابطے کو درحقیقت مضبوط کر سکتا ہے ۔ لیکن ، عزیز '' بائیں بازو کے کمیونسٹو '' ، سچ پوچھئے تو آپ کی تمام دلیلیں صرف بلندبانگ لفاظی کے درمیان '' زندہ تعلقات کو مضبوط کرنے '' کی طرف لے جاتی ھیں ۔ یہ '' زندہ تعلقات '' برے ھیں !

میں آپ پر واضح کرونگا ، میرے عزیزو ، کہ آپ کو اس مصیبت نے کیوں آن گھیرا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ انقلابی نعروں کو رٹنے اور یاد رکھنے کی زیادہ کوشش کرتے ھیں بمقابلہ اس کے کہ ان پر غور کریں ۔ اسی وجہ سے آپ '' اشتراکی وطن کا دفاع '' واوین کے درمیان لکھتے ھیں جن کا مطلب غالباً آپ کا طنزیہ رویہ دکھانا ہے لیکن جو حقیقت میں ثابت کرتے ھیں کہ آپ کوڑھ مغز ھیں ۔ آپ '' دفاعیت '' کو گندی اور قابل نفرت چیز سمجھنے کے عادی ھیں ، آپ نے اس کو پڑھ کر رٹ لیا ہے ۔ آپ نے اس کو اتنی محنت سے حفظ کیا ہے کہ آپ میں سے بعض نے یہ بکواس شروع کر دی ہے کہ سامراجی دور میں وطن کا دفاع ناقابل اجازت ہے (درحقیقت یہ صرف سامراجی ، رجعت پرستانہ جنگ میں ناقابل اجازت ہے جسے بورژوازی لڑ رہا ھو) ۔ لیکن آپ نے یہ سوچا ھی نہیں کہ کیوں اور کب '' دفاعیت '' قابل نفرت ھوتی ہے ۔

وطن کے دفاع کو تسلیم کرنے کا مطلب ہے جنگ کو جائز اور منصفانہ تسلیم کرنا ۔ جائز اور منصفانہ کس نقطۂ نظر سے ؟ صرف اشتراکی پرولیتاریہ اور اپنی نجات کے لئے اس کی جدوجہد کے نقطۂ نظر سے ۔ ھم کسی اور نقطۂ نظر کو تسلیم نہیں کرتے ۔ اگر استحصال کرنےوالا طبقہ اس مقصد سے جنگ کرتا ہے کہ وہ ایک طبقے کی حیثیت سے اپنی حکمرانی کو مضبوط کرے تو ایسی جنگ مجرمانہ ہے اور ایسی جنگ میں '' دفاعیت '' اشتراکیت کے ساتھ ذلیل غداری ہے ۔ اگر پرولیتاریہ اپنے ملک میں بورژوازی پر فتح حاصل کرنے کے بعد جنگ کرتا ہے اور اس جنگ کا مقصد اشتراکیت کا استحکام اور فروغ ہے تو ایسی جنگ جائز اور '' مقدس '' ہے ۔

ھم ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ ء سے '' مدافعت‌پسند '' ھیں ۔ میں نے اس کو کئی بار صاف طور پر کہا ہے اور آپ اس سے انکار نہیں کر

Scanned by CamScanner

سکتے۔ یہ بین الاقوامی اشتراکیت کے ساتھ " رابطہ مضبوط کرنے " کے ہی مفاد میں ہے کہ اشتراکی وطن کا دفاع ہمارا فریضہ ہو گیا ہے۔ جو لوگ اس ملک کے دفاع کے سلسلے میں غیرسنجیدگی برتتے ہیں جہاں پرولیتاریہ نے فتح حاصل کرلی ہے، تو وہ بین الاقوامی اشتراکیت سے رابطہ توڑ لیتے ہیں۔ جب ہم ایک مظلوم طبقے کے نمائندے تھے تو ہم نے سامراجی جنگ میں وطن کے دفاع کی طرف غیرسنجیدہ رویہ اختیار نہیں کیا، ہم نے اصولی طور پر اس دفاع کی مخالفت کی۔ اب جبکہ ہم حکمران طبقے کے نمائندے ہو گئے ہیں جس نے اشتراکیت کی تنظیم شروع کر دی ہے تو ہم ہر ایک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ملک کے دفاع کی طرف سنجیدہ رویہ اختیار کرے۔ اور ملک کے دفاع کی جانب سنجیدہ رویہ اختیار کرنے کا مطلب ہے اس کےلئے پوری طرح تیاری کرنا اور قوتوں کے درمیان توازن کا صحیح صحیح حساب لگانا۔ اگر ہماری قوتیں واقعی قلیل ہیں تو دفاع کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ پسپا ہوکر ملک کے اندرونی حصے میں پہنچا جائے (جو کوئی بھی اس کو ایسا مصنوعی فارمولا سمجھتا ہے جو وقتی ضرورت کےلئے بنا لیا گیا ہے تو اس کو اس سلسلے میں تاریخ کے اسباق جاننے کےلئے بزرگ کلاؤزےویتس کو پڑھنا چاہئے جو فوجی معاملات کے ایک سب سے بڑے ماہر ہیں)۔ بہر حال " بائیں بازو کے کمیونسٹ "، اس بات کا ذرا بھی اشارہ نہیں کرتے کہ وہ قوتوں کے توازن کے سوال کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔

جب ہم دفاعیت کے اصولی طور پر خلاف تھے تو ہم ان لوگوں کا مضحکہ اڑانے میں حق بجانب تھے جو اپنے وطن کو گویا اشتراکیت کے مفاد میں " بچانا " چاہتے تھے۔ جب ہم نے پرولیتاری دفاعیت پسند ہونے کا حق حاصل کر لیا تو پورا سوال بنیادی طور پر بدل گیا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم انتہائی صحت کے ساتھ متعلق قوتوں کا حساب لگائیں، انتہائی احتیاط کے ساتھ اپنے اتحادی (بین الاقوامی پرولیتاریہ) کے امکانات کو تولیں کہ وہ کتنا بروقت ہماری مدد کرنے آئے گا۔ یہ سرمایے کے مفاد میں ہے کہ وہ اپنے دشمن کو (بین الاقوامی پرولیتاریہ کو) ٹکڑے ٹکڑے کرکے تباہ کر دے، قبل اس کے کہ تمام ملکوں کے مزدور متحد ہو سکیں (حقیقی طور پر متحد ہو سکیں یعنی انقلاب شروع کرکے)۔ یہ ہمارے مفاد میں ہے کہ ہم جو بھی ممکن ہے

Scanned by CamScanner

کریں، معمولی سے معمولی موقع سے فائدہ اٹھائیں کہ فیصلہ کن جنگ کو اس وقت تک ملتوی رکھیں (یا اس وقت "کے بعد تک") جب تک کہ انقلابی مزدوروں کے دستے ایک واحد عظیم بین الاقوامی فوج میں متحد نہ ہو جائیں۔

۹، ۱۰، ۱۱ مئی ۱۹۱۸ء کو اخبار "پراودا" کے ۸۸، ۸۹، ۹۰ شماروں میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۳۶، صفحات ۲۸۵ — ۲۹۳۔

Scanned by CamScanner

کمیونزم میں ” بائیں بازو کی “ طفلانہ بیماری

(اقتباس)

بولشویزم نے خود اپنی پارٹی کے اندر ” بائیں ،، انحرافات کے خلاف جو جدوجہد چلائی اس نے دو موقعوں پر خاص طور سے وسیع پیمانہ اختیار کر لیا : ۱۹۰۸ ء میں اس سوال پر کہ آیا انتہائی رجعت پرست ” پارلیمنٹ ،، اور مزدوروں کی ان قانونی انجمنوں میں شرکت کی جائے یا نہیں جن پر انتہائی رجعت پرست قوانین کے ذریعہ پابندیاں عائد کی جا رہی تھیں اور پھر ۱۹۱۸ ء میں (بریست کا معاہدہ) اس سوال پر کہ کونسی ” مصالحت ،، قابل اجازت ہے ۔

۱۹۰۸ ء میں ” بائیں بازو ،، کے بولشویکوں کو ہماری پارٹی سے نکال دیا گیا کیونکہ انہوں نے انتہائی رجعت پرست ” پارلیمنٹ ،،میں شریک ہونے کی ضرورت کو بضد سمجھنے سے انکار کیا تھا (۵۷) - ” بائیں بازو ،، والوں نے جن میں بہت سے شاندار انقلابی بھی شامل تھے جو بعد کو کمیونسٹ پارٹی کے قابل تعریف ممبر ہوئے (اور اب بھی ہیں) — ۱۹۰۵ ء کے بائیکاٹ کے کامیاب تجربے کو خاص طور سے اپنی بنیاد بنایا تھا ۔ جب اگست ۱۹۰۵ ء میں زار نے ایک مشاورتی ” پارلیمنٹ ،، (۵۸) کے انعقاد کا اعلان کیا تو بولشویکوں نے تمام مخالف پارٹیوں اور مینشویکوں کی شدید مخالفت کی حالت میں اس کے بائیکاٹ کی اپیل کی اور ۱۹۰۵ ء کے اکتوبر انقلاب نے واقعی اس

Scanned by CamScanner

’’ پارلیمنٹ ،، کا صفایا کر دیا۔ اس وقت بائیکاٹ صحیح ثابت ہوا، اس وجہ سے نہیں کہ رجعت‌پرست پارلیمنٹوں میں عدم‌شرکت عام طور پر صحیح ہے بلکہ اس وجہ سے کہ ہم نے خارجی حالت کا صحیح اندازہ لگایا جو تیزی کے ساتھ عوامی ہڑتال کو پہلے سیاسی ہڑتال اور پھر انقلابی ہڑتال میں اور آخرکار اس کو مسلح بغاوت میں تبدیل کر رہی تھی۔ علاوہ بریں اس وقت جدوجہد اس سوال پر مرکوز تھی کہ آیا پہلی نمائندہ اسمبلی کا انعقاد زار پر چھوڑ دیا جائے یا پرانی حکومت سے اس کے انعقاد کو چھین لینے کی کوشش کی جائے۔ جب اس بات کا یقین قطعی نہیں رہا اور نہ ہو سکتا تھا کہ خارجی حالت مماثل ہے اور حالت کے ارتقا کے یکساں رجحان اور یکساں رفتار پر یقین نہ رہا تو پھر بائیکاٹ ٹھیک نہیں تھا۔

۱۹۰۵ ء میں ’’ پارلیمنٹ ،، کے بولشویک بائیکاٹ نے انقلابی پرولیتاریہ کو بیش‌بہا سیاسی تجربے سے مالامال کیا اور دکھایا کہ جب جدوجہد کی قانونی اور غیرقانونی، پارلیمانی اور غیرپارلیمانی شکلیں اکٹھا کر دی جاتی ہیں تو کبھی کبھی پارلیمانی شکلوں کو مسترد کرنا کارآمد حتی کہ ضروری ہوتا ہے۔ بہرحال اس تجربے کو اندھوں کی طرح نقل کرکے اور بلا سمجھے بوجھے دوسرے حالات اور دوسرے مواقع پر استعمال کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ ۱۹۰۶ ء میں ’’ دوما ،، کا بولشویک بائیکاٹ غلطی تھی، اگرچہ ایک چھوٹی اور آسانی سے ٹھیک کی جانےوالی غلطی *۔ ۱۹۰۷ ء، ۱۹۰۸ ء اور بعد کے برسوں میں ’’ دوما ،، کا بائیکاٹ ایک انتہائی سنگین غلطی تھی جس کو درست کرنا مشکل تھا کیونکہ اس وقت ایک طرف انقلابی لہر کے تیزی سے اٹھنے اور اس کے بغاوت میں تبدیل ہونے کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی اور دوسری

---

* جس بات کا اطلاق افراد پر ہوتا ہے اس کا اطلاق، ضروری تبدیلیوں کے ساتھ، سیاست اور پارٹیوں پر بھی ہوتا ہے۔ سمجھدار وہی نہیں ہوتا جو غلطی نہ کرے۔ نہ تو ایسے لوگ ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ سمجھدار وہ ہے جس کی غلطیاں بہت سنگین نہیں ہوتیں اور جو ان کو آسانی اور تیزی کے ساتھ ٹھیک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

طرف بورژوا شاہی کی تجدید سے تعلق رکھنے والی ساری تاریخی صورت‌حال کا تقاضہ یہ تھا کہ قانونی اور غیرقانونی سرگرمیوں کو متحد کیا جائے۔ آج، جب ہم اس تکمیل‌شدہ تاریخی دور پر نظر ڈالتے ہیں، جس کا تعلق بعد کے ادوار سے بالکل واضح ہو گیا، تو یہ بات انتہائی صاف ہو جاتی ہے کہ ۱۴ — ۱۹۰۸ء میں بولشویک پرولیتاریہ کی انقلابی پارٹی کا قلب نہیں برقرار رکھ سکتے تھے (اس کو مضبوط کرنے اور فروغ دینے کی بات تو جانے دیجئے) اگر انہوں نے انتہائی شدید جدوجہد میں یہ نقطۂ‌نظر نہ اختیار کیا ہوتا کہ جدوجہد کی قانونی اور غیرقانونی شکلوں کو ایک دوسرے سے ملانا لازمی ہے اور انتہائی رجعت‌پرست پارلیمنٹ اور متعدد دوسرے اداروں میں (بیماروں کی سہولتوں کی انجمنوں وغیرہ) جنھیں رجعت‌پرست قوانین نے محدود کر رکھا تھا شرکت کرنا لازمی ہے۔

۱۹۱۸ء میں حالات پھوٹ اور افتراق تک نہیں پہنچے تھے۔ اس وقت "بائیں بازو" کے کمیونسٹوں نے ہماری پارٹی کے اندر صرف ایک علحدہ گروپ یا "جتھہ" بنا لیا تھا اور وہ بھی بہت عرصے کے لئے نہیں۔ اسی سال ۱۹۱۸ء میں "بائیں بازو کے کمیونزم" کے انتہائی نمایاں نمائندوں مثلاً رفیق رادیک اور بوخارین نے کھلم‌کھلا اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ بریست کا معاہدہ سامراجیوں سے مصالحت ہے جو اصولی طور پر ناقابل معافی اور انقلابی پرولیتاریہ کی پارٹی کے لئے نقصان‌دہ ہے۔ وہ واقعی سامراجیوں سے مصالحت تھا۔ لیکن ایسی مصالحت تھا جس کو ان حالات میں کرنا ہی تھا۔

آج جب میں بریست کے معاہدے پر دستخط کرنے کے بارے میں ہمارے طریقۂ‌کار پر مثال کے لئے "اشتراکی انقلابیوں" کے حملے کے بارے میں سنتا ہوں یا جب میں رفیق لینسبیری کو اپنے ساتھ ایک گفتگو میں یہ کہتے سنتا ہوں: "ہمارے برطانوی ٹریڈیونین لیڈر کہتے ہیں کہ اگر بولشویکوں کے لئے مصالحت کرنا جائز تھا تو ان کے لئے بھی مصالحت کرنا جائز ہے"، تو میں عام طور پر اس کا جواب سب سے پہلے اس سادہ اور "مقبول عام" مثال سے دیتا ہوں:

تصور کیجئے کہ آپ کی موٹرکار مسلح ڈاکوؤں نے روک لی۔ آپ نے ان کو اپنے پیسے، پاسپورٹ، ریوالوار اور کار حوالے کر دی۔ اس

Scanned by CamScanner

کے عوض آپ کو ڈاکوؤں کی خوشگوار صحبت سے چھٹکارا مل گیا۔ بلاشبہ یہ مصالحت ہے۔ «Do ut des» (میں تم کو اپنے پیسے، اسلحہ اور کار ''دیتا ہوں''، تاکہ تم مجھ کو اپنے پاس سے صحیح سلامت نکل جانے کا موقع ''دو'')۔ بہرحال کوئی ایسا صحیح الدماغ آدمی پانا مشکل ہوگا جو ایسی مصالحت کو ''اصولی طور پر ناقابل قبول'' قرار دے یا جو مصالحت کرنے والے کو ڈاکوؤں کا معاون کہے (چاہے ڈاکو کار اور اسلحہ کو مزید ڈکیتیوں کے لئے کیوں ہی استعمال نہ کریں)۔ جرمن سامراج کے ڈاکوؤں سے ہماری مصالحت بھی ٹھیک اسی قسم کی مصالحت تھی۔

لیکن جب ۱۸—۱۹۱۴ء میں اور پھر ۲۰—۱۹۱۸ء میں، روس میں مینشویکوں اور اشتراکی انقلابیوں نے اور جرمنی میں شیڈمان والوں (اور بڑی حد تک کاؤتسکی کے حامیوں) نے، آسٹریا میں اوٹو باؤیر اور فریڈرک ادلیر نے (رینیر اینڈ کمپنی کا تو کوئی ذکر ہی نہیں)، فرانس میں ریناڈیل اور لونگے اینڈ کمپنی نے، برطانیہ میں فیبئنوں، ''انڈپنڈنٹ'' اور ''ترودوویک'' (''لیبرسٹ'') نے اپنی بورژوازی اور کبھی کبھی ''اتحادی'' بورژوازی کے ساتھ اپنے ملکوں کے انقلابی پرولیتاریہ کے خلاف سمجھوتے کئے تو یہ سب حضرات واقعی ڈاکوؤں کے معاونوں کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

نتیجہ صاف ہے: مصالحتوں کو ''اصولی طور پر'' مسترد کرنا، عام طور پر مصالحتوں کے جواز کو مسترد کرنا وہ چاہے کسی قسم کی ہوں ایسی طفلانہ بات ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنا بھی مشکل ہے۔ ایک ایسے سیاسی رہنما کو جو انقلابی پرولیتاریہ کے لئے کارآمد بننا چاہتا ہے ٹھوس معاملات میں ایسی ہی مصالحتوں کے امتیاز کرنے کے لائق ہونا چاہئے جو ناقابل قبول اور موقع پرستی اور غداری کا اظہار ہیں۔ اس کو چاہئے کہ ان ٹھوس مصالحتوں کے خلاف نکتہ‌چینی کی ساری طاقت، بے دریغ بھانڈا پھوڑنے اور انتھک جدوجہد کا سارا زور لگا دے اور تجربہ‌کار ''کاروباری'' اشتراکیوں اور پارلیمانی یسوعیوں کو ''عام طور پر مصالحتوں'' کے بارے میں مباحثوں کے ذریعہ اپنی ذمہ‌داری سے نکل بھاگنے اور چرکا دینے کی اجازت نہ دے۔ اسی طریقے سے برطانوی ٹریڈیونینوں کے ''لیڈر'' صاحبان اور فیبئن

سوسائٹی اور ''انڈپنڈنٹ،، لیبر پارٹی والے بھی اس غداری کی اپنی ذمے داری سے پیچھا چھڑاتے ھیں جس کے وہ مرتکب ہوئے ھیں کیونکہ انھوں نے ایسی مصالحت کی ہے جو واقعی بدترین قسم کی موقع پرستی، دغابازی اور غداری کے مترادف ہے۔

مصالحتوں کی مختلف قسمیں ھوتی ھیں۔ ھر سمجھوتے یا مصالحت کے سلسلے میں مختلف قسم کی صورت‌حال اور ٹھوس حالات کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت ھونا چاھئے۔ آدمی کو اس شخص میں جس نے اپنے پیسے اور اسلحہ ڈاکوؤں کے حوالے کر دئے تاکہ وہ ان کے ضرر کو کم کر سکے اور ان کی گرفتاری اور پھانسی میں سہولت پیدا کر سکے اور اس شخص کے درمیان امتیاز کرنا چاھئے جو اپنا پیسہ اور اسلحہ ڈاکوؤں کو اس لئے دیتا ھے کہ ان کی لوٹ‌مار میں حصےدار بن سکے۔ سیاست میں یہ کسی طرح ھمیشہ ایسی سیدھی سادی بات نہیں ھوتی جیسی کہ طفلانہ طور پر اس سادہ مثال میں ھے۔ بہرحال جو شخص بھی مزدوروں کے لئے کوئی اس قسم کا نسخہ سوچنا چاھتا ھے جو ان کو تمام صورتوں میں بنے بنائے تیار حل مہیا کرے یا یہ وعدہ کرتا ھے کہ انقلابی پرولیتاریہ کی پالیسی کو کبھی مشکل یا پیچیدہ صورت‌حال کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا وہ شخص محض ڈھونگیا ھے۔

غلط ترجمانی کی کوئی گنجائش نہ چھوڑنے کے لئے میں ٹھوس مصالحتوں کے تجزئے کے لئے چند بنیادی قواعد کا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کروں گا چاھے وہ بہت ھی مختصر کیوں نہ ھو۔

جس پارٹی نے بریست کے معاھدے پر دستخط کرکے جرمن سامراجیوں کے ساتھ مصالحت کی وہ ۱۹۱۴ء کے آخر سے ھی عملی طور پر اپنی بین الاقوامیت کو پروان چڑھا رھی تھی۔ وہ زارشاھی کی شکست کی اپیل کرنے اور دو سامراجی لٹیروں کے درمیان جنگ میں ''ملک کے دفاع،، کی مذمت کرنے سے نہیں ڈرتی تھی۔ اس پارٹی کے پارلیمانی نمائندوں نے بورژوا حکومت کی وزارتی کرسیوں کی طرف جانےوالے راستے کو اختیار کرنے کے مقابلے میں سائبیریا میں جلاوطنی کو (۵۹) ترجیح دی۔ انقلاب جس نے زارشاھی کا تختہ الٹا اور جمھوری ریپبلک قائم کی، اس پارٹی کے سامنے ایک نئی اور زبردست آزمائش پیش کی — اس نے ''اپنے،، سامراجیوں کے ساتھ کوئی مصالحتیں نہیں کیں بلکہ تیاری کرکے ان کا

12*

تختہ الٹ دیا۔ جب اس نے سیاسی اقتدار حاصل کیا تو اس نے نہ تو جاگیرداروں کی اور نہ سرمایہ‌داروں کی ملکیت کا کوئی نشان باقی چھوڑا۔ سامراجیوں کے خفیہ عہدناموں کو منظر عام پر لاکر اور ان سے اپنا تعلق قطع کرکے اس پارٹی نے تمام قوموں سے امن کی تجویز کی اور بریست کے لٹیروں کے تشدد کو صرف اس وقت مانا جب برطانوی فرانسیسی سامراجیوں نے صلح کو ناکام بنا دیا اور بولشویک جرمنی اور دوسرے ملکوں میں انقلاب جلد لانے کے لئے امکانی طور پر جو کچھ کر سکتے تھے کر چکے۔ اس مصالحت کا قطعی صحیح ہونا جو ایسی پارٹی نے ایسی صورت‌حال میں کیا روز بروز زیادہ صاف اور واضح ہوتا جا رہا ہے۔

روس میں مینشویکوں اور اشتراکی انقلابیوں نے (۱۹۱۴–۲۰ء میں ساری دنیا میں دوسری انٹرنیشنل کے لیڈروں کی طرح) غداری سے ابتدا کی — براہ راست یا بالواسطہ "ملک کے دفاع"، یعنی خود اپنے لٹیرے بورژوازی کے دفاع کو بجا قرار دے کر انھوں نے خود اپنے ملک کے بورژوازی کے ساتھ متحد ہوکر اور خود اپنی بورژوازی کے ساتھ مل کر خود اپنے ملک کے انقلابی پرولیتاریہ کے خلاف لڑتے ہوئے غداری جاری رکھی۔ ان کے بلاک کا مقصد پہلے روس میں کیرینسکی اور کیڈیٹوں کے ساتھ اور پھر کولچاک اور دنیکن کے ساتھ، بیرون ملک ان کے ہم‌خیالوں کے اپنے اپنے ملکوں کے بورژوازی کے بلاک کی طرح، درحقیقت پرولیتاریہ سے غداری کرکے بورژوازی سے مل جانا تھا۔ ابتدا سے لے کر آخر تک سامراج کے لٹیروں سے ان کی مصالحت کرنے کا مطلب سامراجی لوٹ میں شریک‌کار بننا تھا۔

اپریل — مئی ۱۹۲۰ء میں لکھا گیا۔
جون ۱۹۲۰ء میں پیٹروگراد میں علحدہ کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا۔

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۴۳، صفحات ۲۲–۱۷

تشریحی نوٹ

۱ - لینن نے یہ مقالے ۸ (۲۱) جنوری ۱۹۱۸ ء کو مرکزی کمیٹی کے ممبروں اور پارٹی کارکنوں کی میٹنگ میں پڑھے جس میں کل ملا کر ۶۳ لوگ شریک تھے - اس میٹنگ کا کوئی رکارڈ نہیں ھے ، صرف اوسینسکی (ابولینسکی) ، تروتسکی ، لوموف (اوپوکوف) ، کامینیف اور دوسروں کی تقریروں پر لینن کے نوٹ ھیں -

۱۱ (۲۴) جنوری کی مرکزی کمیٹی کی میٹنگ میں لینن نے بتایا کہ ان کے مقالوں کو ۱۵ رائیں ، "بائیں بازو والے کمیونسٹوں" کو ۳۲ اور تروتسکی کو ۱۶ رائیں ملیں -

یہ مقالے ۲۴ فروری کو شائع ھوئے جب مرکزی کمیٹی کی اکثریت نے امن طے کرنے پر لینن کی حمایت کر دی - صفحہ ٥

۲ - جرمنی ، آسٹریا ھنگری ، بلغاریہ اور ترکی - صفحہ ۷

۳ - ایک انقلاب دشمن بورژوا قوم پرست تنظیم جسے یوکرین کی بورژوا اور پیٹی بورژوا قوم پرست پارٹیوں اور گروپوں نے کیئف میں اپریل ۱۹۱۷ ء میں کل یوکرین قومی کانگریس بلا کر قائم کی تھی - یوکرینی بورژوازی کا نظریہ‌داں گروشیفسکی اس کا صدر تھا اور وینی‌چینکو نائب صدر - وہ شہری اور دیہی بورژوازی اور

Scanned by CamScanner

پیٹی بورژوا قوم پرست دانشوروں پر مشتمل تھی۔ اس نے یوکرینی بورژوازی اور زمینداروں کا اقتدار مستحکم کرنے اور قومی آزادی کی تحریک سے فائدہ اٹھا کر یوکرینی بورژوا ریاست قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس نے قومی آزادی کا جھنڈا بلند کیا تاکہ یوکرینی عوام کل روس انقلابی تحریک سے الگ رهیں اور کوشش کی کہ وہ یوکرینی بورژوازی کے زیراثر رہیں اور یوکرین میں اشتراکی انقلاب کامیاب نہ ہو۔ یوکرین کی خوداختیاری حاصل کرنے کے سوال پر تضادوں کے باوجود رادا نے عارضی حکومت کی حمایت کی۔

اکتوبر اشتراکی انقلاب کی کامیابی کے بعد اس نے اپنے آپ کو "یوکرینی عوامی جمہوریت" کا اعلی ترجمان اعلان کردیا اور سوویت اقتدار کے خلاف علانیہ لڑی اور انقلاب دشمنی کا ایک خاص مرکز بن گئی۔

کل یوکرین سوویتوں کی پہلی کانگریس دسمبر ۱۹۱۷ء میں خارکوف میں منعقد ہوئی اور اس نے اعلان کیا کہ یوکرین ایک سوویت ریپبلک ہے اور مرکزی رادا کے اقتدار کا تختہ الٹ دیا گیا۔ روس کی عوامی کمیساروں کی کونسل نے یوکرینی سوویت حکومت کو یوکرین کی واحد جائز حکومت کی حیثیت سے تسلیم کیا اور انقلاب دشمن رادا کے خلاف اس کی جدوجہد میں فوری امداد دینے کا فیصلہ کیا۔ دسمبر ۱۹۱۷ء اور جنوری ۱۹۱۸ء میں مرکزی رادا کے خلاف عام بغاوتیں اور سوویت اقتدار کا قیام تمام یوکرین میں پھیل گیا۔ جنوری ۱۹۱۸ء میں سوویت فوجوں نے پیش قدمی شروع کی اور ۲۶ جنوری (۸ فروری) کو کیئف پر قبضہ کرکے بورژوا رادا کا تختہ الٹ دیا۔

رادا کو محنت کشوں کا سہارا حاصل نہ تھا اور شکست کھانے اور سوویت یوکرین کے علاقے سے بھگا دئے جانے کے بعد اس نے سوویت اقتدار کو شکست دینے اور یوکرین میں بورژوا حکومت دوبارہ قائم کرنے کے لئے جرمن سامراجیوں سے سازباز کرلی۔ سوویت ریپبلک اور جرمنی کے درمیان امن کی گفت وشنید کے وقت رادا نے بریست لیتوفسک میں اپنا وفد بھیجا اور جرمنی کے ساتھ خفیہ طور پر علحدہ امن پر دستخط کئے جس کے تحت وعدہ کیا

Scanned by CamScanner

گیا کہ یوکرین جرمنی کو اناج، کوئلہ اور خام مال سوویت اقتدار کے خلاف فوجی امداد کے عوض فراہم کرے گا۔ مارچ ۱۹۱۸ء میں جرمنی اور آسٹریا کے حملہ آوروں کی کٹھپتلی کی حیثیت سے رادا پھر کیئف میں مسند پر بٹھا دی گئی۔ جرمنوں نے آخرکار محسوس کیا کہ رادا یوکرین میں انقلابی تحریک کو کچلنے اور غذا اور خام مال فراہم کرنے کی نااہل ہے، چنانچہ اسے ختم کر دیا گیا۔ صفحہ ۱۲

۴- چیرنوف (۱۸۷۶ء تا ۱۹۵۲ء) — اشتراکی انقلابی پارٹی کا رہنما اور نظریہ‌داں اور بورژوا عارضی حکومت میں وزیر زراعت۔ اکتوبر اشتراکی انقلاب کے بعد سوویت دشمن بغاوتیں منظم کرنے میں حصہ لیا۔ صفحہ ۱۲

۵- تیسری ریاستی دوما — ایک نمائندہ ادارہ جسے زار کی حکومت ۱۹۰۵ء کے انقلابی واقعات کے بعد قائم کرنے پر مجبور ہوئی۔ وہ دیکھنے کو قانون ساز ادارہ تھی لیکن اسے اصلی اقتدار حاصل نہ تھا۔ اس کے انتخابات ۳ جون ۱۹۰۷ء کے انتخابی قانون کے مطابق ہوئے تھے اور اکثریت زمینداروں اور بڑے صنعت‌کاروں کے رجعت‌پرست بلاک کو حاصل ہوئی تھی۔ صفحہ ۱۵

۶- جنگ اور امن کے سوال پر مرکزی کمیٹی میں ۱۱ (۲۴) جنوری ۱۹۱۸ء کو لینن کی تقریر کے بعد مباحثہ ہوا، جن کی مخالفت تروتسکی اور ”بائیں‌بازو والے کمیونسٹوں“ نے کی، جن میں سے بوخارین، اوریتسکی، لوموف (اوپوکوف) نے تروتسکی کی ”نہ جنگ نہ امن“ کی تجویز کی حمایت کی۔ استالین، سیرگےیف (آرتیم) اور سوکولنی‌کوف امن پر دستخط کے حامی تھے۔ ”بائیں‌بازو کے کمیونسٹوں“ کو امید نہیں تھی کہ ”فوری انقلابی جنگ“ کا نعرہ منظور کر لیا جائے گا (اسے صرف دو ووٹ ملے تھے) چنانچہ تروتسکی کی تجویز کی حمایت میں رائے دی جو ۷ کے مقابلے میں ۹ ووٹوں سے منظور کرلی گئی۔ امن پر دستخط کرنے کی مخالفت کو مرکزی کمیٹی کے اندر دور کرنے کی امید

Scanned by CamScanner

میں اور ان عوام کو اپنا حامی بنانے کے لئے جو انقلابی جنگ کے نقیبوں کے ساتھ تھے لینن نے تجویز کی کہ گفت‌وشنید کو ہر ممکن طور پر التوا میں ڈال دیا جائے اور یہ ایک کے مقابلے میں ۱۲ رایوں سے منظور ہوگئی۔ صفحہ ۱۷

۷۔ استالین کے بیان کا حوالہ: ”مغرب میں کوئی انقلابی تحریک نہیں ہے، کوئی ٹھوس واقعات نہیں ہیں، صرف امکانات ہیں اور ان پر ہم تکیہ نہیں کر سکتے۔“
دوسرا حوالہ زینوویف کا ہے: ”بلاشبہ ہم ایک سنجیدہ عمل‌جراحی سے دوچار ہیں کیوں‌کہ امن پر دستخط کرکے ہم جرمنی میں جارحانہ قوم پرستی کے ہاتھ مضبوط کریں‌گے اور تمام مغرب میں عارضی طور پر انقلابی تحریک کو کمزور بنائیں‌گے۔ اس کے علاوہ اشتراکی ریپبلک کی تباہی کاخطرہ ہے۔“ (روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بولشویک) کی مرکزی کمیٹی کی روئداد، اگست ۱۹۱۷ ء — فروری ۱۹۱۸ ء، ماسکو ۱۹۵۸ ء، صفحات ۱۷۲ — ۱۷۱)۔ صفحہ ۱۹

۸۔ اس مضمون سے جو ”پراودا“ میں ۲۱ فروری ۱۹۱۸ ء کو شائع ہوا لینن نے امن طے کرنے کے سلسلے میں پریس میں عوامی مہم شروع کی۔ صفحہ ۲۱

۹۔ حوالہ ہے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بولشویک) کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۱۱ (۲۴) جنوری اور ۱۷ فروری ۱۹۱۸ ء میں امن کے سوال پر رائےشماری کا۔ انقلابی جنگ کی تائید میں دو رائیں تھیں پہلے اجلاس میں لیکن دوسرے اجلاس میں ایک بھی نہ تھی (جو جنگ کے حامی تھے انھوں نے رائے نہ دی)۔ صفحہ ۲۴

۱۰۔ لیب کنیخت، کارل (۱۸۷۱ ء تا ۱۹۱۹ ء) — جرمن اور عالمی مزدور تحریک کی ایک نمایاں شخصیت، جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے بائیں‌بازو کے رہنما، جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کے ایک

Scanned by CamScanner

بانی، ۱۹۱۹ء میں انقلاب دشمنوں نے بے رحمی سے انہیں قتل کر ڈالا۔ صفحہ ۲۷

ولہیلم دوئم (ہوهن زولرن) (۱۸۵۹ء تا ۱۹۴۱ء)۔ جرمنی کا شہنشاہ اور پروشیا کا بادشاہ (۱۸۸۸ء تا ۱۹۱۸ء)۔ صفحہ ۲۷

۱۱۔ حوالہ ہے بورژوازی کے ساتھ اتحاد کے سوال پر ڈیموکریٹک کانفرنس میں رائے دہی کا۔

کل روس ڈیموکریٹک کانفرنس کو سوویتوں کی مینشویک اور اشتراکی انقلابی مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے منعقد کیا تھا بظاہر یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ ملک پر کس کی حکمرانی ہو۔ منظم کرنے والوں کا حقیقی مقصد بڑھتے ہوئے انقلاب سے عوام کی توجہ ہٹانا تھا۔ کانفرنس پیٹروگراد میں ۱۴ ستمبر سے ۲۲ ستمبر (۲۷ ستمبر سے ۵ اکتوبر) ۱۹۱۷ء تک ہوئی اور اس میں ۱۵۰۰ سے زیادہ لوگوں نے حصہ لیا۔ مینشویک اور اشتراکی انقلابی لیڈروں نے مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کو الگ رکھ کر اور پیٹی بورژوا اور بورژوا ڈیلی گیٹوں کی تعداد بڑھا کر اکثریت حاصل کرلی۔ کانفرنس میں بولشویکوں نے اس لئے حصہ لیا کہ مینشویکوں اور اشتراکی انقلابیوں کا پردہ چاک کریں۔ صفحہ ۲۹

۱۲۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب نے زار کا تختہ الٹ دیا اور روس میں دوهرا اقتدار قائم کیا (بورژوا عارضی حکومت اور مزدوروں اور سپاهیوں کے نمائندوں کی سوویتیں)۔ صفحہ ۲۹

۱۳۔ اشارہ ہے زینوویف اور کامینیف کی شکست خوردگی کی جانب جنہوں نے اکتوبر ۱۹۱۷ء میں مسلح بغاوت کی مخالفت کی تھی۔ صفحہ ۲۹

۱۴۔ کیرینسکی — اشتراکی انقلابی پارٹی کا لیڈر۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کے بعد بورژوا عارضی حکومت میں وزیر رہا اور بعد میں وزیراعظم اور سپہ سالار بن گیا۔ صفحہ ۳۰

Scanned by CamScanner

۱۵ - عالمی سامراجی جنگ (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) چھڑنے کے بعد بلجیم پر جرمن فوج نے قبضہ کر لیا جو وہاں تقریباً چار برس تک، ۱۹۱۸ء میں جرمنی کی شکست تک ڈیرہ ڈالی رہی - صفحہ ۳۱

۱۶ - "نووی لوچ" (نئی شعاع) اور "نووایا ژیزن" (نئی زندگی) — مینشویکوں کے اخبار - "دیلو نرودا" (عوام کا معاملہ) — اشتراکی انقلابیوں کا ترجمان - صفحہ ۳۱

۱۷ - اشارہ ہے ۲۲ فروری ۱۹۱۸ء کو روسی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (بولشویک) کی مرکزی کمیٹی کے ایک اجلاس میں جرمن سامراجیوں کے خلاف دفاع کے مقصد سے برطانیہ اور فرانس سے ہتیار اور غذا حاصل کرنے کے خلاف "بائیں بازو والے کمیونسٹوں" کی تقریر کی جانب - صفحہ ۳۵

۱۸ - کالیایف (۱۸۷۷ء — ۱۹۰۵ء) — اشتراکی انقلابی پارٹی کے لڑاکا گروپ کا ممبر جس نے کئی دہشت انگیز اقدام میں حصہ لیا - ۴ (۱۷) فروری ۱۹۰۵ء کو زار کے چچا گرانڈ ڈیوک سیرگئی روسانوف کو ہلاک کردیا جو ماسکو کا گورنر جنرل تھا - ۱۰ (۲۳) مئی کو شلیسیل برگ میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا - صفحہ ۳۵

۱۹ - پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا اجلاس ۲۳ فروری ۱۹۱۸ء کو ہوا تاکہ امن کی مزید سخت شرائط پر بحث کی جائے جنھیں جرمنوں نے سوویت حکومت کو ارسال کیا تھا اس مطالبے کے ساتھ کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر جواب دیا جائے - لینن کے اس اصرار کی کہ جرمن شرائط کو فوراً ہر قیمت پر تسلیم کرنے کی ضرورت ہے "بائیں بازو والے کمیونسٹوں"، بوخارین، اوریتسکی اور لوموف (اوپوکوف) نے مخالفت کی - تروتسکی نے لینن سے اختلافات کی بنا پر اسور خارجہ کے عوامی کمیسار کے عہدے سے استعفا دینے کا اعلان کیا - سویردلوف، زنوویف اور سکولنی کوف نے امن کے عہدنامے پر دستخط کردینے کی حمایت میں تقریریں کیں - اپنی پہلی تقریر میں استالین نے تجویز کی کہ امن کے لئے گفت وشنید شروع کردی جائے لیکن یہ بھی کہا کہ امن پر دستخط

Scanned by CamScanner

کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، اس رویے کی لینن نے تنقید کی۔ اپنی دوسری تقریر میں استالین نے فوراً امن پر دستخط کرنے کی حمایت کی۔ لینن ، استاسووا ، زینوویف ، سویردلوف، استالین ، سکولنی کوف اور اسملگا نے جرمن شرائط کو فوراً قبول کرنے کے حق میں رائے دی۔ بوبنوف ، اوریتسکی ، بوخارین اور لوموف اس کے مخالف تھے۔ تروتسکی ، کریس‌تنسکی ، دزیرژینسکی اور یوفے نے رائے نہیں دی۔ رائے شماری کے بعد "بائیں بازو والے کمیونسٹوں" کے ایک گروپ — بوخارین ، لوموف ، بوبنوف ، پیاتاکوف ، یاکوف‌لیوا اور اوریتسکی نے اعلان کیا کہ وہ اپنے تمام پارٹی اور حکومت کے عہدوں سے استعفے دیتے ہیں اور پارٹی کے اندر اور عوام میں وسیع پیمانے پر پروپیگنڈہ کرنے کا حق محفوظ رکھا۔ صفحہ ۴۲

۲۰ - استولیپین (۱۸۶۲ء تا ۱۹۱۱ء) — زارشاہی کا سیاست‌داں اور بڑا زمیندار۔ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۱ء تک وزیروں کی کونسل کا صدر اور وزیرداخلہ۔ اس کے نام کا تعلق اس دور سے ہے جب سخت سیاسی رجعت‌پرستی چھائی ہوئی تھی اور سزائے موت انقلابی تحریک کو کچلنے کےلئے عام تھی (استولیپین رجعت‌پرستی ۱۹۰۷ — ۱۰ ۱۹ء)۔ صفحہ ۴۷

۲۱ - کل‌روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس نے جرمنی کے ساتھ امن کے سوال پر بحث کی۔ یہ سویردلوف کی زیرصدارت ۲۴ فروری ۱۹۱۸ء کو صبح کے تین بجے شروع ہوئی۔ لینن کی رپورٹ پر بحث کے دوران امن طے کرنے کی مخالفت مینشویکوں ، دائیں اور بائیں بازو کے اشتراکی انقلابیوں اور نراجیوں نے کی۔ ۸۵ ووٹوں کے مقابلے میں ۱۱۶ ووٹوں سے (۲۶ غیر جانب‌دار تھے) اجلاس نے امن کی جرمن شرائط پر بولشویکوں کی تجویز منظور کرلی۔ جس وقت رائے شماری ہوئی اکثر "بائیں بازو والے کمیونسٹ" باہر چلے گئے۔ صفحہ ۴۸

۲۲ - اشارہ ہے تیلسیت کے عہدنامہ‌امن کی جانب جو جولائی ۱۸۰۷ء کو فرانس اور پروشیا کے درمیان طے پایا تھا جس نے آخرالذکر

Scanned by CamScanner

پر بھاری اور ذلت آمیز شرائط عائد کی تھیں ۔ اسے اپنا کافی علاقہ کھونا پڑا اور دس کروڑ فرانک بطور تاوان ادا کرنے پڑے ۔ اسے اپنی فوج گھٹا کر ۴۰۰۰۰ تک محدود کرنا پڑی اور نپولین کے مطالبے کے مطابق امدادی فوج فراہم کرنا پڑی ۔ اسے انگلستان کے ساتھ اپنی تجارت بھی بند کرنا پڑی ۔ صفحہ ۵۴

۲۳- اشتراکی انقلابی پارٹی — ایک پیٹی بورژوا پارٹی جو ۱۹۰۱ء کے اواخر اور ۱۹۰۲ء کی ابتدا میں روس میں قائم ہوئی ۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران اس کی اکثریت نے سماجی جارحانہ قوم پرستی کا رویہ اختیار کیا ۔

فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کے بعد مینشویکوں کے شانہ بشانہ اشتراکی انقلابی انقلاب دشمن بورژوا زمیندار عارضی حکومت کا خاص سہارا بن گئے ۔ ان کے رہنما (اوکسینتیف، کیرینسکی، چیرنوف) وزیر تھے ۔ انھوں نے جاگیریں ختم کرنے کا کسانوں کا مطالبہ ٹھکرا دیا اور جب کسانوں نے جاگیروں پر قبضہ کیا تو عارضی حکومت میں ان کے وزیروں نے تعزیری مہمیں بھیجنے کی منظوری دی ۔

نومبر ۱۹۱۷ء میں اس کے بائیں بازو نے الگ اپنی پارٹی قائم کرلی تاکہ کسانوں پر اثر جما رہے ۔ انھوں نے لفظوں میں سوویت حکومت کو تسلیم کیا اور بولشویکوں سے سمجھوتہ کیا ۔ لیکن بہت جلد بولشویکوں کے خلاف لڑنے لگے ۔

غیرملکی مسلح مداخلت اور خانہ‌جنگی کے زمانے میں اشتراکی انقلابیوں نے تخریبی سرگرمیاں کیں اور مداخلت کرنےوالوں اور سفید محافظوں کی مدد کی ۔ انھوں نے انقلاب‌دشمن سازشوں میں حصہ لیا اور سوویت حکومت اور کمیونسٹ پارٹی کے رہنماؤں کے خلاف دہشت‌انگیز اقدام کئے ۔ خانہ جنگی کے بعد سوویت ریاست کے خلاف ملک کے اندر اور سفید محافظ تارکین وطن میں معاندانہ سرگرمیاں جاری رکھیں ۔ صفحہ ۵۸

۲۴- زارشاہی کے روس میں خاص فوجی اسکولوں کے گریجوئیٹ ۔ صفحہ ۶۰

Scanned by CamScanner

۲۵ - کالیدین ، کورنیلوف ، الیکسیئف — زار کی فوج کے جنرل جنھوں نے ۱۸ — ۱۹۱۷ ء میں سوویت اقتدار کے خلاف مسلح جدوجہد منظم کی - صفحہ ٦٠

۲٦ - نکولائی دوئم روسانوف (۱۸٦۸ ء تا ۱۹۱۸ ء) — روس کا آخری شہنشاه (۱۸۹۴ء تا ۱۹۱۷ء) - صفحه ٦٣

۲۷ - پیرس کمیون — وہ انقلابی حکومت جسے مزدوروں نے پیرس میں پرولیتاری انقلاب کے وقت قائم کی تھی اور جو پرولیتاریہ کی آمریت کے قیام کی پہلی کوشش تھی - وہ ۲۷ دن تک قائم رھی (۱۸ مارچ سے ۲۸ مئی ۱۸۷۱ ء تک) - صفحه ۷۱

۲۸ - هنڈنبرگ ، پال (۱۸۴۷ ء تا ۱۹۳۴ ء) — سامراجی عالمی جنگ ۱۸ — ۱۹۱۴ ء کے دوران مشرقی محاذ پر جرمن فوج کا کمانڈر، بعد میں جنرل اسٹاف کا چیف بن گیا - سوویت روس کے خلاف فوجی مداخلت منظم کرنےوالوں میں سے ایک تھا - صفحه ۸۰

۲۹ - ۲۱ — ۲۰ اپریل ۱۹۱۷ ء کو پیتروگراد کے مزدوروں اور سپاھیوں نے عارضی بورژوا حکومت کی طرف سے سامراجی جنگ جاری رکھنے کے احتجاج میں مظاھرہ کیا - اس مظاھرے کا نتیجہ یہ نکلا کہ حکومت کی وزارت سے کاڈیٹوں کا لیڈر میلیوکوف باھر نکال دیا گیا اور مینشویکوں اور اشتراکی انقلابیوں کے ساتھ مخلوط حکومت قائم ھوئی - صفحه ۸۲

۳۰ - لینن کا اشارہ پیتروگراد میں ۴ — ۳ (۱۷ — ۱٦) جولائی ۱۹۱۷ ء کے مظاھروں کی جانب ھے -

۳ (۱٦) جولائی کو پیتروگراد میں عارضی بورژوا حکومت کے خلاف خود رو مظاھرے شروع ھوئے - بولشویک پارٹی ان مظاھروں کے خلاف تھی کیونکہ اس کی رائے میں ابھی تک انقلابی بحران پختہ نہیں ھوا تھا - کیونکہ مظاھرے شروع ھو چکے تھے اس لئے بولشویکوں نے ان میں حصہ لیا تا کہ ان کی نوعیت پرامن اور منظم ھو جائے - ۴ (۱۷) جولائی کے مظاھرے میں ٥ لاکھ

لوگوں نے حصہ لیا، اس کا نعرہ تھا " سوویتوں کو تمام اقتدار ملے"۔
مزدوروں اور سپاہیوں کے خلاف مینشویکوں اور اشتراکی انقلابیوں کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے فوجی افسروں کا ساتھ دیا اور مظاہرہ کچل دیا گیا اور بڑے پیمانے پر گرفتاریاں وغیرہ ہوئیں۔
جولائی کے دنوں کے بعد ملک کا اقتدار انقلاب دشمن عارضی حکومت کے ہاتھ میں آگیا۔ صفحہ ۸۳

۳۱۔ کورنی لوف کی بغاوت — اگست ۱۹۱۷ء میں روسی بورژوازی کی انقلاب دشمن سازش۔ اس کا سرغنہ جنرل کورنی لوف تھا اور اسے اونچے فوجی افسروں کی حمایت حاصل تھی۔ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ انقلابی پیتروگراد پر قبضہ کر لیا جائے، بولشویک پارٹی کو کچل دیا جائے، سوویتیں توڑ ڈالی جائیں اور فوجی آمریت قائم کی جائے۔
بولشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی اپیل پر لبیک کہہ کر پیتروگراد کے مزدور، انقلابی ملاح اور سپاہی انقلاب کی مدافعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور کورنی لوف کی بغاوت کو شکست دیدی۔ عوام کے دباؤ کی وجہ سے عارضی حکومت کورنی لوف اور اس کے شرکا کا وارنٹ گرفتاری جاری کرنے اور ان پر مقدمہ چلانے کے لئے مجبور ہو گئی۔ یہیں سے بورژوازی اور زمینداروں کی انقلاب کو کچلنے کی کوشش میں ناکامی شروع ہوئی۔ کورنی لوف کی بغاوت کو کچلنے کے بعد عوام پر بولشویک پارٹی کا اثر کافی بڑھ گیا اور ملک بھر میں سوویتوں میں ان کی نمائندگی میں اضافہ ہوا۔ صفحہ ۸۳

۳۲۔ اشارہ ہے کامینیف، زینوویف، ری کوف اور پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے دوسرے ممبران اور سوویت حکومت کے عہدیداروں کے شکست خوردہ رویے کی جانب جنھوں نے اکتوبر اشتراکی انقلاب کے بعد اشتراکی انقلابیوں کے اس مطالبے کی تائید کی کہ " یک رنگی اشتراکی حکومت " ہو۔ صفحہ ۸۳

۳۳۔ اوکسینتیف — اشتراکی انقلابی پارٹی کا ایک لیڈر، کیرینسکی کی حکومت میں وزیر امور داخلہ۔ صفحہ ۸۳

Scanned by CamScanner

۳۴ - کراسنوف — زار کی فوج کا جنرل ، سوویت اقتدار کے خلاف مسلح جدوجہد کو منظم کرنے والوں میں سے ایک - صفحہ ۸۴

۳۵ - سوویت حکومت نے وہ تمام خفیہ سفیرانہ دستاویزیں اور روس کے زار کی حکومت کے (بعد میں بورژوا عارضی حکومت کے بھی) برطانیہ ، فرانس ، اٹلی ، جاپان ، آسٹریا ہنگری اور دوسری سامراجی طاقتوں کے ساتھ خفیہ عہدنامے شائع کئے - صفحہ ۹۴

۳۶ - راسپوتین (۱۸۷۲ ء — ۱۹۱۶ ء) — ایک مہم‌باز جس کا زار نکولائی دوئم کے دربار میں بڑا رسوخ تھا - صفحہ ۹۵

۳۷ - اشارہ ہے زار سے وفاداری کے عہد کا جس پر تیسری ریاستی دوما کے تمام ممبروں کو دستخط کرنا پڑے تھے - دوسرے ارکان کے ساتھ سوشل ڈیموکریٹک ممبروں نے بھی اس پر دستخط کئے کیوں کہ اس پر دستخط کرنے سے انکار کا مطلب دوما کو جائے خطاب کی حیثیت سے کھونا تھا ، لیکن پرولیتاریہ کو انقلابی جدوجہد پر تیار کرنے کے لئے اس کی ضرورت تھی - صفحہ ۹۷

۳۸ - اوبولینسکی (اوسینسکی) نے یہ اصطلاح اپنے جنگ اور امن کے سوال پر مقالوں میں استعمال کی تھی جو پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ۲۱ جنوری (۳ فروری) ۱۹۱۸ ء کو ہونے والے اجلاس کے لئے لکھے گئے تھے اور ۱۴ مارچ کو " بائیں بازو والے کمیونسٹوں " کے اخبار " کمیونسٹ " نمبر ۸ میں شائع ہوئے تھے - اوبولینسکی نے یوں تشریح کی تھی " انقلابی جنگ عام خانہ جنگی کی طرح اپنی فطرت کے لحاظ سے باقاعدہ فوجی اقدام نہیں ہوسکتی جیسا کہ قومی فوجیں حکمت عملی والے عملوں میں کرتی ہیں ... فوجی اقدام چھاپےمار لڑائی کی نوعیت اختیار کر لیتے ہیں (بیریکیڈ لڑائی کی طرح) ، طبقاتی خطوط پر پرچار کے ساتھ متحد کرکے - " صفحہ ۹۹

۳۹ - ماکس ہوفمان (۱۸۶۹ ء — ۱۹۲۷ ء) — جرمن جنرل - ستمبر ۱۹۱۶ ء میں وہ چیف آف اسٹاف تھا اور دراصل مشرقی محاذ پر

Scanned by CamScanner

جرمن فوجوں کا کمانڈر تھا۔ سوویت روس اور آسٹریا جرمنی اتحاد کے درمیان بریست کی گفت‌وشنید میں اس نے نمایاں حصہ لیا۔ صفحہ ۱۰۰

۴۰۔ ملاحظہ ہو نوٹ ۲۲۔

۴۱۔ پیترو گراد میں پوتی‌لوف نامی کارخانے میں کام کرنے‌والے مزدور۔ صفحہ ۱۰۲

۴۲۔ لینن اس دور کی جانب شاید اشارہ کر رہے ھیں جو ۱۸ فروری کو جرمن حملہ شروع ھونے اور ۲۸ فروری ۱۹۱۸ء کو بریست لیتوفسک میں سوویت وفد کے پہنچنے کے درمیان گزرا۔ جرمن حملہ ۳ مارچ تک جاری رھا ، اس دن تک جب کہ امن کے عہدنامے پر دستخط ھوئے۔ صفحہ ۱۰۲

۴۳۔ پیتلورا (۱۸۷۷ء — ۱۹۲۶ء) — یوکرین کا بورژوا قوم‌پرست لیڈر۔ صفحہ ۱۰۹

۴۴۔ اشارہ ھے فرانسیسی افسر کومتے دے لوبیرسک سے لینن کی گفتگو کی جانب جو ۲۷ فروری ۱۹۱۸ء کو ھوئی تھی۔ صفحہ ۱۱۰

۴۵۔ اشارہ ھے اس اپیل کی جانب جسے فوجی امور کی عوامی کمیساریت نے تمام مزدوروں اور کسانوں کے نام رضاکارانہ طور پر فوجی تربیت حاصل کرنے کے لئے کی تھی۔ یہ رضاکارانہ اس لئے تھی کہ بریست‌لیتوفسک عہدنامے کی شرائط کے مطابق روسی فوج کو مکمل طور پر سبکدوش کردیا گیا تھا۔ یہ اپیل اخبار "ازویستیا"، شمارے ۴ میں ۵ مارچ ۱۹۱۸ء کو شائع ھوئی۔ صفحہ ۱۱۱

۴۶۔ کانوسا — شمالی اٹلی میں ایک قصر جہاں ۱۰۷۷ء میں جرمن شہنشاہ ھنری چہارم نے پوپ گریگوری ھفتم کے سامنے کفارہ ادا کیا تھا۔ چنانچہ جملہ "کانوسا کو جانا"، کا مطلب اس شخص کے سامنے بےعزتی کرانا ھے جس کی پہلے مزاحمت کی گئی تھی۔ صفحہ ۱۱۱

Scanned by CamScanner

۴۷ - بریست لیتوفسک میں ۲ (۱۵) دسمبر ۱۹۱۷ء کو جن شرائط پر سوویت حکومت اور چہار گانہ اتحاد کی طاقتوں کی (جرمنی، آسٹریا ہنگری، بلغاریہ اور ترکی) جنگ‌بندی ہوئی اس کے مطابق ہر فریق سات دن کا نوٹس دے کر پھر جنگ شروع کر سکتا تھا۔ اس دفعہ کی خلاف‌ورزی کرتے ہوئے جرمن فوجی کمان نے صرف جنگ بندی کے دو دن بعد ۸ فروری کو تمام محاذ پر حملہ کر دیا۔ صفحہ ۱۱۳

۴۸ - اشارہ ہے انقلاب‌دشمن یوکرینی رادا سے امن طے کرنے کی جانب (نوٹ ۳ ملاحظہ ہو)۔ صفحہ ۱۱۳

۴۹ - ۱۲ مارچ سوویتوں کی کل‌روس کانگریس کے چوتھے غیرمعمولی اجلاس کا دن تھا جب امن کے عہدنامے کی توثیق کا فیصلہ کیا جانے‌والا تھا۔ لیکن اس کا اجلاس ۱۴ — ۱۶ مارچ ۱۹۱۸ء کو ہوا۔ صفحہ ۱۱۴

۵۰ - یہ ٹکڑا نکولائی نیکراسوف کی نظم ”روس میں کس کی زندگی رہنے کے قابل ہے“ سے لیا گیا ہے۔ صفحہ ۱۲۱

۵۱ - اشارہ ہے مینشویک اور اشتراکی انقلابی پارٹیوں کی جانب جن کی مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں میں نمائندگی تھی لیکن بعد میں وہ انقلاب دشمن بن گئیں۔ ۱۴ جون ۱۹۱۸ء کو کل‌روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے ایک فیصلہ منظور کیا جس کے تحت کمیٹی اور مقامی سوویتوں سے انقلاب‌دشمن اشتراکی انقلابیوں (دائیں‌بازووالے اور مرکز کے) اور مینشویکوں کو نکال دیا گیا۔ یہ فیصلہ ۱۸ جون کو ”کل روس انتظامیہ کمیٹی کے ازویستیا“ کے شمارے ۱۳۰ میں شائع ہوا تھا۔ صفحہ ۱۲۷

۵۲ - آئینی جمہوریت‌پسند (کاڈیٹ) — آئینی جمہوری پارٹی کے ممبر، جو روس میں اصلاح‌پسند شاہی‌پرست بورژوازی کی خاص سیاسی تنظیم تھی اور اکتوبر ۱۹۰۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کی رکنیت سرمایہ‌داروں، زمینداروں جو مقامی کونسل میں کام کرتے تھے، بورژوا دانشوروں پر مشتمل تھی۔ کاڈیٹ بعد میں سامراجی

بورژوازی کی پارٹی بن گئے۔ پہلی عالمی جنگ میں انہوں نے زار کی حکومت کی قزاقانہ پالیسی کی حمایت کی۔ فروری ۱۹۱۷ء میں بورژوا جمہوری انقلاب کے وقت انہوں نے بادشاہت کو بچانے کی کوشش کی۔ بورژوا عارضی حکومت میں ان کا بڑا حصہ تھا اسلئے انقلاب دشمن پالیسی چلائی جو عوام کے مفاد کے خلاف تھی۔ عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کے بعد وہ سوویت اقتدار کے کٹر دشمن بن گئے اور سوویت روس کے خلاف انقلاب دشمن اقدامات اور مداخلتی مہموں میں حصہ لیا۔ مداخلت کرنےوالوں اور سفید محافظوں کی شکست کے بعد کاڈیٹ اپنی انقلاب‌دشمن سوویت دشمن حرکتیں جاری رکھنے کےلئے بدیس بھاگ گئے۔ صفحہ ۱۳۵

۵۳۔ حوالہ ہے کامکوف کی ضمنی رپورٹ کا جو بریست لیتوفسک امن کے عہدنامے کی توثیق کے سوال پر تھی۔ صفحہ ۱۴۸

۵۴۔ مینشویک سارتوف اس بہانے سے کہ کانگریس کے نمائندوں کو عہدنامے کی عبارت کا علم بھی نہیں ہے انہیں ایسے کسانوں کے مشابہ بتایا جنھیں حکام مقامی دیہی جلسوں میں ان کے علم بغیر کاغذات پر دستخط کرنے کےلئے مجبور کرتے تھے۔ صفحہ ۱۴۸

۵۵۔ ”وپیریود،، (آگے بڑھو) — مینشویک روزنامہ جس کی اشاعت ماسکو میں مارچ ۱۹۱۷ء سے شروع ہوئی تھی۔ صفحہ ۱۶۶

۵۶۔ نوزدریف — گوگول کی تصنیف ”مردہ روحیں،، کا کردار۔ غیرشائستہ، پرفریب، مغرور اور خودپرست زمیندار۔ صفحہ ۱۸۲

۵۷۔ اشارہ ہے اوتزوویزم اور اس کی ایک قسم الٹی‌میٹیمزم کا۔ انقلابی لفاظی کے پردے میں اوتزوویزم کے پیرو سوشل ڈیموکریٹک نمائندوں کو تیسری ریاستی دوما سے واپس بلانا اور قانونی ٹریڈیونینوں، امداد باھمی کی انجمنوں سے تعلق قطع کرنے پر مصر تھے۔ صفحہ ۱۸۶

۵۸۔ زار کا ۶ (۱۹) اگست ۱۹۰۵ء کا منشور ایک قانون تھا جس کے تحت ریاستی دوما قائم کی گئی اور اس کے انتخاب کےلئے قواعد مرتب

Scanned by CamScanner

کئے گئے۔ اس دوما کا نام وزیر داخلہ بولیگین کے نام پر تھا جس نے زار کی ہدایت پر قانون کا مسودہ تیار کیا تھا۔ قانون کے مسودے کے تحت دوما کو قانون سازی کے اختیارات نہیں تھے بلکہ زار کے مشاورتی ادارے کی طرح چند مسائل پر تبادلۂ خیال کرنے کا حق تھا۔ بولشویکوں نے مزدوروں اور کسانوں سے اس کے بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی۔ انتخابات نہیں ہوئے اور حکومت دوما منعقد نہیں کر سکی جسے انقلابی سیلاب اور اکتوبر ۱۹۰۵ء میں کل روس سیاسی ہڑتال نے خس وخاشاک کی طرح بہا دیا۔ صفحہ ۱۸۶

۵۹۔ ایک دلال اشتعال دلانےوالے کی اطلاع پر چوتھی دوما کے پانچ بولشویک رکن (روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر گروپ کے ممبر) ۵ (۱۸) نومبر ۱۹۱۴ء کو گرفتار کرلئے گئے۔ اس سے ایک دن پہلے جنگ کے سوال پر بولشویکوں کی کانفرنس ہوئی تھی۔ زار کی حکومت نے بولشویک رکنوں پر ”عظیم غداری“ کا الزام لگایا۔ وہ پارلیمانی آزادی سے محروم کر دئے گئے اور انھیں عمر بھر کے لئے مشرقی سائبیریا جلاوطن کر دیا گیا۔ صفحہ ۱۹۰

Scanned by CamScanner

پڑھنے والوں سے

دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب کے ترجمے، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار، نمبر ۲۱، ماسکو، سوویت یونین

21, Zubovsky Boulevard,
Moscow, USSR

Scanned by CamScanner

В. И. Ленин

О РЕВОЛЮЦИОННОЙ ФРАЗЕ

на языке урду

Scanned by CamScanner